
عمران سیریز
یس ایس پروجیکٹ
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

معزز قارئین! سلام مسنون.......... نیا ناول ایس۔ ایس پروجیکٹ آپ کے ہاتھوں میں ہے مشکبار ۔ جنت نظیر وادی اس پر گذشتہ تقریباً نصف صدی سے مسلسل کافروں نے جبرواستبداد کا بدترین مظاہرہ کرتے ہوئے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے ۔ عالمی اخلاقیات اور عالمی اصولوں کو مسلسل نظرانداز کرتے ہوئے وہاں ظلم و بربیت کا جو ہولناک اور پرتشدد و خونی کھیل کھیلا جارہا ہے اس پر ہر چشم اشکبار ہے لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ ظلم و تشدد سے کبھی بھی کسی کو زیادہ عرصہ تک دبایا نہیں جا سکتا ۔ چنانچہ اس مسلسل ظلم و تشدد ۔ انتہا درجے کی سفاکی اور بربیت کا ہی نتیجہ ہے کہ وہاں کے باشندے اس ظلم و تشدد، جبر اور سفاکی کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور اس کافرانہ قبضے کے خلاف وادی کا بچہ بچہ اپنے خون کے چراغ جلا کر شمع آزادی کو روشن کرنے میں مصروف ہے آج پوری وادی میں وہاں کے رہنے والوں پر جو ظلم و ستم توڑا جارہا ہے وہ عالمی ضمیر اور انصاف کی دھجیاں بکھیرنے کے مترادف ہے لیکن ہمارا ایمان ہے کہ مشکبار ۔ جنت نظیر وادی بہرحال قبضہ ہنود سے آزاد ہو کر رہے گی ۔ میرے لاتعداد قارئین کی طرف سے مسلسل یہ اصرار جاری تھا کہ میں اس وادی میں ہونے والے واقعات اور وہاں لڑی جانے والی تحریک آزادی پر قلم اٹھاؤں اور وہاں آزادی کی تحریک کو دبانے اور جابرانہ قبضے کو طول

دینے کے لئے جو انتہائی بھیانک اور خفیہ سازشیں ہو رہی ہیں ان کی نقاب کشائی کروں چنانچہ موجودہ ناول ایسی ہی بھیانک اور خفیہ سازش کے خلاف پاکیشیا کے ان جیالوں کی جانبازی پر مبنی ایک ایسی کہانی ہے جس کا ہر لفظ جانبازی اور بے مثال جدوجہد کے راستے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی اس وادی میں لڑی جانے والی جنگ آزادی کے خلاف کی جانے والی ایک ایسی سازش سے مردانہ وار ٹکراتے ہیں کہ اگر یہ سازش کامیاب ہو جاتی ہے تو اس وادی میں لڑی جانے والی اس جنگ آزادی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر جس ہمت، بہادری، حوصلے اور جانبازی سے اس سازش کے خلاف خونریز جدوجہد کی ہے اس کی مثال شاید ہی دی جا سکتی ہو مجھے یقین ہے کہ یہ ناول میرے قارئین کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کر دوں کو یہ ناول اس موضوع پر لکھے جانے والا پہلا ناول ضرور ہے مگر آخری بہرحال نہیں ہے انشاء اللہ قارئین آئندہ بھی اس موضوع پر میری تحریریں پڑھتے رہیں گے۔

اب آیئے یہ بے مثال ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی اپنی جگہ بے مثال ہی ہیں۔

بہاولنگر سے محمد عارف خان لکھتے ہیں...... "آپ کا ناول کراس مشن، واقعی عمران سیریز میں ایک نیا تجربہ ہے عمران اور بلیک زیرو دونوں نے گو مشن کی تکمیل کے لئے اپنے اپنے طور پر بے مثال جدوجہد کی ہے لیکن آخری کامیابی پھر بھی ان کے مقدر میں نہ تھی اور حقیقتاً عمران کو پہلی بار اس ناول میں باوجود دعویٰ کے شکست کھاتے دیکھ کر ہمیں حیرت ہوئی ہے اور ہم قارئین تو کیا خود عمران بھی اپنی اس حقیقی شکست پر بوکھلاہٹ کا شکار نظر آ رہا تھا۔ اس طرح عمران کا دماغ جو مسلسل کامیابیوں کی وجہ سے آسمان پر پہنچ چکا تھا یقیناً اب واپس اپنی عام سطح پر آ جائے گا۔ "چند باتیں" کی کمپیوٹرائزڈ کتابت دیکھ کر بھی بے حد مسرت ہوئی ہے یہ واقعی عام کتابت سے زیادہ خوبصورت اور صاف ستھری ہے ہمیں یقین ہے کہ جلد ہی آپ کے ناول مکمل طور پر اسی کمپیوٹرائزڈ کتابت میں ہی پڑھنے کو ملیں گے۔ ہم یوسف برادرز کو جدید دور میں داخل ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں"۔

محترم محمد عارف خان صاحب...... خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ عمران نے واقعی اس ناول میں ذاتی طور پر پہلی بار شکست کا مزہ چکھا ہے لیکن عمران اپنی ذات کے لئے جدوجہد نہیں کیا کرتا۔ اس کی جدوجہد ملک کے اجتماعی مفاد میں ہوتی ہے اس لئے اس کی فتح اس کے ملک اور اس کے ساتھیوں کی اجتماعی فتح سمجھی جاتی ہے اس ناول میں گو ذاتی طور پر عمران شکست کھا گیا لیکن اس نے ملک کے مفاد اور تحفظ کے لئے جو جدوجہد کی ہے وہ بہرحال کامیاب رہی ہے اور یہی حقیقی فتح ہے جہاں تک کمپیوٹرائزڈ کتابت کا تعلق ہے تو یہ واقعی تمام قارئین کو بے حد پسند آئی ہے، اور آپ کی خواہش اس ناول میں پوری کی جا رہی ہے موجودہ تمام ناول کمپیوٹرائزڈ کتابت میں ہی شائع کیا جا رہا ہے۔ آپ کی مبارکباد یوسف برادرز تک پہنچا دی گئی ہے ان کی طرف سے شکریہ قبول فرمائیں۔

ڈیرہ غازی خان سے ریحان الرسول افغانی صاحب لکھتے ہیں......

"آپ کے ناول پڑھنے کے بعد آپ کو بہترین مصنف ماننے پر مجبور ہو گیا ہوں ۔بلڈی گیم جیسا ناول لکھ کر آپ نے واقعی آلودگی کے خلاف جہاد کیا ہے ۔امید ہے آئندہ بھی اس موضوع پر آپ ضرور لکھتے رہیں گے "۔

محترم ریحان الرسول افغانی صاحب........ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔آلودگی موجودہ دور کا اتنا بڑا خطرہ بن کر سامنے آئی ہے کہ پوری دنیا میں موجود انتہائی تباہ کن بم بھی دنیا کو اس قدر نقصان نہ پہنچا سکیں گے جس قدر نقصان اس آلودگی سے پہنچ رہا ہے ۔لیکن آلودگی کسی ایک قوم یا ملک کا مسئلہ نہیں ہے یہ پوری دنیا کا مشترکہ مسئلہ ہے اس کے خلاف جدوجہد میں ہم سب نے مشترکہ طور پر ہی شامل ہونا ہے آپ بھی جہاں تک ہو سکے آلودگی کے خلاف جدوجہد کیجئے ۔نئے درخت لگایئے ان کی پرورش کیجئے ۔آلودگی پیدا کرنے والی اشیاء کا استعمال کم سے کم کیجئے ۔اگر دنیا کا ہر شخص آلودگی کے خلاف جدوجہد شروع کر دے تب ہی اس بھیانک خطرے سے دنیا کو نجات دلائی جا سکتی ہے ۔لیکن آپ دوسروں کی طرف نہ دیکھئے ۔اپنے حصے کا کام شروع کر دیجئے آپ کا یہ کام جو بظاہر معمولی نظر آئے گا دراصل معمولی نہیں ہو گا اس کی پوری پوری اہمیت ہو گی ۔اور سب سے زیادہ یہ کہ آپ کا ضمیر مطمئن ہو گا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اس خوبصورت دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے اپنی مقدور بھر کوشش کی ہے ۔مجھے یقین ہے کہ آپ سمیت ہر قاری ضرور اس عظیم اور نیک جدوجہد میں اپنا کام آج سے بلکہ ابھی سے شروع کر دے گا۔

نیک خواہشات کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں

والسلام مظہر کلیم ایم ۔اے

کال بیل کی آواز سنتے ہی عمران نے چونک کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے رسالے کو پلٹا کر میز پر رکھا اور پھر خود اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔کیونکہ سلیمان اس وقت شاپنگ کرنے گیا ہوا تھا اور عمران اکیلا فلیٹ میں موجود تھا۔

"کون ہے "...... عمران نے دروازے کے قریب پہنچ کر کہا۔

"میں تنویر ہوں "...... دروازے کی دوسری طرف سے تنویر کی آواز سنائی دی او عمران بے اختیار چونک پڑا ۔اس نے جلدی سے دروازہ کھول دیا۔دروازے پر واقعی تنویر موجود تھا۔

"زہے نصیب آج تو کوئی چیز بانٹنی چاہیے ۔رقیب روسفید خود چل کر صلح کرنے آ گیا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا ۔اور تنویر خلاف توقع کوئی چبھتا ہوا جواب دینے کی بجائے مسکراتا ہوا اندر داخل ہو گیا ۔عمران کے چہرے پر حیرت کے پہلے سے

موجود تاثرات کچھ اور بڑھ گئے۔اس نے دروازہ بند کیا اور پھر تنویر کے پیچھے چلتا ہوا وہ ڈرائنگ روم میں آگیا کیونکہ تنویر اس کے دروازہ بند کرنے پر خود ہی آگے بڑھ کر ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا تھا۔

"تمہیں میرے یہاں آنے پر آخر اس قدر حیرت کیوں ہو رہی ہے۔کیا میں یہاں نہیں آسکتا"...... تنویر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے یہ کیا کہہ رہے ہو۔تمہارے اور میرے درمیان تو رشتہ ہی ایسا ہے کہ یہ فلیٹ تو کیا آغا سلیمان پاشا سمیت میرا سب کچھ تمہارا ہے"...... عمران نے اس کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔اور تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تم سے چیف کو سفارش کرانے آیا ہوں"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سفارش۔کیا مطلب۔کیسی سفارش"...... عمران نے چونک کر کہا

"میں سیکرٹ سروس چھوڑنا چاہتا ہوں"...... تنویر نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران واقعی حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تنویر کو دیکھنے لگا۔اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ تنویر جیسا آدمی بھی یہ بات کر سکتا ہے۔

"اوپن سروس میں جانے کا ارادہ ہے کیا"...... عمران نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تفصیل مت پوچھو۔مجھے معلوم ہے کہ تم چیف کو رضامند کر سکتے

ہو کہ وہ میرا استعفیٰ قبول کرے۔اس لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں"...... تنویر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے استعفیٰ"...... عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور تنویر نے کوٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا عمران نے لفافے میں موجود کاغذ نکالا اور اسے پڑھنے لگا۔یہ واقعی استعفیٰ ہی تھا۔

"کیا تم یہ استعفیٰ ایک ماہ تک روک نہیں سکتے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک ماہ تک وہ کیوں"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"تاکہ میں تمہاری الوداعی پارٹی کے لئے رقم اکٹھی کر لوں۔آج کل ذرا ضرورت سے زیادہ ہی مفلسی کا دور دورہ ہے"...... عمران نے کہا

"تم اسے مذاق سمجھ رہے ہو عمران۔جب کہ میں سنجیدہ ہوں"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر اپنی الوداعی پارٹی پر میری طرف سے خود رقم خرچ کرنے کا وعدہ کر لو۔تو سمجھ لو تمہارا استعفیٰ منظور ہو جائے گا"...... عمران نے کاغذ میز پر رکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے منظور ہے...... تو میں مطمئن ہو جاؤں کہ تم چیف کو میرا استعفیٰ منظور کرنے پر رضامند کر لو گے"...... تنویر نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ارے بیٹھو اتنی بھی کیا جلدی ہے۔لیکن اگر تمہارے چیف

نے وجہ پوچھی تو پھر کیا بتاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

" جو مرضی آئے بتا دینا...... استعفیٰ منظور ہونا چاہیے ۔ خدا حافظ " ...... تنویر نے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتا ڈرائنگ روم سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور عمران حیرت سے منہ پھاڑے اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔ جب بیرونی دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ایک ہی رقیب تھا وہ بھی اگر چلا گیا تو پھر لطف کیا رہ جائے گا" ...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ریسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" صفدر بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

" تم کب استعفیٰ دے رہے ہو سیکرٹ سروس سے "......عمران نے پوچھا۔

" اوہ...... عمران صاحب آپ ۔ خیریت یہ آج استعفیٰ کیسے یاد آگیا آپ کو "...... دوسری طرف سے صفدر کی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔

" ابھی تنویر آیا تھا۔ وہ مجھے اپنا استعفیٰ دے گیا ہے ۔ تاکہ میں چیف سے سفارش کر کے اس کا استعفیٰ منظور کرا دوں ۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے ساری سیکرٹ سروس نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہو تو پھر ایک ہی بار مجموعی سفارش کر دوں "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ...... تو تنویر نے آخر کار عملی قدم اٹھا ہی لیا ہے ۔ میں تو سمجھتا تھا کہ شاید صرف دھمکی دے رہا ہے "...... دوسری طرف سے صفدر نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اس وجہ کا علم ہے جس کی بنا پر تنویر استعفیٰ دے رہا ہے ۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وجہ کیا بتاؤں تو وہ کہنے لگا کہ جو مرضی میں آئے بتا دینا "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب میں آرہا ہوں آپ کے پاس پھر ذرا تفصیل سے باتیں ہوں گی "...... دوسری طرف سے صفدر نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا ۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ سیکرٹ سروس کے ممبران میں اندر ہی اندر کوئی کھچڑی پک رہی ہے "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر میز پر رکھا ہوا تنویر کا استعفیٰ اٹھا کر پڑھنے لگا۔ تنویر نے بغیر کوئی وجہ بتائے صرف اتنا لکھا تھا کہ وہ اب مزید سیکرٹ سروس کے لئے کام نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کا استعفیٰ منظور کیا جائے

" واقعی سیکرٹ سروس نے بہت کام کر لیا ہے ۔ اب ان لوگوں کو آرام کرنے کا موقع ملنا چاہیے "...... عمران نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور استعفیٰ واپس میز پر رکھ کر اس نے دوبارہ رسالہ اٹھا لیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔ کیونکہ اتنی جلدی صفدر کے پہنچنے کی توقع نہ ہو سکتی تھی لیکن دوسرے لمحے سلیمان کے قدموں کی آواز سنائی دی اور عمران نے مطمئن ہو کر دوبارہ رسالے پر

نظریں جما دیں۔

تقریباً دس منٹ بعد کال بیل کی آواز سنائی دی اور پھر سلیمان واپس جاتا ہوا دکھائی دیا۔ دروازہ کھلتے ہی بہت سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں جس میں جولیا کی اونچی ایڑی کے جوتوں کی مخصوص آواز بھی شامل تھی تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ دوسرے لمحے صفدر۔ جولیا اور کیپٹن شکیل دروازے پر نمودار ہو گئے۔

"زہے نصیب آج کا دن تو بڑا نیک بخت ثابت ہو رہا ہے کہ رقیب روسفید کی واپسی اور روئے جمال کی آمد...... سب کچھ آج کے دن ہی وقوع پذیر ہو رہا ہے"...... عمران نے ان کے استقبال کے لئے صوفے سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا واقعی تنویر نے استعفیٰ دے دیا ہے"...... جولیا نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"کاش رقابت سے بھی استعفیٰ دے دیتا۔ لیکن اس نے فی الحال سیکرٹ سروس سے استعفے کا فیصلہ کیا ہے۔ بہرحال آغاز تو ہوا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے استعفیٰ والا کاغذ اٹھا کر جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"عمران صاحب کیا چیف واقعی تنویر کا استعفیٰ منظور کر لے گا"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم بھی سفارش کر رہے ہو۔ آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ ورنہ ہو سکتا ہے کہ حیرت کی شدت سے مجھے اس دنیا سے ہی استعفیٰ دینا پڑ

جائے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تنویر پر ایک جنون سوار ہے کہ وہ مشکبار کی تحریک آزادی میں بھرپور انداز میں حصہ لینا چاہتا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ تنویر کا آبائی تعلق وادی مشکبار سے ہے۔ اور وادی کے بھی اس حصے سے جس پر آج کل کافرستان کے خلاف تحریک آزادی جاری ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کے بھائی وہاں جہاد میں حصہ لے رہے ہیں اور وہ یہاں اطمینان سے بیٹھا ہے میں نے اسے بہت سمجھایا ہے کہ ہم جو کام کرتے ہیں اس کی اہمیت کم نہیں ہے لیکن وہ مانتا ہی نہیں۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ وہ جلد ہی سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے کر مشکبار چلا جائے گا۔

میں نے تو یہی سمجھا کہ وہ صرف جذبات میں آکر ایسی بات کر رہا ہے لیکن آج جب آپ نے فون پر کہا کہ اس نے واقعی استعفیٰ دے دیا ہے تو مجھے احساس ہوا ہے کہ وہ جو کچھ سوچ رہا ہے وہ محض جذباتی پن نہیں ہے بلکہ وہ واقعی دل سے اس تحریک میں حصہ لینے کا خواہشمند ہے۔ اور اگر اس کی یہ خواہش پوری ہو جائے تو اس میں کیا ہرج ہے۔ جب وہ اس سے فارغ ہو جائے گا تو واپس آجائے گا"...... صفدر نے کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"جذبہ تو واقعی نیک ہے لیکن اس کے لئے استعفیٰ دینے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ طویل رخصت بھی تو لے سکتا ہے۔ بلکہ میرے خیال میں تو اگر چیف سے بات کی جائے اور تنویر کو ریاست مشکبار بھجوا دیا جائے تو وہ وہاں کافرستانی فوج کی نقل و حرکت سے کسی دوسرے آدمی کی

نسبت زیادہ اچھے طریقے سے یہاں حکومت پاکیشیا کو مطلع کر سکتا ہے۔ بس آخر پاکیشیا نے وہاں اپنے ایسے ایجنٹ تو بھجوائے ہی ہوں گے کہ مشکبار دَ... جنگ آزادی سے گھبرا کر کہیں کافرستانی فوج براہ راست پاکیشیا پر ہی حملہ نہ کر دے"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو سب سے اچھا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"میں بھی تنویر کے ساتھ جاؤں گی۔ تم میرے متعلق بھی چیف سے بات کر لو۔ میں بھی تنویر کے شانہ بشانہ اس تحریک میں کافرستانی فوجوں کے خلاف لڑنا چاہتی ہوں"....... جولیا نے جذباتی لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"لو اسے محاورۃً کہتے ہیں کہ لٹیا ہی ڈوب گئی۔ میں تو خوش ہو رہا تھا کہ رقیب روسفید کے استعفیٰ کے بعد صورتحال کچھ بہتر ہو جائے گی۔ مگر یہاں تو سرے سے صورت ہی ساتھ جا رہی ہے۔ بیچارہ حال کیا کرے گا یہاں اکیلا رہ کر"....... عمران نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ پوری سیکرٹ سروس وہاں کسی مشن پر کام کرے"....... صفدر نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے پہلے وہاں جا کر مشن تیار کرنا پڑے گا۔ جب وہ تیار ہو جائے گا تب ہی چیف ٹیم کو بھیجے گا۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ سب فی الحال انتظار کریں میں آغا سلیمان پاشا کو وہاں بھیج دیتا ہوں۔ یہ کوئی نہ کوئی مشن تیار کر ہی لے گا۔ آخر وہ چائے بھی تو تیار کر لیتا ہے".......

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"ارے اتنی جلدی مشن تیار بھی ہو گیا۔ مبارک ہو صفدر"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"واقعی صفدر صاحب کو مبارکباد دیں کہ ان کی وجہ سے چائے مجھے تیار کرنی پڑی ہے۔ اپنی ذاتی بچت سے۔ ورنہ"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"شکریہ سلیمان۔ یہ تم ہی ہو جو ہمارا خیال رکھتے ہو"....... صفدر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور سلیمان چائے کے برتن میز پر رکھ کر مسکراتا ہوا ٹرالی دھکیلتا باہر چلا گیا۔

"تم اسے فقرہ تو مکمل کرنے دیتے تاکہ مجھے بھی اپنی اوقات کا علم ہو جاتا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ اسے سر پر چڑھا رکھا ہے۔ کھاتا بھی تمہارا ہے۔ اور .... جولیا کو عمران کی بات پر غصہ آگیا تھا۔

"ارے ارے پلیز خاموش رہو ورنہ مشکبار کی بجائے یہیں جنگ شروع ہو جائے گی"....... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ پھر آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے"....... صفدر نے شاید موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"فیصلہ تو نجانے کب سے کر رکھا ہے۔ لیکن اصل مسئلہ فیصلہ

کرنے کا نہیں بلکہ اس پر عملدرآمد کا ہے۔ میں نے تو تمہیں کئی بار کہا ہے کہ خطبہ نکاح یاد کر لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا اس کی آخری بات سن کر بے اختیار چونک پڑی۔

"یہ تم نے پھر بکواس شروع کر دی۔ کیا تم کبھی سنجیدہ نہیں ہو سکتے" جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہوں۔ اگر"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا

"عمران صاحب پلیز"...... صفدر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تو پلیز ہی ہوں۔ بعد میں البتہ پلیز کا لفظ ڈکشنری میں ہی ڈھونڈھنا پڑے گا"...... عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"عمران پلیز بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پلیز...... کیا مطلب۔ کیا تمہیں یہی لقب ملا تھا اپنے لئے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اوہ آپ۔ خیریت...... آج سلطان عالی وقار کی نظر عنایت مجھ جیسے حقیر فقیر پر کیسے پڑ گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تم سے ایک ذاتی کام ہے۔ وقت نکال کر مجھے مل لینا"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ شاید سر سلطان عمران کا مخصوص اشارہ سمجھ گئے تھے۔

"واہ میرے مولا۔ تو جسے چاہے عزت بخش دے۔ آج مجھے پتہ چلا ہے

کہ میری بھی کوئی اہمیت ہے۔ آج سب کو مجھ سے ہی کام پڑ رہے ہیں"...... عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

"آپ چیف سے بات کریں۔ ہم چیف کا فیصلہ سننا چاہتے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا

"جلدی شیطان کا کام ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ آپ ہمارے سامنے بات کریں۔ تنویر اس معاملے میں بیحد سنجیدہ ہو رہا ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تنویر کوئی ایسا جذباتی قدم اٹھا لے کہ مسئلہ سیریس ہو جائے"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ آپ سے ایک سفارش کرنی تھی۔ میں نے تو سوچا تھا کہ سفارش کو بنا سنوار کر نک سک سے درست کر کے آپ کے حضور پیش کروں۔ مگر صفدر۔ کیپٹن شکیل اور جولیا تینوں کا اصرار ہے کہ جیسی بھی ہے اسے آپ تک پہنچا دوں"...... عمران نے کہا۔

"سفارش...... کیسی سفارش۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں سفارش کے خلاف ہوں"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کا لہجہ اور سرد ہو گیا تھا۔

"جناب خالصتاً اسلامی سفارش ہے"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور صفدر مسکرا دیا۔

"جو کچھ کہنا ہے جلدی کہہ ڈالو۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے"...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا۔

"تنویر ریاست مشکبار کے جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہے۔ اس نے مجھے اپنا استعفیٰ لا کر دیا ہے کہ میں آپ سے سفارش کر کے اسے منظور کرا دوں۔ لیکن صفدر کا خیال ہے کہ اس نیک کام کے لئے اگر آپ اسے باتنخواہ طویل رخصت عنایت کر دیں تو آپ کا یہ فعل واقعی صدقہ جاریہ کے زمرے میں آجائے گا۔ اور ایسی صورت میں مس جولیا بھی تنویر کے شانہ بشانہ اس جہاد میں حصہ لے کر غازہ۔ اوہ سوری غازیہ بننا چاہتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تنویر سے کہو مجھ سے براہ راست بات کرے"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"لو بھئی خواہ مخواہ میں چوہدری بن رہا تھا۔ صاحب نے تو گھاس ہی نہیں ڈالی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا

"چیف کا فقرہ بتا رہا تھا کہ وہ تنویر کو واقعی اجازت دے دے گا۔ ورنہ چیف صاف انکار کر سکتا تھا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے عمران صاحب آپ اگر چیف کو اس بات پر رضامند کر لیں کہ وہ پوری ٹیم کو وہاں بھیج دے۔ تو میرا خیال ہے ہم وہاں پہنچ کر کافرستانی فوج کے خلاف کوئی ایسا کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں۔ جس سے

ریاست مشکبار کی جنگ آزادی کو تقویت مل سکتی ہو۔ اور میرے خیال میں ریاست مشکبار کی جنگ آزادی میں ہماری طرف سے شمولیت کا یہ سب سے اچھا طریقہ ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی عمران صاحب کیپٹن شکیل کا آئیڈیا درست ہے۔ کافرستانی فوج کو کوئی بڑا نقصان پہنچانا بھی تو اس جہاد میں شمولیت ہی ہے۔ ان کا کوئی اڈہ تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اسلحے کا کوئی بڑا سٹور اڑایا جا سکتا ہے۔ ایسے ہی کئی کام کئے جا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔ اور جولیا نے بھی اس کی تائید کر دی۔

"میرا خیال ہے۔ ایسا ہونا مشکل ہے۔ کسی ایک یا دو ممبرز کی حد تک تو بات ٹھیک ہے۔ لیکن پوری ٹیم کا اس طرح بغیر کسی مشن کے ملک چھوڑ کر جانا پاکیشیا کے مفادات کے بھی خلاف بات ہو گی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چلو اس طرح کر لیتے ہیں کہ کچھ لوگوں کو چیف بھجوا دے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں بات کروں گا۔ یہی کر سکتا ہوں میں"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور صفدر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر وہ عمران سے اجازت لے کر ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئے۔ جب دروازہ بند ہونے کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی تو اس نے رسیور اٹھایا اور سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سر سلطان

بغیر کسی خاص وجہ کے فون نہیں کرتے۔

"پی۔اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سرسلطان کے پی۔اے کی آواز سنائی دی۔

"میں عمران بول رہا ہوں۔اپنے صاحب سے بات کراؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔کیونکہ اس وقت وہ ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔

"یس سر،ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے پی۔اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سرسلطان کی آواز رسیور پر ابھری۔

"عمران بیٹے۔حکومت شوگران کی طرف سے ایک اطلاع ہمیں بھجوائی گئی ہے۔میں چاہتا تھا کہ وہ اطلاع تمہیں بھجوا دوں۔میں نے اس لئے فون کیا تھا کہ تم وہاں موجود بھی ہو یا نہیں۔مگر تمہارے خاص فقرے سے مجھے معلوم ہو گیا کہ تمہارے پاس کچھ اور لوگ موجود ہیں۔اس لئے میں نے اطلاع نہیں بھجوائی۔اب بھجوا دوں"...... سرسلطان نے کہا۔

"کس قسم کی اطلاع ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"بظاہر تو ایک عام سی اطلاع ہے۔لیکن میرا خیال ہے کہ یہ اطلاع ہمارے لئے انتہائی اہمیت بھی حاصل کر سکتی ہے"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے گول مول سا جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آپ بھجوا دیں میں دیکھ لیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ سرسلطان احتیاط کے باعث فون پر اس اطلاع کی تفصیل نہیں بتانا چاہتے تھے۔اس نے سلیمان کو بلا کر اسے

ہدایت کر دی کہ سرسلطان کا آدمی جو کاغذات لے آئے وہ اسے فوراً لا دے۔سلیمان کے واپس جاتے ہی ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"ارے کہیں تنویر کی بجائے تم نے تو ریاست مشکبار جانے کا فیصلہ نہیں کر لیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔جب سے آپ کا فون آیا ہے میں سخت پریشان ہوں۔تنویر کو بیٹھے بٹھائے کیا سوجھی ہے"...... اس بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بھئی وہ مشکباری ہے۔اور اپنے وطن کی تڑپ تو ہر ایک کے دل میں ہوتی ہے ویسے بھی جذبہ نیک ہے۔اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں اسے کوئی مشکباری لڑکی پسند آ جائے اور اس طرح میرا سکوپ یہاں فائنل ہو جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ اسے اجازت دے دی جائے"۔بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔میرا یہ مطلب نہیں ہے۔اس طرح تنویر کا وہاں جانا بے سود ہے تنویر جیسی صلاحیتوں کے مالک آدمی کو وہاں کوئی ایسا کام کرنا چاہیے جس سے واقعی وہاں کے لوگوں کو حقیقی معنوں میں فائدہ پہنچ سکے۔تم ایسا کرو کہ کافرستان میں ناٹران کے ذمے لگا دو کہ وہ ریاست مشکبار میں کافرستانی فوجوں کے بارے مین کوئی ایسی معلومات حاصل کرے جس

سے کوئی ایسا مشن ترتیب پاسکے جس پر تنویر کو وہاں بھیجا جاسکے ۔ تم میری بات سمجھ گئے ہو گے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ میں بات کرتا ہوں ناٹران سے "...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے او ۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا

" یہ بھی وقت آنا تھا کہ زبردستی کا مشن بنایا جائے "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد کال بیل کی آواز سنائی دی اور سلیمان دروازے کی طرف جاتا دکھائی دیا ۔ چند لمحوں بعد سلیمان واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا ۔ جس پر سرکاری مہریں لگی ہوئی تھیں ۔ عمران نے اس سے لفافہ لیا اور پھر میز پر پڑے ہوئے پیپر کٹر سے اس نے لفافے کی ایک سائیڈ کھولی اور اندر موجود ایک کاغذ باہر نکال لیا ۔ کاغذ پر شوگران حکومت کا سرکاری مونوگرام موجود تھا ۔ عمران نے اسے پڑھنا شروع کر دیا ۔ شوگران حکومت نے حکومت پاکیشیا کو اطلاع دی تھی کہ ان کے صوبہ چانگ میں ایک ایسے آدمی کو پکڑا گیا ہے جو کافرستانی ایجنٹ تھا ۔ اس نے پوچھ گچھ کے دوران بتایا ہے کہ حکومت کافرستان چانگ اور پاکیشیا کی سرحد کے درمیان میزائلوں کا خفیہ اڈہ تعمیر کر رہی ہے ۔ اور اس اڈے کے لئے خوراک کا بندوبست چانگ سے کرنے کے لئے اسے یہاں بھیجا گیا تھا ۔ لیکن اس سے مزید کوئی بات معلوم نہیں ہو سکی ۔ اور یہ ایجنٹ مزید تفصیلی پوچھ گچھ سے پہلے خودکشی کر لینے میں کامیاب ہو گیا اس کے ساتھ ہی حکومت شوگران نے یہ بھی کہا تھا کہ انہوں نے اپنے طور پر اس سارے علاقے کو سائنسی طور پر چیک کر لیا ہے ۔ وہاں ایسے

کسی اڈے کا کوئی وجود نہیں ملا ۔ اس کے باوجود یہ اطلاع حکومت پاکیشیا کو اس لئے بھجوائی جا رہی ہے تاکہ وہ اس سلسلے میں اپنے طور پر اگر چیکنگ کرنا چاہے تو کر لے ۔

" میزائلوں کا اڈہ اور چانگ کے قریب پاکیشیائی سرحد میں ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ یہ سارا علاقہ تو شوگران اور پاکیشیائی سائنسی چیکنگ آلات کی رینج میں ہے ۔ وہاں اس قسم کا اڈہ قائم کرنے کا سوچنا بھی حماقت ہے "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کاغذ واپس لفافے میں رکھ کر اس نے ٹیلیفون اٹھایا اور سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" پی ۔ اے ٹو سیکرٹری خارجہ "...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی ۔ اے کی مخصوص آواز سنائی دی ۔

" پی ۔ اے کی بجائے بی ۔ اے کر لیتے تو یقیناً خارجہ کی بجائے کسی یونیورسٹی کی پوسٹ گریجوایٹ کلاس میں داخلہ ہی مل جاتا ..... " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" عمران صاحب آپ ۔ ویسے آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ میں ایم ۔ اے ہوں "...... دوسری طرف سے پی ۔ اے کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" کتنے سال ہوئے ہیں تمہیں ایم ۔ اے کئے ہوئے "...... عمران نے پوچھا ۔

" بیس سال تو ہو ہی گئے ہوں گے "...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا ۔

"کمال ہے۔ اس قدر تیز رفتار ترقی کا تو میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ بیس سال میں تم نے صرف تین سیڑھیاں ترقی کی طے کی ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تین سیڑھیاں۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... پی۔اے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایم کے بعد این۔ اور این کے بعد او۔ اور او کے بعد جا کر پی کا حرف آتا ہے۔ اور تم نے یقیناً سروس سے پہلے ایم۔اے کیا ہوگا۔ اور اب بیس سال بعد تم پی۔اے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی تو دوسری طرف سے پی۔اے بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا شکریہ۔ آپ نے واقعی مجھے سست رفتار ترقی کا کہہ کر اتنا تو احساس بہرحال دلا دیا ہے کہ میں نے ترقی تو کی ہے میرے لئے انتہائی کافی ہے"...... دوسری طرف سے پی۔اے نے ہنستے ہوئے کہا

"اچھا اب اپنے صاحب سے بات کرا دو تاکہ میں ان سے بھی پوچھ لوں کہ انہوں نے کتنی ترقی کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... سر سلطان کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"آپ کی اطلاع مجھ تک پہنچ گئی ہے۔ لیکن یہ اطلاع واقعاتی طور پر غلط ہے۔ آپ ایسا کریں کہ حکومت شوگران سے اس بارے میں مزید تفصیلات طلب کر لیں۔ چھوٹی سے چھوٹی تفصیل جو کچھ بھی اس سلسلے

میں ان کے پاس موجود ہو۔ چاہے وہ اسے اہم سمجھتے ہوں یا غیر اہم۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ اصل بات سامنے آجائے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے اس طرح سرکاری کاغذات کے چکر میں کافی وقت صرف ہو جائے گا اور اگر واقعی کوئی ایسا اڈہ ہماری سرحد میں بن رہا ہے۔ تو یہ ہمارے لئے انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے کیا یہ مناسب نہیں کہ تم شوگران سیکرٹ سروس کے چیف سے خود بات کر لو"۔ سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ میں خود بات کر لیتا ہوں۔ خدا حافظ"...... عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر لفافے والا کاغذ اٹھایا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک لفظ پر اس کی نظریں جم گئیں وہ کافی دیر تک اس لفظ کو دیکھتا رہا۔ یہ لفظ پراچین تھا۔ اور اطلاع میں درج تھا کہ بقول اس ایجنٹ کے یہ اڈہ پراچین میں قائم کیا جا رہا ہے۔ عمران جانتا تھا کہ پراچین کا علاقہ شوگران کے صوبہ چانگ اور پاکیشیا کی سرحد کا درمیانی علاقہ تھا۔ جو انتہائی بلند تھا اور خوفناک طوفانوں سے ہر وقت گھرا رہتا تھا۔ اس لئے اس نے فوری طور پر اس اڈے کے قیام کو ناممکن قرار دے دیا تھا۔ لیکن پراچین کے لفظ پر غور کرتے ہوئے اچانک اس کے ذہن میں اس سے ملتا جلتا ایک اور لفظ آگیا تھا۔ جو فراشین تھا۔ وہ اس بات پر غور کرتا رہا تھا کہ پراچین اور فراشین ایک ہی طرح لکھا جاتا تھا۔ صرف معمولی سے حروف کا فرق تھا۔ جسے پڑھنے والا نظر انداز بھی کر سکتا تھا

اور وادی فراشین ریاست مشکبار کی مشہور وادی تھی اور یہ وادی مشکبار کے اس علاقے میں واقع تھی جو کافرستان کے قبضے میں تھا اور کافرستانی سرحد اور مشکبار سرحد پر واقع تھی۔ انتہائی دشوار گزار اور بلند وادی تھی۔ گو وہاں بھی سارا سال سردی اپنے عروج پر رہتی تھی لیکن بہرحال وہ ان خوفناک سرد ہواؤں کے طوفانوں کی آماجگاہ نہ تھی۔ جو پراچین میں مسلسل چلتے رہتے تھے۔

"کہیں اس ایجنٹ یا شوگرانی حکام سے غلطی نہ ہوئی ہو۔ یہ پراچین کی بجائے فراشین نہ ہو"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اس نے کاغذ جیب میں ڈالا اور ڈریسنگ روم سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سلیمان کو اس نے آواز دے کر دروازہ بند کرنے کے لئے کہا اور باہر نکل کر سیڑھیاں اترتا ہوا وہ نیچے موجود گیراج کے سامنے پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار گیراج سے نکل کر تیزی سے سڑکوں پر دوڑتی ہوئی شہر کے شمال مغربی حصے کی طرف واقع ایک رہائشی کالونی کی طرف بڑھتی جا رہی تھی۔ جہاں ڈاکٹر احمد حسن رہتا تھا۔ ڈاکٹر احمد حسن وادی فراشین کا ہی رہنے والا تھا۔ وہ آنکھوں کا مشہور ڈاکٹر تھا۔ اور اس نے کئی سال تک فراشین میں فری آئی کیمپ لگائے تھے کیونکہ اس وادی میں آنکھوں کی ایک مخصوص بیماری عام تھی۔ اور ڈاکٹر احمد حسن نے اس بیماری کے خلاف وہاں واقعی جہاد کیا تھا۔ لیکن پھر بوڑھا ہو جانے کے بعد اس نے خود وہاں جانا چھوڑ دیا تھا بلکہ اس کے شاگرد ڈاکٹر وہاں کام کرتے تھے۔ ڈاکٹر احمد حسن آنکھوں کی اس خاص

بیماری پر بین الاقوامی طبی ریسرچ رسائل میں بے شمار مضامین لکھ چکے تھے۔ اور اس حوالے سے پوری دنیا میں اس کا نام جانا پہچانا جاتا تھا بلکہ انہیں بین الاقوامی طور پر اس بیماری کے خلاف جدوجہد کرنے پر ایوارڈ بھی دیا گیا تھا۔ گزشتہ کئی سالوں سے ڈاکٹر احمد حسن مستقل طور پر پاکیشیا میں رہ رہا تھا۔ عمران کی اس سے ملاقات ایک تقریب میں ہوئی تھی اور پھر ان کے درمیان اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔ عمران کئی بار اس سے ملنے اس کی کوٹھی پر جا چکا تھا۔ اب بھی فراشین کا نام سامنے آتے ہی اسے ڈاکٹر احمد حسن یاد آ گیا۔ اس نے سوچا کہ وہ ڈاکٹر احمد حسن سے مل کر اس وادی کے بارے میں ایسی تفصیلات حاصل کر سکتا ہے جو یقیناً عام نقشوں کو دیکھ کر حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اس طرح یہ بات یقینی طور پر معلوم ہو سکتی ہے کہ وہاں اگر کافرستان کوئی خفیہ اڈہ بنانا چاہے تو کیا یہ اڈہ بن سکتا ہے اور اس سے فوجی طور پر کیا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار ڈاکٹر احمد حسن کی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ اور عمران نے نیچے اتر کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ڈاکٹر صاحب کا خاص ملازم آصف باہر آ گیا۔ چونکہ عمران کئی بار یہاں آیا تھا اس لئے آصف اسے اچھی طرح پہچانتا تھا۔ آصف نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"ڈاکٹر صاحب ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ وہ ایک ہفتہ ہوا گریٹ لینڈ گئے ہوئے ہیں۔ وہاں

کوئی سائنس کانفرنس تھی "...... ملازم آصف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کب تک واپسی ہوگی ان کی "...... عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم جناب "...... آصف نے جواب دیا۔اور عمران او۔کے کہہ کر مڑا اور واپس کار میں آکر بیٹھ گیا۔ظاہر ہے اب سوائے نقشوں پر مغزماری کرنے کے اور کیا چارہ رہ گیا تھا۔چنانچہ کالونی سے نکل کر اس نے کار کا رخ دانش منزل کی طرف موڑ دیا۔

ہال نما کمرے کے درمیان ایک مخصوص میز کے گرد چار افراد بیٹھے ہوئے تھے۔چاروں ادھیڑ عمر تھے۔ان میں سے دو کے جسموں پر فوجی یونیفارم تھی۔اور کاندھوں پر سٹار چمک رہے تھے۔جبکہ باقی دو سوٹوں میں ملبوس تھے اور ایک کرسی خالی تھی۔وہ چاروں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔چند لمحوں بعد اس ہال کے ایک کونے میں موجود دروازہ کھلا اور تھری پیس سوٹ پہنے ایک باوقار آدمی اندر داخل ہوا۔یہ کافرستان کے پرائم منسٹر تھے۔ان کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا پرائم منسٹر کے اندر داخل ہوتے ہی کرسیوں پر موجود چاروں افراد تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور پھر دونوں فوجیوں نے پرائم منسٹر کو فوجی انداز میں سلوٹ کیا۔جب کہ باقی دو نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا" بیٹھیں "...... پرائم منسٹر نے باوقار لہجے میں کہا اور خود بھی بریف کیس خالی کرسی کی سائیڈ پر رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گئے۔ان کے بیٹھنے کے بعد وہ چاروں بھی

دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"مسٹر کرشن راؤ۔ آپ سیکرٹری دفاع ہیں۔ اور ایس۔ ایس پروجیکٹ کے انچارج بھی۔ مجھے آپ رپورٹ دیں کہ ایس۔ ایس پروجیکٹ کی تازہ ترین صورتحال کیا ہے"...... پرائم منسٹر نے سوٹ میں ملبوس ایک ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر...... ایس۔ ایس پروجیکٹ اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ آپریشنل مشینری وہاں فٹ کی جا رہی ہے۔ اس کی مکمل فٹنگ کے لئے صرف ایک ہفتہ صرف ہو گا۔ اس کے بعد اس کا محدود پیمانے پر تجربہ کیا جا سکے گا۔ فل آپریشن کے لئے بہرحال ایس۔ ایس پروجیکٹ زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ ہفتے کے بعد ریڈی ہو جائے گا"...... ادھیڑ عمر سیکرٹری دفاع نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی رکاوٹ۔ کوئی پرابلم"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"نو سر۔ تمام کام پلان کے عین مطابق ہو رہا ہے"...... سیکرٹری دفاع نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ونکٹ آپ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف ہیں آپ رپورٹ دیں کہ ایس۔ ایس پروجیکٹ کی سیکورٹی پوزیشن کیا ہے"...... پرائم منسٹر نے ایک باوردی ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر...... ایس۔ ایس پروجیکٹ وارنگ پہاڑی پر نصب کیا جا رہا ہے۔ اور آپ نے خود ملاحظہ فرمایا تھا کہ وارنگ پہاڑی کی سیکورٹی پوزیشن انتہائی مضبوط ہے۔ اس کے باوجود ہم نے اس کے چاروں طرف تین تین

کلومیٹر کے فاصلے پر دوسری پہاڑیوں پر سیکورٹی سپاٹس بنائے ہیں۔ جہاں سے چوبیس گھنٹے جدید ترین آلات کی مدد سے وارنگ پہاڑی اور اس کے گرد کے ایک ایک ذرے کو نظروں میں رکھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ سارا علاقہ اس قدر دشوار گزار ہے کہ اس علاقے میں کسی قسم کی کوئی سواری سوائے مخصوص قسم کے ہیلی کاپٹرز کے جا ہی نہیں سکتی۔ اور ہیلی کاپٹرز کو ہٹ کرنے کا فول پروف نظام موجود ہے۔ اس کے علاوہ سائنسی طور پر بھی اسے اس طرح کیموفلاج کیا گیا ہے کہ کسی خلائی سیارے یا کسی بھی جدید ترین سسٹم سے بھی اس کی موجودگی کا پتہ نہیں چلایا جا سکتا"...... ونکٹ نے جواب دیا۔

"مسٹر راٹھور آپ سپیشل ڈیفنس ایجنسی کے سربراہ ہیں۔ آپ رپورٹ دیں کہ ایس۔ ایس پروجیکٹ کے بارے میں کسی بھی ملک اور خصوصاً پاکیشیا تک کوئی خبر تو نہیں پہنچی"...... پرائم منسٹر نے تیسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو سوٹ پہنے ہوئے تھا۔

"سر...... ایس۔ ایس کی پلاننگ کے وقت خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا گیا تھا کہ اس کی خبر کسی طرح بھی لیک آؤٹ نہ ہو سکے۔ یہی وجہ تھی کہ ہم نے اس پلان کو انٹیلی جنس، سیکرٹ سروس اور زیرو سروس تینوں سے بھی خفیہ رکھا تھا۔ کیونکہ ان تینوں ایجنسیوں کے رابطے دوسرے ملکوں اور خصوصاً پاکیشیا سے رہتے ہیں۔ اور پاکیشیا کے فارن سیکرٹ ایجنٹ ان ایجنسیوں کی وجہ سے ہی خبر بھی حاصل کر لیتے ہیں۔ میری سروس نے مسلسل اس بات پر نظریں رکھی ہیں۔ لیکن ابھی

تک سوائے ایک رپورٹ کے اور کوئی رپورٹ نہیں ملی "...... راٹھور نے جواب دیا۔

"ایک رپورٹ۔ کیا مطلب کیسی رپورٹ...... پرائم منسٹر نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ اور میٹنگ کے باقی شرکا بھی راٹھور کی بات سن کر چونک پڑے تھے۔

" سر آپ کو معلوم ہے کہ وادی کلپاجو کہ ایک طرف شوگران کے صوبہ چانگ اور دوسری طرف پاکیشیا کے علاقے وادی پراچین سے ملتی ہے۔ وہاں تھری تھری رینج فائٹرز کا خصوصی اڈہ بنانے کی پلاننگ کی جارہی ہے۔ اس پلاننگ کے سلسلے میں اصل مسئلہ اس اڈے تک خوراک کی مسلسل رسد کا ہے۔ اور یہ رسد صرف چانگ سے ہی پوری ہو سکتی تھی۔ چنانچہ ایک ایجنٹ کے ذمے یہ کام لگایا گیا تھا کہ وہ صوبہ چانگ میں جا کر اس رسد کے سلسلے میں کام کرے۔ وہ ایجنٹ وہاں پکڑا گیا اور پھر اس نے خود کشی کر لی۔ جب ہمیں اس کے متعلق اطلاع ملی تو ہم نے خفیہ طور پر تحقیق کی تو ہمیں معلوم ہوا کہ اس ایجنٹ نے شوگرانی سیکرٹ سروس کو کوئی اطلاع دی ہے۔ جس کی خبر انہوں نے سرکاری طور پر پاکیشیا حکومت کر دی ہے اس پر حقیقتاً ہم پریشان ہو گئے۔ چنانچہ ہم نے انتہائی جدوجہد کے بعد اس سرکاری خط کی نقل حاصل کی جو حکومت شوگران سے حکومت پاکیشیا کو روانہ کی گئی تھی۔ اس خط کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس ایجنٹ نے اپنی مخصوص ٹریننگ کی وجہ سے انہیں غلط معلومات مہیا کی ہیں۔ اس نے انہیں بتایا تھا کہ حکومت

کافرستان پراچین میں میزائلوں کا اڈہ قائم کر رہی ہے۔ اور وہ اس کے لئے رسد کا انتظام کرنے یہاں آیا ہے۔ اور یہی اطلاع حکومت شوگران نے حکومت پاکیشیا تک پہنچائی ہے لیکن ساتھ ہی اس خط میں یہ اطلاع بھی درج ہے کہ حکومت شوگران نے سائنسی طور پر اس سارے علاقے کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ وہاں ایسا کوئی اڈہ نہیں ہے۔ بس یہی رپورٹ ہے "...... راٹھور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اٹھ کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں لفافہ پرائم منسٹر کی طرف بڑھا دیا۔

" ہونہہ "...... پرائم منسٹر نے کہا اور لفافہ کھول کر اس میں سے کاغذ نکالا اور اسے پڑھنے لگا۔

" ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم بال بال بچے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ لوگ مکمل طور پر ہوشیار رہیں۔ یہ اطلاع حکومت پاکیشیا کی طرف سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لازماً بھجوائی جائے گی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جس قدر ہوشیار اور تیز ہے اس بارے میں سب جانتے ہیں اس لئے ہمیں انتہائی محتاط رہنا ہو گا "...... پرائم منسٹر نے کہا۔ اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" مسٹر راجیش آپ ایس۔ ایس کے پروجیکٹ انچارج ہیں۔ آپ مشینری وہاں سپلائی کر رہے ہیں۔ آپ رپورٹ دیں کہ مشینری کی سپلائی اور اس کی وہاں تنصیب کے سلسلے میں کوئی رکاوٹ یا کسی کو اس کا علم تو نہیں ہوا "...... پرائم منسٹر نے اس بار چوتھے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو سر...... ہم نے اس سلسلے میں انتہائی احتیاط کی ہے۔اور تمام مشینری وہاں پہنچ چکی ہے۔اس کے باوجود ہم چوکنا ہیں"...... چوتھے آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے...... گڈ رپورٹس۔اس کے باوجود آپ سب نے پوری طرح ہوشیار اور محتاط رہنا ہے۔یہ پروجیکٹ کافرستان کے لئے موت اور زندگی کا پروجیکٹ ہے۔اگر یہ پروجیکٹ کسی بھی وجہ سے ناکام ہو گیا یا تباہ کر دیا گیا تو مشکبار یقینی طور پر کافرستان کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔اس لئے آپ سب حضرات نے اس پر پوری توجہ کرنی ہے۔اور اس سلسلے میں مسلسل مجھ سے رابطہ رکھنا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔اور وہ کاغذ دوبارہ لفافے میں ڈال کر جو راٹھور نے انہیں دیا تھا۔انہوں نے لفافہ جیب میں ڈالا اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ان کے اٹھتے ہی چاروں افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پرائم منسٹر گڈ بائی کہہ کر بریف کیس اٹھائے تیزی سے مڑے اور اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جس دروازے سے وہ ہال میں داخل ہوئے تھے۔اور جب تک وہ ہال سے باہر نہ چلے گئے وہاں موجود چاروں افراد خاموش اور مؤدب کھڑے رہے۔جب پرائم منسٹر چلے گئے تو وہ بھی مڑ کر ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران میز پر کافرستان، شوگران اور پاکیشیا کا مشترکہ بڑا سا نقشہ بچھائے ہاتھ میں پنسل لئے اس پر جھکا ہوا تھا۔ٹیبل لیمپ کی تیز روشنی میں نقشے پر موجود باریک سے باریک لکیر تک صاف نظر آ رہی تھی۔میز کی دوسری طرف بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"نہیں۔اول تو پراچین میں کافرستان والے کوئی اڈہ بنا ہی نہیں سکتے کیونکہ یہ علاقہ پاکیشیا کے کنٹرول میں ہے۔دوسرا وہاں کے طبعی حالات اس طرح کے ہیں کہ وہاں اڈہ نہیں بن سکتا۔اگر کافرستان نے ایسا کوئی اڈہ بنانا ہے تو پھر وہ لازماً اس کے لئے وادی کلپا کا انتخاب کرے گا۔کیونکہ اس وادی پر اس کا کنٹرول ہے۔اور وہاں کے طبعی حالات بھی ایسے ہیں کہ وہاں کوئی خصوصی قسم کا اڈہ بنایا جا سکتا ہے اور اس اڈے سے شوگران اور پاکیشیا دونوں کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔لیکن ایسا اڈہ اگر بنایا جاتا تو شوگران کی سرحد پر موجود چیکنگ آلات یقیناً اس کا پتہ چلا لیتے"

...... عمران نے سر اٹھا کر خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔

"آپ وادی فراشین کی بات کر رہے تھے" ...... بلیک زیرو نے کہا

"وہاں بھی نہیں بن سکتا کیونکہ وہ علاقہ مشکباری مجاہدوں کے کنٹرول میں ہے۔ اگر ایسا کوئی اڈہ بن سکتا ہے تو صرف ایک ہی جگہ ہے اور وہ ہے وادی وارنگ کا علاقہ ...... لیکن یہ اس قدر دشوار گزار ہے کہ وہاں اڈہ بنانا تقریباً ناممکن ہے" ...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ شوگران کی طرف سے یہ اطلاع بنیادی طور پر ہی غلط ہے" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بنیادی طور پر غلط نہیں ہے۔ ضرور اس ایجنٹ نے غلط بیانی کی ہے بہرحال کہیں نہ کہیں کچھ نہ کچھ ہو ضرور رہا ہے۔ لیکن کیا ہو رہا ہے اور کہاں ہو رہا ہے۔ اس کو ہم نے ٹریس کرنا ہے" ...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اگر ایسا کوئی اڈہ بن رہا ہوتا تو کافرستانی سیکرٹ سروس کو اس کا علم ہوتا۔ اور ناٹران کو بھی یقیناً اس کی اطلاع مل جاتی" ...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

"ہاں لازمی بات ہے۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس کو بھی اس سے لاعلم رکھا گیا ہو" ...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو ملٹری انٹیلی جنس سے اس بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ناٹران کے آدمی یقیناً وہاں ہوں گے"۔ بلیک زیرو

نے کہا۔

"ہاں یہ تجویز قابل عمل ہے" ...... عمران نے کہا اور ریسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ...... ناٹران کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تمہارے ذمہ ایک کام لگایا گیا تھا۔ تم نے رپورٹ نہیں دی ......" عمران نے پوچھا۔ کیونکہ اس نے پہلے بلیک زیرو کو ہدایت کی تھی کہ وہ ناٹران کو بتا دے کہ وادی مشکبار میں کافرستانی حکومت کے کسی اسلحے کے سٹور یا کسی اڈے کا پتہ چلائے۔ تاکہ تنویر وہاں جا کر اس کو تباہ کر سکے۔ اور دانش منزل پہنچتے ہی بلیک زیرو نے اسے بتا دیا تھا کہ اس نے ناٹران کو ہدایت کر دی ہے۔ عمران نے اسی حوالے سے بات کی تھی۔

"سر ...... فیصل جان کو میں نے مشکبار بھجوا دیا ہے۔ لیکن ایسی معلومات کے حصول میں نجانے کتنا عرصہ لگ جائے" ...... ناٹران نے جواب دیا۔

"کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر میں تمہارے آدمی ہیں ......" عمران نے پوچھا۔

"یس سر ...... ایک آدمی ہے۔ لیکن اس سے خصوصی طور پر بھاری رقم دے کر معلومات حاصل کی جاتی ہیں" ...... دوسری طرف سے ناٹران

نے جواب دیا۔
"شوگرانی حکومت کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے کہ کافرستانی حکومت وادی پراچین میں میزائلوں کا کوئی اڈہ قائم کر رہی ہے۔ لیکن سائنسی چیکنگ کے دوران ایسے کسی اڈے کا وجود سامنے نہیں آیا۔ تم ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر سے معلومات حاصل کرو کہ کیا واقعی کوئی ایسا اڈہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اڈہ وادی پراچین کی بجائے کسی اور جگہ بنایا جا رہا ہو۔ اس لئے مکمل معلومات حاصل ہونی چاہئیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں ناٹران کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔
"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ لیکن رسیور رکھتے ہی ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھالیا۔
"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"تنویر بول رہا ہوں جناب۔ آپ نے حکم دیا تھا کہ آپ سے براہ راست بات کی جائے"...... دوسری طرف سے تنویر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"مجھے عمران نے تمہارے استعفیٰ کی وجوہات بتا دی ہیں۔ تمہارے جذبات مجھے پسند آئے ہیں۔ لیکن تم عام آدمی نہیں ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممتاز رکن ہو۔ اور تمہارے اندر ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ جن سے تم نہ صرف ریاست مشکبار کی جنگ آزادی میں حصہ لے سکتے

ہو بلکہ وہاں ایسے کارنامے سرانجام دے سکتے ہو جس سے اس جنگ آزادی کو حقیقی معنوں میں فائدہ پہنچ سکے۔ اور میں بھی فخر کر سکوں کہ میری سروس نے وہاں واقعی کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس کے لئے تمہیں استعفیٰ دینے یا رخصت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ مشکبار میں ایک مشن سامنے آرہا ہے۔ لیکن ابھی تک اس کی تفصیلات ظاہر نہیں ہو سکیں۔ اس لئے تم انتظار کرو جیسے ہی یہ مشن واضح ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ میں ٹیم کو تمہاری سربراہی میں اس مشن پر بھیج دوں"...... عمران نے جان بوجھ کر طویل بات کرتے ہوئے کہا۔ "بہت بہت شکریہ جناب"...... دوسری طرف سے تنویر کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
"آپ نے واقعی آج دل کھول کر تنویر کی تعریف کر دی ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ اس میں واقعی ایسی صلاحیتیں موجود ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"میں لائبریری جا رہا ہوں تاکہ ان سارے علاقوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر لوں۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ جلد ہی ہمیں ان علاقوں میں کوئی اہم مشن پورا کرنا پڑے گا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر میز پر پڑا ہوا نقشہ تہہ کر کے اس نے اٹھایا اور لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ لائبریری میں واقعی ان علاقوں کے بارے میں

جو کتب بھی اسے مہیا ہو سکیں اس نے ان کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اور جب وہ اٹھا تو اسے لائبریری میں آئے ہوئے تین گھنٹے گزر چکے تھے۔ مسلسل مطالعے کی وجہ سے وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو خاصا تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

"تم نے ایک بار بھی چائے نہیں پلوائی۔ کیا آغا سلیمان پاشا کا جوتا تو نہیں کھا لیا"...... عمران نے آپریشن روم میں پہنچ کر بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے خود ہی تو پچھلے دنوں کہا تھا کہ آپ نے چائے پینا کم کر دیا ہے"...... بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں نے کم کا لفظ استعمال کیا تھا۔ ختم کا لفظ تو نہیں کہا تھا......" عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو مسکراتا ہوا سائیڈ پر بنے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گیا اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"باس...... صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ حکومت کافرستان وادی وارنگ میں کوئی خفیہ پروجیکٹ تعمیر کر رہی ہے۔ لیکن اسے انتہائی ٹاپ

سیکرٹ رکھا گیا ہے۔ اس لئے اس کی مزید تفصیلات نہیں مل سکیں"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

"وادی وارنگ میں کس قسم کا پروجیکٹ"...... عمران نے پوچھا۔

"کوئی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"جس آدمی سے تم نے معلومات حاصل کی ہیں اسے اس بات کا کیسے علم ہوا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے معلوم کیا ہے باس۔ اس کا کہنا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کی ایک سیکرٹ فون کال اسے اتفاق سے سننے کا موقع ملا تھا۔ یہ کال پرائم منسٹر کو کی جا رہی تھی۔ اس میں وادی وارنگ اور خفیہ پروجیکٹ کے الفاظ استعمال ہوئے تھے۔ بس اس بنا پر اس نے یہ بتایا ہے۔ ویسے ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر میں اس بارے میں کوئی فائل سرے سے بنائی ہی نہیں گئی"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے"...... عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو نے چائے کی پیالی لا کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

"ملٹری انٹیلی جنس کا چیف راٹھور۔ اب وہی اس بارے میں تفصیل بتا سکتا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ناٹران کی کال تھی"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا اور ناٹران سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ واقعی کچھ نہ کچھ ہو رہا ہے"...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اور جو کچھ بھی ہو رہا ہے۔اسے انتہائی خفیہ رکھا جا رہا ہے۔اس قدر خفیہ کہ سوائے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے اور کسی کو اس کا علم ہی نہیں"...... عمران نے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"پھر اب اس کی تفصیل کیسے معلوم ہو گی۔کیا اس چیف سے راز اگلوانا پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔یہ لمبا کام ہے۔وادی وارنگ کا نام سامنے آگیا ہے۔اس لئے اس وادی کو ایک مخصوص ذریعے سے چیک کرایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی پیالی میز پر رکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔پی۔اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے پی۔اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔سر سلطان سے بات کراؤ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔یس سر"...... دوسری طرف سے پی۔اے کی انتہائی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس سلطان بول رہا ہوں جناب"......چند لمحوں بعد رسیور سے سر سلطان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سر سلطان۔وزارت مواصلات سے معلوم کر کے مجھے بتایئے کہ

یہاں ایسا ماہر کون ہے جو پاکیشیا کے مواصلاتی سیارے کی کارکردگی کے بارے میں مجھے ضروری تفصیلات بتا سکے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر......میں ابھی سیکرٹری مواصلات سے بات کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران نے بغیر کوئی جواب دیئے رسیور رکھ دیا۔

"مواصلاتی سیارے سے کیسے اس اڈے کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سیارے میں اگر شارٹ ویو ریڈیو ویوز کو لانگ ویو ویوز میں تبدیل کرنے کا نظام ہے تو شاید بات بن جائے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

تقریباً دس منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بجی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں جناب۔میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں ماہر ڈاکٹر آصف حسین صاحب آپ کو معلومات مہیا کر سکتے ہیں۔انہیں آپ کے متعلق بریف کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا۔

"شکریہ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے سر سلطان کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"ڈاکٹر آصف حسین بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک

آواز سنائی دی۔
"چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا گیا۔
"یس سر۔ حکم سر" ...... دوسری طرف سے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔
"پاکیشیا کے مواصلاتی سیارے میں شارٹ ویو ریڈیو ویوز کو لانگ ویوز میں تبدیل کرنے کا سسٹم موجود ہے" ...... عمران نے پوچھا۔
"نہیں جناب۔ یہ تو انتہائی مہنگا سسٹم ہے۔ اس سسٹم کو تو ہم افورڈ ہی نہیں کر سکتے تھے اور پھر یہ سسٹم فوجی مقاصد کے لئے کام آتا ہے۔ اس لئے بین الاقوامی ادارے اس کی اجازت بھی نہیں دیتے" ...... دوسری طرف سے ڈاکٹر آصف حسین نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"او۔ کے" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔
"بین الاقوامی ادارے ایکریمیا۔ روسیاہ۔ گریٹ لینڈ اور دوسرے ملکوں کو اجازت دے دیتے ہیں۔ پاکیشیا کو اجازت کیوں نہیں دیتے۔" بلیک زیرو نے کہا اور عمران چونک پڑا۔
"اوہ۔ شوگران کے مواصلاتی سیارہ میں یقیناً یہ سسٹم موجود ہو گا" ...... عمران نے بلیک زیرو کی بات سن کر چونکتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"یس" ...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس سپیکنگ۔ سپیشل ایجنسی کے چیف سے بات کراؤ" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں۔
"یس سر" ...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
"ہیلو۔ ژانگ چیف آف سپیشل ایجنسی بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد رسیور پر ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔
"ایکسٹو سپیکنگ" ...... عمران نے کہا۔
"یس۔ مسٹر ایکسٹو فرمایئے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"مسٹر ژانگ آپ کے ملک کے مواصلاتی سیاروں میں کیا شارٹ ویو ریڈیو ویوز کو لانگ ویو ویوز میں تبدیل کرنے کا سسٹم موجود ہوتا ہے" ...... عمران نے پوچھا۔
"یہ کیسا سسٹم ہے۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ مجھے تو اس کے بارے میں معلومات نہیں ہیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"آپ اپنے ملک کے کسی ماہر سے اگر معلومات کر سکیں تو" ...... عمران نے جواب دیا۔
"بہتر ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔
"وہ بیچارہ سیدھا سادھا سپیشل ایجنسی کا سربراہ ہے۔ آپ کی طرح سائنسدان تو نہیں ہے۔ کہ اسے اس قسم کے سسٹمز کا پتہ ہو" ...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس نے دوبارہ فون کیا۔

"یس مسٹر ایکسٹو۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ ہمارے ایک سیارے میں ایسا سسٹم موجود ہے" ...... دوسری طرف سے ژانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اس سسٹم کے تحت کچھ معلومات چاہئیں۔ اگر آپ ذاتی طور پر یہ کام کرا سکیں تو بہتر ورنہ اگر آپ کہیں تو حکومت پاکیشیا کی طرف سے سرکاری طور پر اس بارے میں درخواست کی جائے" ...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں مسٹر ایکسٹو۔ آپ کے لئے ہم شوگرانیوں کے دلوں میں بے پناہ عزت موجود ہے۔ اور ویسے بھی ہمارے نزدیک پاکیشیائی اور شوگرانی ایک ہی ہیں۔ آپ فرمائیں۔ آپ کو کیسی معلومات چاہئیں" ...... ژانگ نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"بے حد شکریہ۔ مسٹر ژانگ میری سروس کو اطلاعات ملی ہیں کہ وادی مشکبار اور کافرستانی سرحد کے درمیان ایک وادی وارنگ میں کافرستانی حکومت کوئی خفیہ پروجیکٹ تعمیر کر رہی ہے۔ اور اسے انتہائی ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے۔ اگر اس سسٹم کو اس وقت استعمال کیا جائے جب یہ وادی سیارے کی رینج میں ہو تو اس سے کم از کم یہ بات یقینی طور پر معلوم ہو سکتی ہے کہ واقعی وہاں پروجیکٹ تعمیر کیا جا رہا ہے یا نہیں۔ اگر اس سسٹم کے استعمال کے بعد ویوز رزلٹ۔ او سی تھری آئے گا تو اس سے سمجھا جائے گا کہ وہاں فولاد کی مشینری موجود ہے۔ اور اگر رزلٹ۔ او سی ون آئے گا تو پھر ایسی کوئی بات نہ ہوگی" ...... عمران نے ساتھ ہی رزلٹ کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا

"میں ابھی اس سلسلے میں ضروری اقدامات کرتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں ایک دو روز میں آپ کو رزلٹ مل جائے گا" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران نے ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"اس نظام کے استعمال سے صرف بنیادی بات کا پتہ چلے گا۔ لیکن وادی وارنگ تو بے حد وسیع وادی ہے۔ اس اڈے کا محل وقوع اور اس کے بارے میں دوسری تفصیلات کیسے حاصل ہوں گی" ...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"پہلے ایک بات تو کنفرم ہو جائے۔ اس کے بعد سوچیں گے کہ اس معاملے میں کیا کیا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ سرے سے یہ سارا ہی مفروضہ ثابت ہو۔ اور ہم خواہ مخواہ ڈھول پیٹتے پھریں" ...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ان دونوں کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ میز پر موجود ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شکیل بول رہا ہوں جناب" ...... دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کیوں کہ کیپٹن شکیل جیسے آدمی کا براہ راست ایکسٹو کو فون کرنا حیرت انگیز بات ہی تھی۔ اور اس کا مطلب یہی تھا کہ وہ کوئی اہم بات کرنا چاہتا ہے۔

"یس" ...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"سر...... ہوٹل ذیشان میں ایک ایسے آدمی کو میں نے مارک کیا ہے

جس کا تعلق کافرستان کی نیول سیکرٹ ایجنسی سے رہا ہے۔ وہ ہوٹل ذیشان میں بطور برمائی سیاح رہ رہا ہے۔ اس کے کاغذات بھی برمائی ہیں۔ لیکن سر میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ کافرستان کی نیول سیکرٹ ایجنسی کا سرگرم کارکن رہا ہے۔ میرا ایک بار اس سے خاصا زوردار مقابلہ ہوا تھا۔ گو یہ بات کافی پرانی ہے۔ اور اس آدمی کے حلیے میں بھی خاصی تبدیلیاں آچکی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی نگرانی کروں۔ ہو سکتا ہے وہ کسی خاص مشن کے سلسلے میں یہاں آیا ہو"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"صفدر کو فون پر بلا لو۔ اور پھر اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو۔ میں عمران کو ہدایت کر دیتا ہوں۔ وہ اس سے پوچھ گچھ کرے گا۔" عمران نے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مسٹر ژانگ نے دو تین دن بعد کا کہا ہے۔ ان کا فون آئے تو مجھے اطلاع کر دینا۔ میں اس کافرستانی ایجنٹ سے مل لوں۔ نجانے وہ کس چکر میں یہاں آیا ہوا ہو گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو کے اثبات میں سرہلانے پر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

شاگل اپنے دفتر میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف جناب پاگل۔ اوہ سوری ویری بیڈ۔ یہ دراصل میری زبان کو نجانے کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف سے کیا دشمنی ہے کہ اس کا نام آتے ہی بگڑ جاتی ہے۔ بہرحال جناب چھاگل پھر وہی زبان۔ اوہ ہاں مسٹر شاگل سے بات ہو سکتی ہے"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور شاگل کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ آج سے پہلے عمران نے کبھی اس طرح اس کے دفتر فون نہ کیا تھا۔

"تمہاری زبان واقعی ضرورت سے زیادہ بگڑی ہوئی ہے۔ سن لو جس

روز مجھے موقع ملا۔ اسے ہمیشہ کے لئے سیدھی کر دوں گا۔ پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم نے فون کیوں کیا ہے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے تم خود بنفس نفیس کثیف بول رہے ہو۔ واہ کیا دعویٰ ہے کہ زبان کو سیدھی کر دوں گا۔ بالکل سیدھی کر دو۔ لیکن تم نے تو خود موقع ملنے کی بات کر دی ہے۔ اور میں نے فون بھی اس لئے کیا تھا کہ مجھے یقیناً تم سے بے حد ہمدردی ہے۔ کہ تم سیکرٹ سروس کے چیف ہو اور تمہیں تمہارے ملک کے اعلیٰ حکام گھاس تک نہیں ڈالتے"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا بکواس کئے جا رہے ہو۔ اصل مقصد بتاؤ فون کرنے کا۔" شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ کیا تمہاری لغت میں ہمدردی کرنے کو بکواس کہتے ہیں تم تو میری زبان سیدھی کرنے کی بات کر رہے تھے۔ پہلے اپنی زبان کو تو سیدھا کر لو۔ وہ کیا کہتے ہیں نیکی کا کام اپنے گھر سے شروع کرنا چاہیئے"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

"کیا تم نے واقعی اس بکواس کے لئے فون کیا ہے"...... شاگل کو اور زیادہ غصہ آگیا تھا۔

"صرف تنخواہ لینے والے کو اس قدر غصہ زیب نہیں دیتا۔ غصہ تو اسے آنا چاہیئے جب تنخواہ کے ساتھ ساتھ کوئی اہمیت بھی دی جائے حکومت کافرستان ریاست مشکبار اور کافرستانی سرحد کے قریب واقع وادی

وارنگ میں ایک خفیہ پروجیکٹ تعمیر کر رہی ہے۔ اس کی خبر تمہارے ملک کے پرائم منسٹر۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف اور سپیشل ڈیفنس ایجنسی کو بھی ہے۔ مگر تمہیں جان بوجھ کر اس کا علم نہیں ہونے دیا گیا۔ کیونکہ پرائم منسٹر صاحب کی نظروں میں تم اس قابل نہیں ہو کہ تمہیں اہم منصوبوں کے متعلق بتایا جائے اور یقین کرو مجھے یہ سن کر بے حد غصہ آیا کہ شاگل سیکرٹ سروس کا چیف ہو۔ اور اس قدر غیر اہم کر دیا گیا ہو۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں فون کر کے تم سے ہمدردی کا اظہار کروں"...... عمران نے کہا۔

"ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسا ناممکن ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"اگر تصدیق کر سکتے ہو تو بے شک تصدیق کر لو"...... عمران کی مضحکہ اڑاتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ یقیناً بکواس کر رہا ہے۔ جھوٹ بول رہا ہے"...... شاگل نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان کمرے کے اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں فائلیں تھیں۔

"کیا ہوا باس۔ آپ پریشان ہیں"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس پاکیشیائی عمران کا فون آیا تھا۔ وہ بکواس کر رہا تھا کہ حکومت کافرستان وادی وارنگ میں خفیہ پروجیکٹ بنا رہی ہے۔ اور سیکرٹ

سروس کو جان بوجھ کر اس سے لاعلم رکھا گیا ہے ۔ وہ مجھ سے ہمدردی کر رہا تھا ۔ وہ میرا مذاق اڑا رہا تھا" ...... شاگل نے غصے سے تقریباً چیختے ہوئے کہا ۔

" باس عمران خواہ مخواہ فون کرنے والا آدمی نہیں ہے ۔ یقیناً اس فون کی تہہ میں اس کا کوئی خاص مقصد پنہاں ہو گا" ...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

"خاص مقصد ۔ کیا مطلب" ...... شاگل نے چونک کر پوچھا ۔

" جہاں تک میں جانتا ہوں باس یہ شخص بغیر اپنے مطلب کے منہ سے ہوا تک نہیں نکالتا ۔ یہ انتہائی شاطر آدمی ہے ۔ اس نے اگر آپ کو فون پر یہ بات کہی ہے تو یقیناً اس کے پیچھے اس کا اپنا کوئی مطلب ہو گا" ...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تمہارا مطلب ہے کہ تم اسے مجھ سے زیادہ جانتے ہو ۔ سیکرٹ سروس کا چیف میں ہوں یا تم" ...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا ۔

"آپ ۔ آپ ہیں باس" ...... نوجوان نے سہم کر کہا ۔

"تو پھر تم نے کیسے یہ جرأت کی کہ مجھ سے زیادہ جاننے کا دعویٰ کرو ۔ بولو ۔ جواب دو" ...... شاگل نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا ۔

" آئی ۔ ایم ۔ سوری باس ۔ میں واقعی کچھ نہیں جانتا ۔ آپ سب کچھ جانتے ہیں" ...... نوجوان نے فوراً ہی معافی مانگتے ہوئے کہا ۔

" گڈ تم اچھے آدمی ہو ۔ جسے اپنی کوتاہی کا احساس ہو جائے ۔ اور وہ معافی مانگ لے ۔ وہ اچھا آدمی ہوتا ہے ۔ سمجھے ۔ ٹھیک ہے ۔ بیٹھ جاؤ"

...... شاگل کے چہرے پر یکلخت مسکراہٹ ابھر آئی ۔

" شکریہ باس" ...... نوجوان نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا ۔

" ہاں ۔ اب بتاؤ کہ اس کا کیا مقصد ہو سکتا ہے" ...... شاگل نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا ۔

" باس آپ بہتر جانتے ہیں ۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں" ...... نوجوان نے پہلے کی طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" گولی مارو میرے جاننے یا نہ جاننے کو ۔ جب میں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ تم بتاؤ تو تمہیں بتانا چاہیے بولو ۔ کیا مقصد ہو سکتا ہے اس کا مجھے فون کرنے کا" ...... شاگل نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" باس ۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس طرح وہ اصل بات معلوم کرانا چاہتا ہے ۔ یقیناً اس کے فون کے بعد آپ نے اس بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں ۔ اور اگر واقعی یہ بات درست ہے تو یہ معلومات آپ کو آسانی سے مل جائیں گی" ...... نوجوان نے جواب دیا ۔

" اوہ ۔ اوہ ہاں ۔ بالکل ٹھیک ۔ اوہ تم واقعی ذہین آدمی ہو ۔ کیا نام ہے تمہارا ۔ ناگر ہاں ناگر ہی ہے ناں تمہارا نام" ...... شاگل نے کہا ۔

" یس باس میرا نام ناگر ہے" ...... نوجوان نے جواب دیا ۔

" تمہاری بات درست ہے ناگر اور مجھے خوشی ہے کہ تم جیسا ذہین آدمی میرا اسسٹنٹ ہے ۔ لیکن تم نے یہ کیوں کہا کہ وہ اصل بات معلوم کرنا چاہتا ہے ۔ اس سے تمہارا کیا مطلب ہے ۔ اگر مجھے معلومات مل بھی

جائیں تو کیا تمہارا مطلب ہے کہ میں یہ معلومات اسے پہنچا دوں گا۔ کیا تم مجھے غدار سمجھتے ہو۔ بولو۔ کیوں تم نے یہ کہا۔ اور وہاں تم بیٹھے کیوں ہو سٹینڈ اپ اور جواب دو تم نے یہ جرأت کیسے کی کہ مجھے غدار کہو یا سمجھو۔ بولو جواب دو۔ ورنہ زندہ دفن کر دوں گا"...... شاگل کا ذہن بات کرتے کرتے پٹڑی بدل گیا تھا۔

"باس میرا مطلب تھا کہ آپ کے دفتر میں معلومات پہنچ جانے کے بعد وہ کسی بھی غدار کے ذریعے یہ معلومات حاصل کر سکتا ہے۔

"آپ تو ظاہر ہے چیف ہیں۔ آپ کو تو غدار سمجھنا پورے کافرستان کو غدار سمجھنے کے برابر ہے"...... ناگر نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا وہ اب کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"گڈ تمہاری سوچ اچھی ہے۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ بیٹھو۔ ہاں تمہاری بات درست ہے۔ ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ معلومات مجھے اپنے تک رکھنی چاہئیں۔ کسی کو نہ بتائی جائیں لیکن اگر واقعی یہ سچ ہے تو حکومت نے اسے مجھ سے کیوں چھپایا ہے"...... شاگل ایک بار پھر نارمل ہو چکا تھا۔

"باس اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں کچھ عرض کر دوں"...... ناگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بولو۔ احمق آدمی۔ کیا میں تمہیں ایسا آدمی نظر آ رہا ہوں جو خواہ مخواہ ناراض ہو جاتا ہے۔ بولو"...... شاگل کو شاید ایک بار پھر غصہ آنے لگ گیا تھا۔

"باس آپ بہت بڑے افسر ہیں۔ آپ کو ناراض ہونے کا حق ہے"...... ناگر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اچھا ٹھیک ہے میں ناراض نہیں ہوں گا۔ اب بتاؤ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... شاگل اپنی تعریف سن کر سارا غصہ بھول گیا تھا۔

"باس۔ پرائم منسٹر آفس کا ایک آدمی میرا دوست ہے۔ اس نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ آپ کی بے پناہ ذہانت اور اعلیٰ ترین کارکردگی کی بنا پر چند حاسد پرائم منسٹر صاحب کے سامنے آپ کی شکایات کرتے رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے انہی حاسدوں نے سازش کی ہو۔ اور آپ کو علیحدہ رکھا گیا ہو"...... ناگر واقعی خوشامد کرنے کا فن جانتا تھا۔

"ہاں یہ بات درست ہے۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ تم نے درست تجزیہ کیا ہے۔ لیکن اب یہ بات کیسے معلوم کی جائے کہ کیا واقعی کوئی پروجیکٹ وہاں بنایا بھی جا رہا ہے یا نہیں۔ ایسا ہی نہ ہو کہ عمران نے یہ چکر مجھے اس لئے دیا ہو کہ میں غصے میں آکر پرائم منسٹر صاحب سے بات کروں اور ایسا کوئی اڈہ سرے سے ہی نہ بن رہا ہو۔ اس طرح پرائم منسٹر صاحب مجھے احمق سمجھیں"...... شاگل نے کہا۔

"باس اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس بارے میں معلومات حاصل کروں"...... ناگر نے کہا۔

"تم۔ تم کیسے یہ ٹاپ سیکرٹ معلوم کر سکتے ہو"...... شاگل نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس آپ بہت بڑے افسر ہیں۔ آپ کو ہم جیسے چھوٹے درجے کے

ملازمین کے بارے میں علم کیسے ہو سکتا ہے۔ ہمارے پاس بڑے بڑے راز فائلوں میں بند پڑے ہوتے ہیں اور ہم آسانی سے بک بھی جاتے ہیں"...... ناگر نے اپنی بات ساتھ کرتے ہوئے کہا۔

"بک جاتے ہیں۔ کیا مطلب کیا تم رقم لے کر غداری کرتے ہو"...... شاگل نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"میں اپنی بات نہیں کر رہا باس۔ میں تو آپ کا اسسٹنٹ ہوں میں تو کسی صورت بک نہیں سکتا۔ میں تو پرائم منسٹر آفس کے چھوٹے عملے کی بات کر رہا تھا"...... ناگر نے فوراً ہی پینترہ بدلتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے تم معلوم کرو اور مجھے بتاؤ۔ کہ کیا واقعی ایسا کوئی پروجیکٹ وہاں بن رہا ہے۔ کتنی دیر لگاؤ گے معلوم کرنے میں......" شاگل نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں یہیں آپ کے سامنے فون کر کے چیک کر لوں"...... ناگر نے کہا۔

"ہاں کر لو"...... شاگل نے کہا اور ناگر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائلیں میز پر رکھیں اور اٹھ کر ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس راجندر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ناگر بول رہا ہوں راجندر"...... ناگر نے کہا۔

"اوہ ناگر تم۔ کیسے فون کیا دفتر ٹائم میں"...... دوسری طرف سے

حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تم نے کل رات مجھے بتایا تھا کہ تم جوئے میں دس ہزار روپے ہار گئے ہو۔ اور وہ گینگ جس سے تم نے ادھار لیا تھا وہ تمہارے پیچھے ہے"...... ناگر نے کہا۔

"ہاں تو کیا تم نے اتنی بڑی رقم کا بندوبست کر لیا ہے۔ ویری گڈ تم بہت اچھے دوست ہو"...... راجندر کے لہجے میں یکلخت مسرت چھلکنے لگی تھی۔

"نہ صرف دس ہزار بلکہ میں نے تمہارے لئے بیس ہزار روپے کا بندوبست کیا ہے اور یہ ادھار بھی نہ ہو گا بلکہ یہ رقم تمہاری ملکیت ہو گی۔ لیکن اس کے لئے تمہیں ایک چھوٹا سا کام کرنا ہو گا"...... ناگر نے کہا۔

"اوہ بیس ہزار روپے۔ ویری گڈ۔ کیا کام ہے جلدی بتاؤ......" راجندر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"معمولی سا کام ہے۔ اور تم آسانی سے کر سکتے ہو۔ اور میرے تمہارے علاوہ کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا۔ اور تمہیں بیس ہزار روپے نقد بھی مل جائیں گے"...... ناگر نے کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی کیا کام ہے۔ جلدی بتاؤ میں رقم حاصل کرنے کے لئے بے چین ہوں۔ وہ لوگ مجھے انتہائی خطرناک دھمکیاں دے رہے ہیں"...... راجندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وادی وارنگ میں ایک خفیہ پروجیکٹ بنایا جا رہا ہے۔ جسے ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے۔ تمہارے پاس یقیناً اس کی فائل ہو گی۔ کیونکہ تم

ٹاپ سیکرٹ فائلز کو ہی ڈیل کرتے ہو۔ صرف اتنا بتا دو کہ اس فائل کا کوڈ نمبر کیا ہے اور بیس ہزار روپے تمہارے ہو جائیں گے...... ناگر نے کہا۔

"صرف نمبر ہی بتانا ہے ناں۔ اچھی طرح سن لو کہ فائل کو اوپن نہیں کیا جا سکتا۔ وہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ ہے۔ البتہ نمبر میں بتا سکتا ہوں کیا واقعی مجھے بیس ہزار روپے مل جائیں گے"...... راجندر نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"میں بھی صرف نمبر ہی پوچھ رہا ہوں"...... ناگر نے کہا۔

"اس فائل کا کوڈ نمبر ہے۔ ایس۔ ایس۔ ایم"...... راجندر نے کہا۔

"او۔ کے رات کو تمہیں بیس ہزار روپے مل جائیں گے۔ بے فکر رہو"...... ناگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ صرف نمبر معلوم کرنے سے کیا ہو جائے گا۔ اور ہاں یہ بیس ہزار روپے کون دے گا"...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ فائل کا مطلب ہے کہ واقعی اس پلان کا وجود ہے۔ اور آپ بھی بات کنفرم کرنا چاہتے تھے اور کوڈ نمبر معلوم ہو جانے سے آپ کی معلومات کو کوئی چیلنج نہ کر سکے گا۔ باس بڑے فائدے کے لئے اگر سرکاری طور پر یہ معمولی رقم خرچ کر دی جائے تو اس میں کیا برائی ہے"...... ناگر نے کہا۔

"نہیں۔ میں کوئی رقم خرچ نہیں کر سکتا۔ یہ بے ایمانی ہے۔ اس حرامزادے کو گولی مار دینی چاہیے۔ وہ قرض کی رقم سے جوا کھیلتا ہی کیوں

ہے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی باس"...... ناگر نے منہ لٹکاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو۔ اور سنو اسے بتا دینا کہ یہ نمبر میں نے معلوم کرائے ہیں۔ پھر وہ تم سے رقم نہیں مانگے گا"...... شاگل نے کہا اور ناگر سلام کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ہونہہ...... نانسنس اتنی سی بات کے لئے اسے بیس ہزار روپے دے دوں احمق آدمی"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پرائم منسٹر ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس۔ پرائم منسٹر صاحب سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی"...... شاگل نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں سر"...... چند لمحوں بعد وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔

"یس"...... شاگل نے جواب دیا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر ہلکی سی کلک کے ساتھ ہی پرائم منسٹر کی باوقار آواز سنائی دی۔

"یس مسٹر شاگل کیا بات ہے"...... پرائم منسٹر صاحب نے سپا

لہجے میں کہا۔

"سر...... مجھے ایک اہم اطلاع ملی ہے۔وادی وارنگ میں پروجیکٹ کے متعلق"...... شاگل نے کہا۔

"کیا...... کیا کہہ رہے ہیں آپ"...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر کی آواز بھی حیرت کی شدت سے پھٹ گئی تھی۔

"سر میں درست کہہ رہا ہوں...... میرا مطلب ہے۔ایس۔ایس۔ایم کے متعلق مجھے اطلاع ملی ہے"...... شاگل نے دل ہی دل میں خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اوہ...... یہ کیسے ممکن ہے۔یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے۔آپ تک یہ اطلاع کیسے پہنچ گئی"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"سر آپ نے تو سیکرٹ سروس کو اس سے بے خبر رکھا تھا حالانکہ سر سیکرٹ سروس تو کافرستان کا سب سے فعال ادارہ ہے"...... شاگل نے گلہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ...... یہ بات نہیں مسٹر شاگل۔آپ کے ادارے کی کارکردگی پر ہمیں کوئی شک نہیں ہے۔اصل بات یہ ہے کہ ہم یہ چاہتے تھے کہ چونکہ آپ کی سروس بے حد وسیع ہے۔اس لئے کہیں یہ راز لیک آؤٹ نہ ہو جائے۔اور خصوصی طور پر یہ راز پاکیشیا سے چھپانا چاہتے تھے۔لیکن آپ کو کیسے علم ہوا۔اور اطلاع کیا ہے"...... پرائم منسٹر صاحب نے پوچھا۔

"جناب پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران نے

مجھے فون کر کے خود یہ اطلاع دی ہے کہ وادی وارنگ میں کافرستان جو پروجیکٹ تعمیر کر رہا ہے اسے تباہ کر دیا جائے گا......"اس نے مجھے چیلنج کیا ہے کہ میری سروس جو چاہے کر لے۔وہ اسے ہر صورت میں تباہ کر دے گا۔اور سر یہ کوڈ نام بھی اسی نے مجھے بتایا ہے......"شاگل نے کہا۔

"اوہ۔اوہ ویری بیڈ۔ریئلی ویری بیڈ۔اسی سے تو یہ سب کچھ چھپایا جا رہا تھا اور اسے اس کے متعلق یہ سب تفصیل معلوم ہو گئی حتیٰ کہ کوڈ نام کا بھی علم ہے۔حیرت ہے۔یہ لوگ کیا جادو جانتے ہیں۔یا یہ مافوق الفطرت لوگ ہیں"...... پرائم منسٹر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"سر سیکرٹ ایجنٹوں کا تو کام ہی ایسی خفیہ اطلاعات حاصل کرنا ہوتا ہے۔کہیں نہ کہیں سے راز لیک آؤٹ ہوا ہے تو اس تک اطلاع پہنچی ہے اور اب وہ لازماً اسے تباہ کرنے کے لئے کام کرے گا۔اور سیکرٹ ایجنٹوں کا مقابلہ صرف سیکرٹ ایجنٹ ہی کر سکتے ہیں دوسری ایجنسیاں تو کر ہی نہیں سکتیں اور آپ نے سیکرٹ سروس کو ہی اس سے بے خبر رکھا ہے"...... شاگل بھلا ایسے موقع پر اپنی اہمیت جتانے میں کہاں باز رہ سکتا تھا۔

"لیکن آج تک تو جتنے مشنز میں بھی تمہاری سروس نے اس کا مقابلہ کیا ہے ہمیشہ تمہاری سروس کو شکست کا ہی منہ دیکھنا پڑا......" پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔انہیں شاید شاگل کی بار بار کی شکایت پر غصہ آگیا تھا اور وہ غصہ کی وجہ سے آپ سے تم پر اتر آئے تھے۔

"سر...... شکست و فتح حالات اور سچوئیشن پر مبنی ہوتی ہے۔ضروری

نہیں کہ ہم ہمیشہ ہی شکست کھائیں "...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا

"ہاں ٹھیک ہے...... اور اب اس کے سوا چارہ بھی کیا ہے کہ تمہیں اس سلسلے میں نہ صرف بریف کیا جائے ۔ بلکہ اس سلسلے میں تمہاری سروس سے فائدہ اٹھایا جائے ۔ او ۔ کے میں آج ہی خصوصی میٹنگ بلاؤں گا ۔ اس میں تمہیں بھی شامل کیا جائے گا "...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر نے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ شاگل نے رسیور رکھا تو اس کا چہرہ فتح اور کامرانی سے چمک رہا تھا ۔

" کیسے چت کیا ۔ اب پتہ چلا ہو گا پرائم منسٹر صاحب کو کہ شاگل کی کیا اہمیت ہے "...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھے ہوئے عمران نے ہاتھ بڑھ کر رسیور اٹھالیا ۔

"ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا ۔

" ناٹران بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی ۔

"یس "...... عمران نے جواب دیا ۔

" سر...... اس پروجیکٹ کے بارے میں تفصیلات کا علم ہو گیا ہے "...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا اور عمران چونک کر سیدھا ہو گیا ۔

" کیسے ۔ پوری رپورٹ دو "...... عمران نے کہا ۔

" سر...... آپ نے عمران صاحب کے ذریعے جو چال کھیلی ہے اس کا نتیجہ سو فیصد درست نکلا ۔ عمران صاحب نے شاگل کو فون کر کے اس سے پروجیکٹ کی بات کی ۔ ادھر میں نے اپنے آدمی کو تیار کر دیا تھا اور وہ

آدمی سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں ٹیلیفون ایکسچینج کا انچارج ہے ۔ قانون کے مطابق وہاں سے ہونے والی تمام کالز ٹیپ کی جاتی ہیں ۔ سوائے ڈائریکٹ کالوں کے ۔ بہرحال ایک کال ٹیپ ہو گئی ۔ اس سے پتہ چلا کہ شاگل نے پرائم منسٹر صاحب سے اس سلسلہ میں بات کی ہے ۔ اس ٹیپ کی کاپی میرے پاس پہنچ چکی ہے ۔ اگر آپ حکم دیں تو اسے سنوا دوں یا اگر آپ کہیں تو آپ کو بھجوا دوں " ...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

" سنواؤ " ...... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد ریسیور سے شاگل کی آواز سنائی دی ۔

" سر ...... مجھے ایک اہم اطلاع ملی ہے ۔ وادی وارنگ میں پروجیکٹ کے متعلق " ...... شاگل کہہ رہا تھا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ " ...... پرائم منسٹر کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔ اور پھر شاگل تفصیل بتانے لگا ۔ عمران خاموشی سے ٹیپ سنتا رہا ۔ اور ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو جیسے جیسے آگے بڑھ رہی تھی ۔ عمران کی آنکھوں میں چمک آتی جا رہی تھی ۔

" ہیلو سر ۔ کیا آپ نے ٹیپ سن لیا ہے " ...... ٹیپ کے ختم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ اس کے بعد تم نے کیا کیا ہے " ...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

" سر ۔ میں نے پرائم منسٹر ہاؤس میں ہونے والی اس ٹاپ سیکرٹ میٹنگ کی ٹیپ بھی حاصل کر لی ہے ۔ لیکن اس میں ہمارے مطلب کی

سوائے اس کے اور کوئی بات نہ تھی کہ پرائم منسٹر صاحب نے سیکرٹ سروس ۔ انٹیلی جنس اور ملٹری انٹیلی جنس کو یہ ڈیوٹی سونپ دی کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی صورت بھی وادی وارنگ تک نہ پہنچنے دیں ۔ لیکن اس میٹنگ میں ایک اہم بات سامنے آ گئی کہ اس پلان کی فائل جو پرائم منسٹر ہاؤس کے سپیشل ٹاپ سیکرٹ ریکارڈ روم میں موجود تھی ۔ اس کا کوڈ نمبر معلوم ہو گیا ۔ یہ وہی کوڈ نمبر تھا جناب جو شاگل نے پرائم منسٹر صاحب کو بتایا تھا ۔ یعنی ایس ۔ ایس ۔ ایم چنانچہ میں نے اس فائل کی کاپی حاصل کرنے کے لئے کام شروع کر دیا ۔ اور سر میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں ۔ میں نے اس فائل کی مائیکرو فلم کاپی حاصل کر لی ہے ۔ جس میں اس اڈے کے بارے میں مکمل تفصیلات موجود ہیں " ...... ناٹران نے کہا۔

" گڈ شو ناٹران ...... تمہاری کارکردگی واقعی قابل داد ہے ...... " عمران نے بے اختیار کہا۔

" آپ کے یہ الفاظ میرے لئے اعزاز ہیں سر " ...... ناٹران کی آواز سنائی دی اور عمران مسکرا دیا۔

" وہ کاپی فوراً بھجوا دو " ...... عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ میں نے سپیشل سروس کے ذریعے اسے پہلے ہی بھجوا دیا ہے " ...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس علاقے وادی وارنگ کے جغرافیائی نقشے کی کاپی کافرستان کے جغرافیکل سروے آفس سے حاصل کر کے فوراً بھجوا دو " ۔ عمران نے اسے

ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے بغیر کچھ کہے ریسیور رکھ دیا۔

"تو آپ کی یہ چال آخر کار رنگ لے ہی آئی"...... سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاگل کی طبیعت کا مجھے اچھی طرح اندازہ ہے۔ اس لئے جب کیپٹن شکیل کے لائے ہوئے اس کافرستانی ایجنٹ نے بتایا کہ اس کا تعلق سپیشل ڈیفنس ایجنسی سے ہے اور اس کے ذمہ یہاں یہ کام ہے کہ وہ کافرستانی حکومت کے وادی وارنگ میں مکمل ہونے والے پروجیکٹ کے بارے میں اس بات کی نگرانی کرے کہ یہاں کسی کو اس کے بارے میں علم تو نہیں ہوا۔ تو میں فوراً ہی ساری بات سمجھ گیا۔ سپیشل ڈیفنس ایجنسی کے دائرہ کار میں یہ کام آتا ہی نہیں ہے۔ یہ کام سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں آتا ہے اور سیکرٹ سروس کی بجائے یہ کام سپیشل ڈیفنس ایجنسی کے ذمے ڈالنے کا صاف مطلب ہے کہ کافرستانی حکومت نے اس پروجیکٹ سے سیکرٹ سروس کو باہر رکھا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے اقدام کی توجیہہ بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ پروجیکٹ یقیناً اس قدر اہم ہوگا کہ اس کی سیکورٹی کے لئے غیر معمولی اقدامات کئے گئے ہیں۔ لیکن شوگران والوں کا جواب تو نفی میں تھا۔ اس کی کیا وجہ"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سائنسی طور پر شاید اس کا توڑ پہلے ہی کر دیا گیا ہو کہ لانگ شارٹ

ٹرانسفر سسٹم بھی اسے چیک نہ کر سکے اور کیا کہا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ ظاہر ہے اس کے سوا اور سوچا بھی کیا جا سکتا تھا۔ شوگران سیکرٹ سروس کے چیف نے یہی اطلاع دی تھی کہ وادی وارنگ کو عمران کے بتائے ہوئے سسٹم سے چیک کیا گیا ہے۔ وہاں کسی قسم کا کوئی پروجیکٹ موجود نہیں ہے...... اسی لئے بلیک زیرو نے پوچھا تھا

"اب مزید بات چیت تو ناٹران کی طرف سے فلم آنے کے بعد ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے فی الحال میں فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ اگر کوئی اہم بات ہو تو مجھے وہاں رنگ کر لینا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

شاگل نے کار پورچ میں روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ کوٹھی کے برآمدے میں دو مسلح افراد موجود تھے۔ جنہوں نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا۔

"کاشی پہنچ گئی ہے"...... شاگل نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھ

"یس سر۔ مادام کاشی ابھی چند لمحے پہلے تشریف لائی ہیں......" اس آدمی نے جواب دیا اور شاگل سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ یہ ریکھا کا ہیڈ کوار تھا۔ ریکھا جس نے پہلے شاگل سے ہٹ کر پاور ایجنسی بنائی تھی۔ عمران کے ساتھ ایک مشن میں اس کی پاور ایجنسی کے سارے ارکان مارے گئے اور اس مشن میں حالات ایسے پیش آئے کہ ریکھا نے دوبارہ سیکرٹ سروس میں شامل ہونے اور شاگل کی سربراہی قبول کرنے پر آمادگی ظاہ کر دی۔ اس طرح ریکھا دوبارہ سیکرٹ سروس میں آ گئی۔ لیکن اس ک

فطرت کے پیش نظر یہ انتظام کیا گیا تھا کہ اسے علیحدہ شعبہ اور ہیڈ کوارٹر بنا کر دے دیا گیا۔ گو وہ انتظامی طور پر شاگل کی ماتحت تھی لیکن باقی ہر لحاظ سے وہ آزادانہ کام کرتی تھی ریکھا چونکہ انٹیلی جنس چیف دکرم کی بیٹی تھی اور پرائم منسٹر اس کی فیور کرتے تھے۔ اس لئے اس کے لئے یہ خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔ ریکھا کے پاور ایجنسی میں چلے جانے کے بعد شاگل نے ایک نئی اسسٹنٹ کاشی اپنے ساتھ رکھ لی تھی۔ لیکن اس مشن میں جس کا کوڈ نام "سار تو مشن" تھا۔ کاشی شاگل کے گھڑی تولہ اور گھڑی ماشہ رویے سے اس قدر خوفزدہ ہوئی تھی کہ اس نے صدر مملکت کو کہلوا کر اپنے آپ کو شاگل کا اسسٹنٹ ہونے کی بجائے ریکھا کا اسسٹنٹ بنوا لیا تھا۔ اور اب ریکھا اور کاشی دونوں اکٹھی کام کرتی تھیں پرائم منسٹر نے ایس۔ ایس پلان پر خصوصی میٹنگ کے دوران سیکرٹ سروس کے ذمے یہ ڈیوٹی لگا دی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہر قیمت پر ایس۔ ایس پلان کو بچائے اور اس سلسلے میں پرائم منسٹر نے خصوصی طور پر شاگل کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ریکھا کو اس مشن میں اہمیت دے۔ اس لئے پرائم منسٹر ہاؤس کی میٹنگ کے بعد شاگل نے فون پر ریکھا سے اس معاملے میں تفصیلی بات کی اور ریکھا ہی کی تجویز پر وہ اس وقت اس کے ہیڈ کوارٹر پہنچا تھا کاشی کسی مشن پر دارالحکومت سے باہر گئی ہوئی تھی اور ریکھا نے بتایا تھا کہ اس نے کاشی کو فوری طور پر واپس طلب کر لیا ہے۔ کیونکہ ریکھا کاشی کی صلاحیتوں کی بڑی مداح تھی۔ یہی وجہ تھی کہ شاگل نے ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی کاشی کی آمد کے بارے میں پوچھا تھا۔

شاگل نے ریکھا کے مرکزی دفتر کا بند دروازہ دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ریکھا اور کاشی دونوں موجود تھیں۔

"خوش آمدید باس" ...... ان دونوں نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ...... ویسے ریکھا تم نے دفتر تو بہت خوبصورت بنایا ہے بالکل اپنی طرح" ...... شاگل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ آپ کا حسن ظن ہے باس تشریف رکھیے" ...... ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا اور شاگل کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس حقیقت یہ ہے کہ مجھے یہ سن کر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ ایک بار پھر ہمارا ٹکراؤ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو رہا ہے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں سے گن گن کر بدلے لوں گی" ...... ریکھا نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا

"اگر تمہیں گنتی یاد رہ گئی تو" ...... شاگل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ریکھا چونک پڑی۔

"گنتی یاد رہ گئی ...... کیا مطلب باس" ...... ریکھا نے حیران ہو کر پوچھا

"جس بلا کا نام عمران ہے۔ اس کے سامنے واقعی گنتی بھول جاتی ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو یہ بات تو میں نے مذاق میں کہہ دی تھی۔ اس بار میں نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ایس۔ ایس پلان کے خاتمے کے لئے آئے تو کسی صورت اور کسی قیمت پر زندہ بچ کر نہ

جائیں گے" ...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ریکھا اور کاشی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"وہ نقشہ اٹھا لاؤ کاشی۔ تاکہ اس مشن کی تفصیلات طے کر لی جائیں" ...... ریکھا نے کاشی سے کہا اور کاشی سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور ایک سائیڈ پر پڑی میز کی طرف بڑھ گئی۔ جس پر ایک رول شدہ نقشہ موجود تھا اس نے وہ رول اٹھایا اور اسے لا کر میز پر پھیلا دیا۔ جس کے گرد شاگل اور ریکھا بیٹھے ہوئے تھے۔

"میں نے اس پر ضروری نشانات پہلے ہی لگا دیئے ہیں باس" ...... ریکھا نے کہا اور شاگل سر ہلاتے ہوئے نقشے پر جھک گیا۔

"یہ دیکھئے باس ...... یہ ہے وارنگ نامی پہاڑی جہاں یہ پروجیکٹ تعمیر کیا جا رہا ہے" ...... ریکھا نے نقشے کے درمیان ایک جگہ اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہاں سرخ رنگ کا دائرہ پہلے ہی موجود تھا۔

"اور یہ وادی ...... یہاں ہر طرف پہاڑیوں پر ہیلی کاپٹر شکن جدید ترین میزائل فٹ ہیں اور یہاں پوری وادی کو چیک کرنے کے لئے بھی انتظامات موجود ہیں" ...... ریکھا نے کہا۔ اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں نے نقشہ دیکھا ہے باس ...... آخر یہ لوگ یہاں پہنچیں گے کیسے۔ ہیلی کاپٹر نہیں پہنچ سکتے کہ اسے فضا میں ہی ہٹ کر دیا جائے گا۔ ایک طرف کافرستانی سرحد ہے۔ ادھر سے راستہ ہی نہیں ہے اور پہاڑیاں انتہائی دشوار گزار ہیں۔ ہر طرف برفانی گلیشیر موجود ہیں۔ یہاں درجہ

حرارت اس قدر سرد ہوتا ہے کہ سوائے مخصوص لباس کے عام لباس میں ملبوس آدمی ایک لمحے کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ رہ جاتا ہے وادی مشکبار کی طرف سے راستہ تو ادھر کافرستانی فوج کے اڈے موجود ہیں۔ یہاں قدم قدم پر کافرستانی فوج پھیلی ہوئی ہے۔ یہاں سے وہ کسی صورت داخل نہیں ہو سکتے اور اگر کسی طرح ہو بھی جائیں تب بھی ادھر سے وارنگ پہنچنے کا راستہ اس قدر طویل اور دشوار گزار ہے کہ یہاں تک پہنچنا ہی محال ہے۔ کوئی راستہ نہیں اور جیسے جیسے وادی بلند ہوتی جاتی ہے۔ سردی کی شدت میں بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے میرے خیال میں باس۔ عمران اور اس کے ساتھی اس مشن پر آئیں گے ہی نہیں"...... کاشی نے کہا۔

"وہ شیطان ہے...... وہ ضرور کوئی ایسا راستہ تلاش کر لے گا جس کا ہمیں تصور تک بھی نہ ہوگا"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس میں نے اس پر بہت گہرائی میں سوچا ہے۔ میں نے اپنے آپ کو عمران کی جگہ رکھ کر سوچا ہے۔ کہ اگر عمران کی جگہ مجھے یہ مشن مکمل کرنا ہوتا تو میں کیا کرتی۔ میرے سامنے کئی صورتیں آئی ہیں۔ یہ بات تو طے ہے کہ سوائے مخصوص قسم کے ہیلی کاپٹرز جسے بوما ہیلی کاپٹر کہتے ہیں اور کوئی ہیلی کاپٹر یہاں پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اور بوما ہیلی کاپٹر اس فوج کے پاس بھی نہیں ہیں جو وادی مشکبار میں موجود ہے۔ اس لئے وہاں سے تو یہ لوگ آ ہی نہیں سکتے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کافرستانی چھاؤنی "اوچوک"

سے بوما ہیلی کاپٹر حاصل کریں اور ملٹری انٹیلی جنس یا کسی بھی روپ میں اس پر سوار ہو کر وارنگ پہنچ جائیں۔ لیکن اب ایسا بھی ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ پرائم منسٹر میٹنگ میں یہ بات بتائی جا چکی ہے کہ پروجیکٹ کی تمام مشینری وہاں پہنچ چکی ہے۔ اور اب وہاں کوئی بوما ہیلی کاپٹر نہیں جائے گا۔ دوسری بات یہ کہ اس پروجیکٹ کو مکمل ہونے میں صرف ڈیڑھ ہفتہ چاہیے۔ اور ہمارے ذمے بھی یہی ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ ہم پاکیشیائی سیکرٹ سروس کو صرف ڈیڑھ ہفتے تک پروجیکٹ کے قریب نہ آنے دیں اس کے بعد اس پروجیکٹ سے مخصوص کام لے لیا جائے گا۔ اس طرح جس مقصد کے لئے یہ پروجیکٹ تیار کیا جا رہا ہے وہ مکمل ہو جائے گا۔ اس لئے یہ بات اصولی طور پر طے کر لی گئی ہے کہ پروجیکٹ کی تکمیل تک اس پوری وادی پر کوئی بوما ہیلی کاپٹر کسی صورت میں بھی پرواز نہ کرے گا۔ اور اگر کوئی پرواز کرے تو اسے بغیر وارننگ دیئے تباہ کر دیا جائے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس مشن میں واقعی کامیاب نہیں ہو سکتے"...... ریکھا نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم کچھ نہ کریں اور خاموشی سے بیٹھ جائیں"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا یہ مقصد نہیں ہے باس...... بلکہ میں نے اس کے لئے ایک اور تجویز سوچی ہے کہ ہم بجائے عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کرنے کے کیوں نہ عمران کی نگرانی کرائیں وہ جو راستہ بھی اختیار کرے ہم اس کی پہلے سے پیش بندی کر لیں یا ہم کوئی ایسا مشن جا کر پاکیشیا میں شروع

کر دیں کہ عمران اور اس کے ساتھی اس میں الجھ جائیں اور اس طرح ڈیڑھ ہفتہ گزر جائے"...... ریکھا نے کہا۔

"نگرانی تو ہو رہی ہے۔ لیکن اس بات کو وہ بھی اچھی طرح سمجھتا ہوگا کہ اس کی نگرانی کی جا سکتی ہے اور نگرانی کرنے والے چاہے لاکھ ہوشیار ہوں انہیں ڈاج دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ اس لئے یہ سوچ ہی فضول ہے۔ رہی تمہاری دوسری بات۔ تو اسے بھی ذہن سے نکال دو۔ بلکہ اس سے الٹا ہم پھنس جائیں گے۔ وہ اپنے گروپ کو ہمارے ساتھ الجھا کر خود یہاں پہنچ جائے گا۔ اور اس طرح اسے میدان صاف مل جائے گا"...... شاگل نے ریکھا کی دونوں تجویزیں فوری طور پر مسترد کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ بتائیں باس کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے"...... ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اس وادی وارنگ میں کسی ایسی جگہ مورچہ لگانا ہوگا جہاں سے پہاڑی وارنگ پر جانے کے لئے لازماً گزرنا پڑتا ہو۔ چاہے کسی ہیلی کاپٹر پر سفر کیا جائے یا کسی دوسری سواری پر...... وہاں ہم عمران اور اس کے ساتھیوں پر موت وارد کرنے کا ہمہ قسم سامان اپنے پاس رکھیں گے۔ اس کے علاوہ کافرستان کی سرحد کی طرف ہمارے آدمی نگرانی کریں گے اور وادی مشکبار کی طرف بھی۔ اور ہمارا ان سے مسلسل رابطہ رہے گا۔ یہ لوگ جس روپ میں بھی آئیں جس ذریعے سے بھی آئیں ہمیں بہرحال اس کی اطلاع مل جائے گی اور اگر نہ بھی ملے تو یہ اس راستے سے بہرحال

گزرنے پر مجبور ہوں گے جہاں ہم ان کے استقبال کے لئے موجود ہوں گے"...... شاگل نے واقعی انتہائی ذہانت آمیز پلاننگ پیش کر دی۔

"ویری گڈ باس...... واقعی آپ کی ذہانت قابل داد ہے۔ لیکن اس میں اصل مسئلہ اس جگہ کا انتخاب اور فوری طور پر وہاں سامان کی ترسیل وغیرہ ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"اس کا انتظام ہو جائے گا...... سیکرٹ سروس اب اتنی بھی بے اختیار نہیں ہے کہ اس قدر معمولی بندوبست نہ کر سکے"...... شاگل نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"باس اس میں اگر اتنی ترمیم کر لی جائے تو زیادہ بہتر نہ ہوگا کہ وہاں دو علیحدہ علیحدہ مورچے بنائے جائیں ایک میں مادام ریکھا اور میں اور دوسرے میں آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہوں۔ اور ہمارا آپس میں رابطہ رہے اس طرح اگر یہ لوگ ایک مورچے پر حملہ کریں تو دوسرا مورچہ آسانی سے اس کی مدد بھی کر سکے گا۔ اور ان کا خاتمہ بھی کر دے گا"...... کاشی نے کہا۔

"ہاں یہ اچھی تجویز ہے۔ او کے...... تم لوگ تیاری کرو۔ وہاں تم دونوں کے علاوہ صرف چار افراد مزید جائیں گے۔ ان کا انتخاب تم نے خود کرنا ہے۔ کل صبح روانگی ہو جائے گی۔ میں آج رات تک تمام انتظامات مکمل کر لوں گا"...... شاگل نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یس باس"...... ان دونوں نے بھی کرسیوں سے اٹھتے ہوئے کہا اور شاگل سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کیسا پروجیکٹ ہے عمران صاحب مجھے تو اس کی سمجھ ہی نہیں آئی"
بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"انتہائی خطرناک پروجیکٹ ہے بلیک زیرو۔ انتہائی خطرناک.... جس کسی نے بھی اس کی منصوبہ بندی کی ہے۔ وہ شخص انتہائی ذہین بلکہ شاطرانہ حد تک ذہین آدمی ہے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا

"لیکن پروجیکٹ ہے کیا۔ کچھ مجھے بھی تو بتائیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ ویسے تو خالصتاً سائنسی پروجیکٹ ہے۔ اس کے مطابق جس ریج میں یہ لوگ چاہیں فائر بلاک کر سکتے ہیں"....... عمران نے کہا

"فائر بلاک۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا

اس پروجیکٹ سے نکلنے والی مخصوص قسم کی ریز فضا میں ایک

مخصوص حد تک پھیل کر اس سارے علاقے میں موجود ہر قسم کے اسلحے کو جام کر سکتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں جہاں یہ ریز جنہیں ایس ایس ریز کہا جاتا ہے۔ موجود ہوں گی وہاں بارود سے بنا ہوا کوئی اسلحہ اس وقت تک کام نہ کر سکے گا جب تک یہ ریز موجود رہیں گی سوائے اس اسلحے کے جس میں ان ریز کا انٹی آلہ موجود ہوگا۔ اور فائل میں اس کا مقصد بھی درج ہے کہ وادی مشکبار میں ان تمام آبادیوں میں جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے ان ریز کو مستقل طور پر پھیلا دیا جائے گا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہاں مجاہدین کے پاس جو اسلحہ بھی ہوگا۔ وہ بیکار ہو جائے گا اور اس طرح گھر گھر کی تلاشی بھی لی جا سکتی ہے اور اسلحہ اکٹھا بھی کیا جا سکتا اور مقابلہ بھی نہ کیا جا سکے گا۔ اس طرح وادی مشکبار میں مشکباری اپنی آزادی کے لئے جو جنگ لڑ رہے ہیں۔ وہ اپنی موت آپ مر جائے گی"....... عمران نے کہا

"یہ تو عمران صاحب وہی ریز ہوئیں جو اس سے پہلے کافرستان نے سارتو پہاڑی میں بنائی جانے والی لیبارٹری میں تیار کرنی تھیں جنہیں میگنٹ ویز یا ایم۔ وی کہا جاتا تھا۔ اور جسے آپ نے سارتو مشن میں تباہ کر دیا تھا"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"نہیں وہ بہت بڑا منصوبہ تھا وہ ویز بظاہر یہی تھیں۔ ان کے اثرات صرف بارودی اسلحے پر نہیں بلکہ ہر قسم کا اسلحہ جس میں شعاعی اسلحہ۔ گیس پر مبنی اسلحہ حتاکہ اس کے اثرات۔ پٹرول۔ ڈیزل اور توانائی بنانے کے کام آنے والی ہر چیز پر پڑتے تھے۔ اس طرح ہر چیز ساکت ہو جاتی تھی۔

تمہیں یاد ہو گا کہ انہوں نے اس کا تجربہ اپنی ایک چھاؤنی میں کیا تھا۔ یہ اس سے مختلف چیز ہے۔ یہ ریز ہیں انہیں یہودی سائنسدانوں نے ایجاد کیا ہے اور وہ اسے فلسطینی آبادیوں میں تلاشی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس سے صرف بارودی اسلحہ بلاک ہو جاتا ہے اور وہ بھی صرف ایک مخصوص وقت کے لئے۔ اور ان شعاعوں کے ساتھ مجبوری یہ ہے کہ یہ شعاعیں زیادہ وسیع رینج تک فائر نہیں کی جا سکتیں۔ میرا مطلب ہے کہ کافرستان انہیں پورے پاکیشیا کے لئے استعمال نہیں کر سکتا۔ زیادہ سے زیادہ کچھ حد تک استعمال ہو سکتی ہیں۔ البتہ وادی مشکبار اس کی رینج میں آ سکتی ہے۔ چنانچہ اس لئے انہوں نے وادی مشکبار کے لئے اسے استعمال کرنے کا پلان بنایا ہے۔ اور یقیناً اس پروجیکٹ پر یہودی سائنسدان کام کر رہے ہوں گے“...... عمران نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تنویر کے لئے مشن سامنے آ ہی گیا“...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہاں یہ واقعی تنویر کے مطلب کا مشن ہے...... اگر اس نے اس مشن کو مکمل نہ کیا تو پھر پوری وادی مشکبار میں لڑی جانے والی تحریک آزادی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور تم جانتے ہو کہ اگر اس بار مشکباری خاموش ہو گئے یا کر دیئے گئے تو پھر وادی مشکبار کو کافرستانیوں کے چنگل سے آزادی یقیناً ناممکن ہو کر رہ جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”ایک تو یہ بین الاقوامی مجبوری موجود ہے کہ پاکیشیا براہ راست مشکباریوں کی امداد نہیں کر سکتا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہمارا یہ مشن مشکباریوں کی براہ راست امداد کے زمرے میں نہیں آتا۔ اور یہ مشن ایسا ہے کہ شاید مشکباریوں کو اس کی خبر تک نہ ہو سکے گی کہ ان کی تحریک آزادی پر منڈلانے والے انتہائی بھیانک خطرے کو پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اپنی جانوں پر کھیل کر دور کر دیا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”آپ نے اس مشن پر کام کرنے کے لئے یقیناً کوئی منصوبہ بندی تو کی ہو گی“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ہاں۔ لیکن صورت حال بے حد سنجیدہ ہے۔ میں نے ناٹران کے بھیجے ہوئے وادی وارنگ کے جغرافیکل نقشے کو بڑے غور سے چیک کیا ہے۔ اس بار کافرستان والوں نے اپنے اس مشن کے تحفظ کے لئے واقعی ایسی پلاننگ کی ہے کہ اس تک پہنچنا ہی محال کر دیا ہے“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب...... وادی وارنگ تو غیر آباد وادی ہے۔ وہاں تو شاید کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہو سکتی“...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا

”نقشہ لے آؤ۔ میں تمہیں بتاتا ہوں شاید تم کوئی راہ سوچ لو“...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو کرسی سے اٹھا اور اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک نقشہ لا کر عمران کے سامنے پھیلا دیا۔

”یہ دیکھو...... یہ ہے وہ پہاڑی وارنگ جس پر کہیں یہ خفیہ پروجیکٹ تیار کیا جا رہا ہے۔ اور فائل کے مطابق اس کے چاروں طرف پہاڑیوں پر حفاظتی چوکیاں قائم کی گئی ہیں۔ جہاں سے نہ صرف یہ پہاڑی

بلکہ ارد گرد کے سارے علاقے کو چیک کیا جا سکتا ہے ۔ یہ جگہ اس قدر بلند ہے کہ وہاں سوائے مخصوص قسم کے ہیلی کاپٹرز کے عام ہیلی کاپٹر پہنچ ہی نہیں سکتے ۔ پھر یہ علاقہ اس قدر سرد ہے کہ خصوصی لباسوں کے علاوہ وہاں زندہ رہنے کا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ کسی بھی سواری پر وہاں جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے ۔ سوائے ہیلی کاپٹرز کے ...... اور پرائم منسٹر میٹنگ کی جو ٹیپ ناٹران نے بھجوائی ہے وہاں ہر قسم کی ہیلی کاپٹر پرواز پر مکمل پابندی لگا دی گئی ہے ۔ اگر کوئی ہیلی کاپٹر فضا میں نظر آئے تو اسے بغیر کسی وارننگ کے تباہ کر دیا جائے گا ۔ اس وادی کے ایک طرف کافرستان کی سرحد ہے ۔ وہ اس قدر دشوار گزار اور بلند ہے کہ وہاں سے کسی صورت بھی وادی میں داخل نہیں ہوا جا سکتا ۔ دوسری طرف وادی مشکبار سے اندر داخل تو ہوا جا سکتا ہے لیکن ایک خاص حد تک اس کے بعد راستے ختم ہو جاتے ہیں اور سردی اور برف اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ سفر کیا ہی نہیں جا سکتا ۔ اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ناٹران نے کال کر کے یہ بھی بتا دیا ہے کہ شاگل ، ریکھا ، کاشی دوسرے ساتھیوں کے ساتھ خصوصی ہیلی کاپٹرز پر وہاں پہنچ گیا ہے ۔ اور انہوں نے وہاں باقاعدہ مورچہ بندی کر لی ہے اور پرائم منسٹر میٹنگ کی ٹیپ سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ہمارے پاس وقت بھی صرف ڈیڑھ ہفتے کا ہے ۔ ڈیڑھ ہفتے بعد پروجیکٹ مکمل ہو کر کام شروع کر دے گا ۔ اور اس کے بعد نہ صرف وادی مشکبار پر بلکہ اس پہاڑی کے ارد گرد بھی یہ مخصوص ریز پھیلا دی جائیں گی ۔ اس طرح وہاں بارودی اسلحہ کام ہی نہ کر سکے گا ۔ اور پھر اس پروجیکٹ کو

کسی طرح بھی تباہ نہ کیا جا سکے گا ۔ پروجیکٹ لیبارٹری کی تعمیر اس طرح کی گئی ہے کہ یہ چاروں طرف سے برفانی گلیشیروں میں دبی ہوئی ہے اور اس پر اگر ایٹم بم بھی مار دیا جائے تب بھی اسے تباہ نہیں کیا جا سکتا ۔ اور پروجیکٹ کو مکمل طور پر سیل کر دیا گیا ہے ۔ اس کے اندر نہ کوئی جا سکتا ہے اور نہ کوئی باہر آ سکتا ہے ۔ اب بتاؤ کہ یہ پروجیکٹ کیسے تباہ کیا جائے ...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی اسے تو فول پروف انداز میں محفوظ کر دیا گیا ہے اور وقت بھی بے حد کم ہے" ...... بلیک زیرو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہم نے وادی مشکبار کی تحریک آزادی کے خلاف کافرستان کی اس سازش کا بہر حال خاتمہ بھی کرنا ہے ۔ یہ بھی انتہائی ضروری ہے" عمران نے کہا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے" ...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میری بات چھوڑو ...... تم سیکرٹ سروس کے چیف ہو تم بتاؤ کہ کس طرح اس پروجیکٹ کو تباہ کیا جائے" ...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر کے لئے بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔

"اگر کافرستان کے کسی اعلیٰ ترین فوجی یا سول حاکم کو اغوا کر لیا جائے اور اس کے میک اپ میں وہاں پہنچا جائے ۔ تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"صرف پرائم منسٹر وہاں جا سکتا ہے ۔ اور تم جانتے ہو کہ کسی ملک

کے پرائم منسٹر کو اغوا کرنا اور اس کی جگہ لینا ناممکن ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ملٹری انٹیلی جنس کا چیف یا پھر سپیشل ڈیفنس ایجنسی کا چیف وہ تو وہاں جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم نے شاید پرائم منسٹر میٹنگ کی ٹیپ توجہ سے نہیں سنی اس میں اس کا جواب موجود ہے۔ کہ جب تک پروجیکٹ مکمل نہیں ہوتا سوائے سیکرٹ سروس کے اور کوئی ایجنسی یا اس کا چیف ادھر کا رخ نہیں کر سکتا اور شاگل اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ بھی گیا ہے۔ ورنہ تو ہم شاگل اور اس کے ساتھیوں کے روپ میں وہاں پہنچنے کی کوشش کرتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کے سوا اور کیا طریقہ ہو سکتا ہے۔ میرا تو ذہن جواب دے گیا ہے"...... آخر کار بلیک زیرو نے بے بسی سے جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔

"صرف ایک پوائنٹ تم چھوڑ گئے ہو۔ اور وہی قابل عمل ہو سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کونسا پوائنٹ"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"اس پروجیکٹ میں کام کرنے والے یہودی سائنسدانوں والا۔ فرض کرو کہ کوئی یہودی سائنسدان اسرائیلی حکومت کی طرف سے اس پروجیکٹ میں کسی بھی مشین کو چیک کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے تو کیا کافرستان والے اسے روک لیں گے"...... عمران نے کہا

"آپ کی بات صرف مفروضے پر مبنی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں سرے سے یہودی کام ہی نہ کر رہے ہوں اور اگر کر بھی رہے ہوں تو کافرستانی پرائم منسٹر یقیناً پہلے اسرائیلی حکومت سے اس سائنسدان کے بارے میں مکمل تصدیق کرائے گا۔ پھر اسے اجازت دی جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"گڈ...... میں یہ پوائنٹ اسی لئے سامنے لایا تھا کہ میں تمہارے ذہن کے دوسرے رخ پر جائزہ لینا چاہتا تھا۔ تم نے واقعی درست تجزیہ کیا ہے یہ پوائنٹ ناقابل عمل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا سوچا جا سکتا ہے۔ اور سوچنے کے لئے ہمارے پاس وقت بھی نہیں ہے۔ اگر ہم صرف سوچتے رہے تو پھر ڈیڑھ ہفتے کے اندر اس مشن کو مکمل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ایک ہی راستہ ہے کہ ہم یہاں سے کافرستان پہنچ جائیں۔ وادی وارنگ کے بعد جو کافرستانی سرحد ہے وہاں ایک فوجی چھاؤنی موجود ہے۔ جس میں بوماہیلی کاپٹر بھی موجود ہے۔ وہاں سے ایک بڑا بوماہیلی کاپٹر اغوا کر کے مخصوص لباسوں میں ہم جس قدر اس پہاڑی کے قریب اتر سکتے ہیں اتر جائیں۔ اور پھر جیسے ہی حالات ہوں گے ویسا ہی لائحہ عمل طے کر لیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ تو صریحاً خودکشی ہے۔ آپ کا ہیلی کاپٹر تو فضا میں ہی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ یا وہاں برف میں آپ کو مارک کر کے ختم کیا جا سکتا ہے"......

بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ایسا ہے تو سہی ...... لیکن اب اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ ارے ایک منٹ۔ اوہ یہ راستہ اپنایا جا سکتا ہے۔ ایک منٹ میں ابھی آتا ہوں" ...... عمران نے چونک کر کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے قدم بڑھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو لائبریری کی طرف جاتا تھا۔ اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب عمران واپس آیا تو اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ طاری تھی

"آپ کسی راستے کی بات کر رہے تھے" ...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"وادی وارنگ کے شمال مشرقی حصے میں ایک اور وادی ہے جس کا نام کاپلو ہے ...... یہاں کاپلو قبیلے کے لوگ رہتے ہیں۔ یہ وادی اس علاقے کے قدیم باشندوں پر مشتمل ہے۔ اور تم حیران ہو گے کہ یہاں کے رہنے والے لوگ صدیوں سے اس انتہائی سرد ترین ماحول میں رہتے چلے آ رہے ہیں۔ اور وہ انہی علاقوں میں سفر بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ نہ ان کے پاس مخصوص لباس ہوتے ہیں۔ اور نہ ہیں جیپیں اور ہیلی کاپٹر۔ مجھے اچانک ایک سیاح کے سفرنامے کا خیال آگیا تھا جو وہاں رہ کر آیا تھا اور اس نے کاپلو قبیلے کے متعلق یہ کتاب لکھی تھی۔ اس سیاح کے مطابق یہ لوگ پوری دنیا سے کٹ کر رہتے ہیں۔ ان کا اوڑھنا بچھونا برف ہے۔ بالکل قطب شمالی کے رہنے والے اسکیمو قبائل کی طرح۔ اور چونکہ یہ لوگ وہاں صدیوں سے رہ رہے ہیں۔ اس لئے یقیناً وہ ایسے راستے جانتے

ہوں گے جن کے ذریعے اس پروجیکٹ تک پہنچا جا سکتا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے سوچا کہ اس کتاب کو ایک بار پھر پڑھ لیا جائے۔ کیونکہ اگر ہم کاپلو قبیلے کی مدد حاصل کر سکیں تو ہم اس پروجیکٹ کی تباہی کا سامان کر سکتے ہیں" ...... عمران نے کہا۔

"پھر" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کتاب تو میں نے پڑھ لی ہے۔ لیکن اصل مسئلہ اس آبادی کو تلاش کرنا ہے۔ کیونکہ یہ برف کے اندر ہی رہتے ہیں۔ باہر سے یا اوپر فضا سے تو کسی طرح بھی انہیں چیک نہیں کیا جا سکتا۔ ان سے قریب ترین موجود آبادی۔ وادی مشکبار کی آبادی روندو ہے۔ ہمیں پہلے روندو جانا ہو گا اور وہاں سے مدد حاصل کرنی ہو گی۔ وہ لوگ لازماً کاپلو قبیلے اور اس کی آبادی کے بارے میں جانتے ہوں گے" ...... عمران نے کہا۔

"ہاں یہ راستہ البتہ قابل عمل ہو سکتا ہے۔ لیکن عمران صاحب اس پروجیکٹ کو ظاہر ہے عام بموں سے تو تباہ نہ کیا جا سکے گا۔ اس کے لئے تو مخصوص اسلحہ چاہیے۔ اس کا کیا ہو گا" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے سرداور سے ملنا پڑے گا۔ کیونکہ ہیوی اسلحہ تو وہاں لے جایا نہیں جا سکتا۔ ایسا اسلحہ چاہیے جو وزن میں ہلکا اور حجم میں چھوٹا ہو اور بے پناہ طاقت کا حامل ہو تب ہی کام بن سکے گا او۔کے ...... تم ایسا کرو کہ جولیا۔ تنویر۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کو مشن کے لئے تیار رہنے کا کہہ دو۔ میں انتظامات مکمل ہوتے ہی انہیں خود ہی ساتھ لے لوں گا" ...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا تو خیال ہے آپ پوری ٹیم کو لے جائیں ۔ وہاں نجانے کیسے حالات پیش آئیں" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ...... زیادہ افراد کا جانا مناسب نہیں ہے ۔ جولیا کو بھی اس لئے ساتھ لے جا رہا ہوں کہ وہ سیاح جس نے کالپو کے بارے میں سفرنامہ لکھا تھا ۔ ایک یورپین خاتون تھی ۔ اور اس نے لکھا ہے کہ کالپو عورت کی بے حد عزت کرتے ہیں ۔ وہ اسے دیوی کا اوتار سمجھتے ہیں" ...... عمران نے کہا اور پھر آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ایک بڑی سی غار کے اندر باقاعدہ ایک فولڈنگ بستر دو کرسیاں اور ایک میز موجود تھی ۔ کرسیوں اور فولڈنگ بستر کے اوپر کسی جانور کی پوستین لپیٹی گئی تھی ۔ اور کرسی پر بیٹھے ہوئے شاگل نے بھی پوستین نما کوٹ پہنا ہوا تھا ۔ اس غار کے دہانے کے باہر ہر طرف برف ہی برف نظر آ رہی تھی ۔ اس کے باوجود غار میں سردی نہ تھی ۔ حالانکہ باہر کا درجہ حرارت انتہائی سرد تھا ۔ لیکن قدرتی طور پر برف سے ڈھکی ہوئی اس غار کے اندر باہر جتنی سردی نہ تھی ۔ غار کے ایک کونے میں ایک قد آدم مشین موجود تھی جس پر چار بڑی بڑی سکرینیں نصب تھیں ۔ اور ان سکرینوں پر وادی وارنگ کے مختلف مناظر اس طرح نظر آ رہے تھے جیسے کسی نے تصویریں فریم میں لگا رکھی ہوں ۔ لیکن ان مناظر میں سوائے برف کے اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا ۔ سفیدی ہی سفیدی ہر طرف چھائی ہوئی تھی ۔ میز پر ایک ٹرانسمیٹر موجود تھا شاگل کرسی پر بیٹھا ایک رسالہ پڑھنے

میں مصروف تھا۔ غار میں بیٹری سے چلنے والی ایک ٹیوب روشن تھی۔ جس کی وجہ سے غار جگمگا رہی تھی۔ اچانک ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے رسالہ ایک طرف رکھا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو...... ٹی۔ ایکس ون کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی اور شاگل ٹی۔ ایکس ون کا حوالہ سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ ٹی۔ ایکس وہ گروپ تھا۔ جو پاکیشیا میں کام کرتا تھا اور جس کے ذمے شاگل نے عمران کی نگرانی کا کام سونپ رکھا تھا

"یس۔ شاگل اٹینڈنگ یو اوور"...... شاگل نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"باس...... عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت پاکیشیائی مشکبار کے دارلحکومت روانہ ہو گیا ہے۔ ان کے ساتھ سامان بھی ہے اوور......" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب گئے ہیں یہ اوور"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"آدھا گھنٹہ ہوا ہے فلائٹ کو روانہ ہوئے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم نے وہاں اپنے گروپ کو الرٹ کر دیا ہے اوور"...... شاگل نے پوچھا۔

"یس باس۔ وہاں کے انچارج ٹی ایکس تھری کو میں نے تفصیلات فراہم کر دی ہیں۔ اور ساتھ ہی آپ کے مخصوص ٹرانسمیٹر کی فریکونسی بھی

اب وہ آپ سے براہ راست رابطہ کرے گا اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا۔ اور بٹن آف کر دیا

اس کا مطلب ہے کہ کھیل شروع ہو گیا ہے۔ اور عمران نے وادی مشکبار سے وادی وارنگ میں داخل ہونے کا راستہ منتخب کیا ہے۔ لیکن یہ راستہ اس کی قبر پر ختم ہو گا...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکال کر اس نے اس پر موجود ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے آلے پر سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو...... شاگل کالنگ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا

"یس باس...... ریکھا بول رہی ہوں اوور"...... چند لمحوں بعد اس آلے سے ریکھا کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے میرے آدمی نے اطلاع دی ہے کہ عمران اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ پاکیشیائی مشکبار کے دارلحکومت روانہ ہوا ہے اوور"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ...... اس کا مطلب ہے کہ وہ مشکبار کی طرف سے ادھر آنا چاہتا ہے اوور"...... دوسری طرف سے ریکھا نے جواب دیا

"ہاں...... اور میرا خیال ہے کہ اب جبکہ ہمیں عمران کے متعلق معلوم ہو گیا ہے ہمیں یہ جگہ چھوڑ کر اس دہانے پر پہنچ جانا چاہیے جہاں سے راستہ وادی وارنگ میں داخل ہوتا ہے۔ اس طرح وہاں آسانی سے اس کا

خاتمہ کیا جا سکتا ہے اوور "...... شاگل نے کہا۔

"لیکن باس اس کی کیا ضرورت ہے۔ آخر کار اس کی منزل تو یہی ہے۔ جہاں ہم موجود ہیں۔ یہاں ان کا خاتمہ آسانی سے ہو سکتا ہے اوور "....... دوسری طرف سے ریکھا نے کہا۔

"یہاں خالی بیٹھ کر اس کا انتظار کرنا میرے لئے ناممکن ہے۔ میں تو ان دو دنوں میں بیکار بیٹھے بیٹھے مرجانے کی حد تک بور ہو چکا ہوں۔ اوور ...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہی کیفیت ہماری بھی ہے باس...... لیکن کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ کس طرح وادی میں داخل ہو۔ ہو سکتا ہے وہ جہاز استعمال کرے اور پیرا شوٹ کے ذریعے نیچے اترے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر استعمال کرے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم وہاں اس کا انتظار کرتے رہیں اور وہ یہاں پہنچ جائے۔ اوور "...... ریکھا نے جواب دیا۔

"یہاں ہمارے آدمی موجود ہیں۔ ان سے ہم رابطہ رکھ سکتے ہیں ویسے میرا خیال ہے کہ ہمیں عمران کو یہاں پہنچنے سے پہلے ہی راستے میں اٹھا لینا چاہیے تاکہ اگر ہم اس کا خاتمہ نہ بھی کر سکیں تو اسے مطلوبہ مدت میں یہاں تک پہنچنے سے تو روک سکتے ہیں ورنہ وہ یہاں پہنچ گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری توقع کے خلاف کوئی چکر چلا دے۔ ایسی صورت میں تو پروجیکٹ خطرے میں پڑ جائے گا اوور "...... شاگل نے کہا۔

"یس باس...... آپ کا خیال درست ہے۔ واقعی اب ہمیں ادھر بھی توجہ کرنی چاہیے۔ لیکن باس پاکیشیائی مشکبار کی حد تک تو وہ آزادی سے

کام کرے گا۔ لیکن ظاہر ہے یہاں تک پہنچنے کے لئے لازماً اسے کافرستانی مشکبار میں داخل ہونا پڑے گا۔ اب نجانے وہ کس روپ میں یہاں داخل ہو۔ اور کس علاقے میں پہنچے اوور "...... ریکھا نے کہا۔

"میرے آدمی وہاں پاکیشیائی مشکبار میں موجود ہیں وہ رپورٹ دیتے رہیں گے۔ اور ہم بھی ابھی نہیں جائیں گے۔ جب کوئی حتمی رپورٹ ملے گی تب جائیں گے اوور "...... شاگل نے کہا۔

"یس باس...... ہم آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے پوری طرح تیار ہیں اوور "...... دوسری طرف سے ریکھا نے کہا اور شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کیا اور پھر بٹن آف کر کے اس نے آلہ واپس اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اسے یہاں آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا اور ان دو دنوں میں وہ اس غار میں بند بیکار بیٹھے بیٹھے واقعی مرجانے کی حد تک بور ہو چکا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اسے برف کے قید خانے میں محصور کر دیا ہو۔ گو یہاں اس جیسی مختلف غاروں میں اس کے ساتھی بھی موجود تھے۔ لیکن اس غار میں جسے اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر قرار دے رکھا تھا۔ وہ اکیلا ہی تھا۔ اور ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے یہاں پہنچنے تک اس کے پاس سوائے اس کے اور کوئی کام نہ تھا کہ وہ یا تو سوتا رہے یا رسالے پڑھتا رہے۔ لیکن نہ ہی اسے اس قدر طویل مطالعے کا شوق تھا اور نہ ہی اس جیسے بے چین طبیعت آدمی سے فارغ بیٹھا رہا جا سکتا تھا۔ اب تک وہ یہ سب کچھ صرف اس لئے برداشت کر رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اسے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ لوگ کدھر سے

اس وادی کا رخ کریں گے۔ لیکن اب جبکہ اسے اطلاع مل گئی کہ عمران اور اس کے ساتھی وادی مشکبار کی طرف سے وادی وارنگ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اس کی قوت برداشت جواب دے گئی تھی۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود ریکھا کی یہ بات بھی درست تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی ابھی پاکیشیائی مشکبار میں تھے اور جب تک وہ وہاں رہتے اس وقت تک شاگل ان کا کچھ نہ بگاڑ سکتا تھا۔ چنانچہ اب وہ اس انتظار میں تھا کہ کافرستانی مشکباری حصے میں ان کے پہنچنے کی اطلاع ملے تو وہ ان کے مقابلے کے لئے وہاں پہنچ جائے۔ اور پھر ایک روز کے مزید انتظار کے بعد آخر کار اسے اس کی مطلوبہ اطلاع مل ہی گئی...... ٹرانسمیٹر کا بلب جیسے ہی روشن ہوا۔ شاگل نے جھپٹ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو...... ٹی۔ ایکس تھری اوور"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"یس...... شاگل اٹنڈنگ یو اوور"...... شاگل نے بے چین لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ٹی۔ ایکس تھری کا تعلق پاکیشیائی مشکبار سے ہی تھا۔

"باس...... عمران اور اس کے ساتھی وادی کاپلو جانے کے سلسلے میں انتظامات کر رہے ہیں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وادی کاپلو۔ وہ کونسی جگہ ہے اوور"...... شاگل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"باس وادی وارنگ کے شمال مشرقی حصے میں ایک وادی ہے جس کا

نام وادی کاپلو ہے۔ وہاں کاپلو قبیلے کے لوگ رہتے ہیں۔ یہ لوگ مشکبار کے قدیم ترین لوگوں کی نسل سے ہیں۔ اور صدیوں سے اس بلند ترین برف کے علاقے میں رہتے چلے آ رہے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی اس وادی کاپلو میں جانے کے لئے انتظامات کر رہے ہیں۔ مجھے یہ رپورٹ اس طرح ملی ہے کہ عمران نے یہاں ایک خصوصی فوجی چھاؤنی سے بوماٹائپ خصوصی ہیلی کاپٹر حاصل کرنے کے لئے ایک اعلیٰ افسر سے بات چیت کی ہے۔ میں نے جب تفصیلات معلوم کیں تو اطلاع ملی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس ہیلی کاپٹر پر وادی کاپلو جانا چاہتے ہیں اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ پاکیشیائی فوجی ہیلی کاپٹر پوری وادی مشکبار کو کراس کر کے اس وادی تک پہنچ جائے۔ کیا اسے ہمارے کافرستانی فوجی ہٹ نہیں کر دیں گے۔ اوور"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے لئے طویل چکر کاٹیں۔ اور ایسے علاقوں سے گزریں جہاں کافرستانی فوج موجود نہ ہو۔ یا ہو سکتا ہے کوئی اور چکر چلائیں۔ بہرحال یہ بات یقینی ہے کہ وہ اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے وادی کاپلو جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اوور"...... ٹی ایکس تھری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے تم بہرحال انتہائی محتاط انداز میں ان کی نگرانی کرتے رہو۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب

سے وہی ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس پر موجود کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو ...... چیف آف سیکرٹ سروس شاگل کالنگ اوور ......"

شاگل نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس ..... چیکنگ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو اوور" ...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کون بول رہا ہے اوور" ...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"میجر کرشن بول رہا ہوں ...... انچارج چیکنگ ہیڈ کوارٹر اوور" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"میجر کرشن مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس وادی وارنگ میں آنے کے لئے وادی وارنگ کے شمال مشرقی طرف ایک اور وادی کاپلو پہنچ رہی ہے۔ آپ میرا رابطہ کسی ایسے آدمی سے کرائیں جو اس وادی اور وہاں کے رہنے والوں سے واقف ہو۔ اوور ......" شاگل نے کہا۔

"وادی کاپلو ..... اوہ اس کے متعلق تو میں خود آپ کو سب کچھ بتا سکتا ہوں۔ کیونکہ وادی کاپلو میں ہمارا ایک خفیہ فوجی اڈہ موجود ہے۔ اور میں اس اڈے میں کئی سال تک رہا ہوں اوور ......" دوسری طرف سے میجر کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ...... آپ مجھے بتائیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس وادی کاپلو میں کیوں جانا چاہتی ہے۔ کیا وہاں سے یہاں تک کوئی خفیہ راستہ موجود

ہے۔ آخر اس نے وادی کاپلو کا انتخاب کیوں کیا ہے۔ اوور ..." شاگل نے پوچھا۔

"ایسا کوئی راستہ نہیں ہے جناب البتہ وادی کاپلو میں کاپلو قبیلے کی جو آبادی موجود ہے۔ وہ چونکہ صدیوں سے اس علاقے میں رہ رہے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ایسے کسی راستے سے واقف ہوں۔ یا ان کے پاس ایسے کوئی ذرائع ہوں جن سے وہ بے پناہ سردی اور برف کے درمیان سفر کر سکتے ہوں۔ ہمارا اڈہ اس آبادی سے کافی دور واقع ہے۔ اور موسم کی شدت کی وجہ سے وہاں رہنے والے افراد اڈے تک ہی محدود رہتے ہیں۔ اس لئے ان لوگوں کے بارے میں صرف ہم نے سن ضرور رکھا ہے۔ لیکن وہاں ہم کبھی گئے نہیں ہیں اوور" ...... میجر کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جو وہاں گیا ہو۔ اور وہاں کے بارے میں تفصیل جانتا ہو۔ اوور" ...... شاگل نے کہا۔

"میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا۔ البتہ میں نے سنا ضرور ہے کہ دارلحکومت میں رہنے والے مشہور شکاری پال سنگھ وہاں برفانی جانوروں کا شکار کھیلنے جاتے رہتے ہیں۔ اوور" ...... میجر کرشن نے جواب دیا۔

"او۔ کے سنو میں اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنے کے لئے ان سے پہلے اس وادی میں جانا چاہتا ہوں اس لئے ہم ایک گھنٹے بعد مخصوص ہیلی کاپٹروں پر یہاں پرواز کریں گے۔ تم لوگ محتاط

رہنا۔ کہیں تم ہمارے ہی ہیلی کاپٹروں کو نہ ہٹ کر دو۔ خیال رکھنا اوور"...... شاگل نے کہا۔

"جناب..... آپ کوئی کوڈ مقرر کر لیں۔ اس طرح ہم مطمئن رہیں گے اوور"...... میجر کرشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے..... کوڈ پال سنگھ ہوگا اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر ٹھیک ہے اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن دباتا اور چیکنگ ہیڈ کوارٹر سے رابطہ آف کر کے اس نے دوسرا بٹن دبایا اور ریکھا اور کاشی سے رابطہ قائم کر کے ان سے بات چیت میں مصروف ہو گیا۔ اور جب ریکھا اور کاشی دونوں نے شاگل کی بات کی تائید کر دی کہ انہیں یہاں بیٹھ کر انتظار کرنے کی بجائے ان کا مقابلہ وہیں وادی کاپلو میں ہی کرنا چاہیے اور شاگل نے انہیں تیار رہنے کے لئے کہا اور رابطہ ختم کر کے اس نے آلہ جیب میں ڈالا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے چہرے پر جوش کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ اب اسے یہاں کی یکسانیت اور بوریت سے نجات ملنے کا سکوپ بن گیا تھا۔

پاکیشیائی مشکبار کے دارلحکومت کے ایک ہوٹل کے ہال میں جولیا۔ تنویر۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے کافی پینے میں مصروف تھے۔ جب کہ عمران صبح سے ہی غائب تھا۔ وہ ایک خصوصی چارٹرڈ طیارے سے پاکیشیا کے دارلحکومت سے کل یہاں پہنچے تھے۔ اس بار ایکسٹو نے انہیں دانش منزل بلا کر مشن کے بارے میں بریف کر دیا تھا اور مشن کی تفصیلات سن کر تنویر کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔ کیونکہ اس مشن سے جو کچھ وہ چاہتا تھا۔ وہ واقعی پورا ہو سکتا تھا۔

"کیا تم کبھی اس وادی کاپلو گئے ہو۔ مجھے تو یہ سن کر ہی بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ وہاں کے رہنے والے باقی دنیا سے علیحدہ انداز میں رہ رہے ہیں۔ ان کے رسوم و رواج۔ ان کا انداز رہن سہن یقیناً سب قطعی مختلف اور انوکھا ہوگا"...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں..... میں نے اس قبیلے اور وادی کا نام ہی پہلی بار سنا ہے

"...." تنویر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمارا وہاں جانا بے سود رہے گا"...... صفدر نے کہا تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"بے سود رہے گا۔ کیوں"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"وہ لوگ الگ تھلگ رہنے والے لوگ ہیں۔ انہیں نہ کافرستان سے کوئی دلچسپی ہوگی۔ اور نہ پاکیشیا سے۔ اور نہ انہیں معلوم ہوگا کہ وادی مشکبار میں کس طرح کی آگ بھڑک رہی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کی زبان بھی قطعی اجنبی ہو۔ ایسی صورت میں وہ ہماری کیا مدد کر سکیں گے"...... صفدر نے اپنی بات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"چیف نے بتایا تو تھا کہ عمران نے اس وادی کا انتخاب کسی یورپی سیاح کا سفرنامہ پڑھنے کے بعد کیا ہے۔ اور ظاہر ہے اس سفرنامے میں تمام تفصیلات موجود ہوں گی۔ اسی لئے عمران نے اس وادی کا انتخاب کیا ہوگا"...... جولیا نے کہا۔

"میں ایک اور بات سوچ رہا ہوں کہ یہ وادی یہاں سے پوری کافرستانی مشکبار وادی کو عبور کر کے آتی ہے۔ کیا کافرستانی فوج جو پوری وادی میں حشرات الارض کی طرح پھیلی ہوئی ہے ہمیں وہاں تک پہنچنے دے گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کے لئے کوئی ایسا راستہ تلاش کیا جا سکتا ہے کہ ہم ان کی نظروں میں آئے بغیر وہاں تک پہنچ جائیں۔ یہ سارا پہاڑی علاقہ ہے۔ یہاں ہر جگہ تو آبادیاں نہیں ہیں۔ اس لئے ایسا راستہ منتخب کیا جا سکتا ہے"...... تنویر

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات چیت ہوتی۔ ایک ویٹر تیز تیز قدم بڑھاتا ان کی طرف آیا۔

"یہ بل جناب"...... ویٹر نے پلیٹ میں موجود بل ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے بل اٹھا لیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بل کے نیچے لکھے ہوئے الفاظ پر چونک پڑا۔ بل کے نیچے یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

"بائیں ہاتھ...... تیسری میز...... سیاہ عینک...... نگرانی...... ہوشیار۔"

"او۔ کے...... صفدر نے بل تہہ کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے پلیٹ میں ڈال دیا۔ باقی تمہاری ٹپ"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب"...... ویٹر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور پلیٹ اٹھا کر واپس چلا گیا۔

"کیا بات ہے بہت فیاض ہو رہے ہو۔ بل سے کئی گنا زیادہ ٹپ دی ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیچارا غریب آدمی ہے۔ تنخواہ تو ان لوگوں کو برائے نام ہی ملتی ہے۔ ٹپ پر ہی ان کا گزارا ہوتا ہے۔ آؤ باہر چلیں۔ کچھ گھومیں پھریں"...... صفدر نے جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں آؤ...... عمران نجانے کب آئے۔ ویسے ہمیں کاؤنٹر پر بتا دینا چاہئے"...... جولیا نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم زیادہ دور تو نہیں جائیں گے۔یہاں قریب ہی ایک باغ ہے۔ سنا ہے بے حد خوبصورت باغ ہے وہاں چلتے ہیں..... " صفدر نے کہا اور ہال کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔چند لمحوں بعد وہ چاروں ہوٹل سے نکل کر سڑک پر چلتے ہوئے اس باغ کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے۔

" ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔ہوشیار رہنا۔ہم اس باغ میں نگرانی کرنے والے کو پکڑیں گے"..... صفدر نے آہستہ سے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔لیکن ان میں سے کسی نے بھی مڑ کر نہ دیکھا تھا۔کیونکہ اتنا تو وہ جانتے تھے کہ اس طرح نگرانی کرنے وال چونک سکتا ہے۔

"نگرانی اور ہماری یہاں..... یہ تو ہمارا اپنا علاقہ ہے"..... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کی آواز دھیمی تھی۔

" اس ویٹر نے بل کے نیچے بائیں ہاتھ تیسری میز۔سیاہ عینک۔نگرانی اور ہوشیار کے الفاظ لکھے تھے۔اس لئے میں نے اسے بھاری ٹپ دی میرے خیال میں یہ ویٹر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہاں کا ایجنٹ ہو گا بھی ہو سکتا ہے کہ عمران نے کوئی چکر چلا رکھا ہو۔بہرحال وہ سیاہ عینک والا آدمی ہمارے پیچھے آرہا ہے"..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس طرح باتیں کرتے اور ٹہلتے ہوئے وہ باغ میں داخل ہو گئے عینک والے مقامی آدمی کو بھی انہوں نے باغ میں داخل ہوتے چیک لیا تھا۔باغ خاصا وسیع و عریض تھا اور اس کا ایک حصہ تو گھنے درختوں ڈھکا ہوا تھا۔چونکہ وہ پوری طرح ہوشیار تھے اس لئے ان گھنے درخت

میں پہنچتے ہی تنویر تیزی سے درختوں کی اوٹ لیتا ہوا سائیڈ پر ہو گیا۔اور چند لمحوں بعد وہ ایک چکر کاٹ کر اس سیاہ عینک والے کے عقب میں پہنچ گیا۔جو بڑے اطمینان سے ایک بنچ پر بیٹھا ہوا اخبار پڑھنے میں مصروف تھا

"خبردار..... اگر ذرا بھی غلط حرکت کی تو گولی مار دوں گا"..... تنویر نے اس کی پشت پر پہنچتے ہوئے غرا کر کہا۔اور وہ آدمی اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے تنویر کا بازو گھوما اور اس کے ہاتھوں میں موجود ریوالور کا دستہ پوری قوت سے اس کے سر پر پڑا۔اور وہ ادغ کی آواز نکالتا ہوا بنچ کے سامنے گھاس پر اوندھے منہ گر پڑا۔اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل دوڑتے ہوئے وہاں پہنچے اور صفدر نے جھک کر اسے اٹھا لیا اور ایک بار پھر دوڑتا ہوا گھنے درختوں کے اندر چلا گیا۔تنویر اور کیپٹن شکیل نے ادھر ادھر کا جائزہ لیا۔لیکن جب انہوں نے کسی کو اس طرف متوجہ نہ پایا تو وہ بھی خاموشی سے چلتے ہوئے ادھر بڑھ گئے جدھر صفدر اس آدمی کو اٹھا کر لے گیا تھا۔چونکہ یہ پہاڑی علاقہ تھا۔اس لئے صفدر اسے اٹھا کر گہرائی میں اتر کر ایک غار کے اندر لے گیا تھا۔جولیا بھی وہاں پہنچ گئی تھی۔

" اسے میرے حوالے کرو میں ایک منٹ میں اس سے سب کچھ اگلوا لیتا ہوں"..... تنویر نے غار کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا

" جولیا اور کیپٹن شکیل آپ دونوں باہر کا خیال رکھیں"..... صفدر نے کہا اور جولیا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئے صفدر اس دوران اپنی بیلٹ کھول کر اس آدمی کے دونوں ہاتھ عقب سے باندھ چکا تھا۔تنویر نے جھک کر اس کے چہرے پر زوردار تھپڑوں کی بارش کر دی

اور چند تھپڑ کھانے کے بعد وہ آدمی ہوش میں آگیا اور تنویر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ جب کہ صفدر اب غار کے دہانے پر اس طرح کھڑا تھا کہ وہ بیک وقت باہر بھی دیکھ سکتا تھا اور اندر بھی۔

"کک۔ کک کون ہو تم۔ یہ میں کہاں ہوں"...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ بد قسمت آدمی"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی وہ آدمی اٹھنے کی کوشش کرنے لگا تنویر نے اس کا بازو پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ اور ابھی اس نے اپنا توازن درست نہ کیا تھا کہ تنویر نے پیچھے ہٹ کر پوری قوت سے بازو گھمایا اور غار تھپڑ اور اس آدمی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ تھپڑ کھا کر اچھل کر غار کی دیوار سے ٹکرایا اور نیچے جا گرا۔

"کھڑے ہو جاؤ"...... تنویر نے ایک بار پھر اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کرتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر پیچھے ہٹ کر زور دار تھپڑ جڑ دیا اور غار اس آدمی کی چیخوں سے گونج اٹھا۔

"خبردار...... اگر آواز نکلی تو گردن توڑ دوں گا"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اس آدمی کی پسلیوں میں لات جڑ دی اور وہ آدمی زمین پر اس طرح تڑپنے لگا جیسے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی۔

"کھڑے ہو جاؤ"...... تنویر نے ایک بار پھر بازو سے پکڑ کر اسے جھٹکا دے کر کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیوں مجھے مار رہے ہو۔ مم۔ مم میرا قصور کیا ہے"...... اس آدمی نے بری طرح کراہتے ہوئے کہا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون کی لکیریں باہر نکل کر بہہ رہی تھیں۔ چہرے پر خوف کے تاثرات موجود تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... تنویر نے بھوکے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"بشیر...... میرا نام بشیر ہے"...... اس آدمی نے کراہتے ہوئے کہا

"کس کے کہنے پر ہماری نگرانی کر رہے تھے"...... تنویر نے اسی لہجے میں پوچھا۔

"نگرانی...... کیسی نگرانی۔ میں تو باغ کی سیر کرنے آیا تھا"...... اس آدمی نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک اور تھپڑ کھا کر بری طرح چیختا ہوا نیچے جا گرا۔

"بولو کون ہو تم۔ کیوں نگرانی کر رہے تھے بولو"...... تنویر نے انتہائی جنونی انداز میں کہا اور دوسرے لمحے غار اس آدمی کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ تنویر واقعی کسی جنونی کی طرح مسلسل اس کی پسلیوں پر بوٹ کی ضربیں لگائے چلا جا رہا تھا۔

"بولو...... ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا بولو"...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔

"بھٹنا بھٹنا"...... اس آدمی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور بے ہوش ہو گیا۔

"خیال رکھنا مر نہ جائے۔ ورنہ ہم اندھیرے میں رہ جائیں گے ...." صفدر نے کہا اور تنویر سر ہلاتے ہوئے جھپٹا اور اس نے ایک بار پھر اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر ہوش میں آکر چیخنے لگا۔

"بولو ورنہ زندہ دفن کر دوں گا بولو" ...... تنویر نے لات چلاتے ہوئے کہا۔

"بھٹناگر کے کہنے پر۔ بھٹناگر کے کہنے پر۔ مجھے مت مارو۔ میں تو غریب آدمی ہوں۔ مجھے مت مارو" ...... اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا

"کون بھٹناگر۔ پوری تفصیل بتاؤ" ...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"لاسوڑی آبادی کا بھٹناگر ...... وہ وہاں کا بہت بڑا بدمعاش ہے۔ اس نے مجھے ایک ہزار روپیہ دیا تھا کہ میں تمہارے قریب رہ کر تمہاری باتیں سنتا رہوں اور پھر شام کو جا کر اسے بتا دوں" ...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لاسوڑی آبادی میں کہاں رہتا ہے وہ" ...... اس بار صفدر نے اس کے قریب پہنچ کر پوچھا۔

"بابو ہوٹل کا مالک ہے۔ بہت بڑا بدمعاش ہے" ...... اس آدمی نے کراہتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی آواز ڈوبتی جا رہی تھی۔ اور چند لمحوں بعد وہ ہچکی لے کر ختم ہو گیا۔

"اتنی جلدی مر گیا ہے۔ نانسنس" ...... تنویر نے کہا۔

"تم نے جس انداز میں ضربیں لگائی ہیں۔ نجانے یہ اتنی دیر برداشت

کیسے کر گیا ہے" ...... صفدر نے کہا۔ اور پھر اس نے آگے بڑھ کر پہلے اس کے ہاتھوں پر بندھی ہوئی اپنی بیلٹ کھولی۔ اور پھر اس کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اس کے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکلا اور کارڈ کو دیکھتے ہی صفدر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس پر موٹے موٹے حروف میں ٹی۔ ایکس لکھا ہوا تھا۔ اور اس کے نیچے بارہ کا ہندسہ تھا۔ جس کے گرد دائرہ کھنچا ہوا تھا۔

"اوہ۔ تو یہ کافرستان سیکرٹ سروس کا آدمی تھا" ...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کافرستان سیکرٹ سروس" ...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"ہاں یہ ٹی۔ ایکس کا کوڈ کافرستان سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ استعمال کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔" صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ کاش ہم پہلے اس کی تلاشی لے لیتے" ...... تنویر نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو آؤ ...... اب یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے" ...... صفدر نے کارڈ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور دونوں تیزی سے غار سے باہر آگئے۔

"کیا ہوا کچھ پتہ چلا" ...... جولیا نے پوچھا اور صفدر نے اسے تفصیل سے ساری بات سنا دی۔

"آخر اس نے بھٹناگر کا نام کیوں لیا ہے۔ ضرور اس کے ساتھ اس کا کوئی نہ کوئی تعلق ہوگا" ...... جولیا نے کہا۔

"ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ۔ بہرحال فی الحال ہمیں ہوٹل چلنا چاہئے" ...... صفدر نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب واپس ہوٹل پہنچ گئے ۔

"عمران کے کمرے کا تالا موجود نہ تھا ۔ اس لئے وہ سمجھ گئے کہ عمران واپس آچکا ہے ۔ چنانچہ وہ سب اس دروازے پر ہی رک گئے ۔ صفدر نے ہاتھ اٹھا کر دستک دی ۔

"کون باب عدل پر دستک دے رہا ہے" ...... اندر سے عمران کی آواز سنائی دی اور وہ سب مسکرا دیئے ۔

"عمران صاحب ۔ دروازہ کھولیں" ...... صفدر نے اونچی آواز میں کہا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا ۔

"اوہ ۔ کیا جماعتی فریاد لے کر آئے ہو" عمران نے دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ایک کا خاتمہ کر کے آرہے ہیں ۔ اور تم نے اگر مزید ایسی بات کی تو تمہارا بھی یہی حشر ہوگا کافرستان سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے ۔" تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"کافرستانی سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ ...... کیا مطلب ......" عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور صفدر نے ویٹر کے بل سے لے کر یہاں واپس آنے تک ساری بات تفصیل سے بتادی اور ساتھ ہی جیب سے وہ کارڈ بھی نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیا جو اس نے اس آدمی کی جیب سے نکالا تھا ۔

"ویری بیڈ ...... اس کا مطلب ہے کہ ہمارا سارا منصوبہ شاگل تک پہنچ چکا ہوگا" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھالیا ۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی ۔

"پانچ کوک بھجوا دیجئے" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔

"یہ کوک پینے کا کیا خیال آگیا" ...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا ۔

"میں اس ویٹر احمد علی کو بلانا چاہتا ہوں وہ ہوشیار آدمی ہے اور میں نے اسے بھاری رقم دے کر نگرانی چیک کرنے کے لئے کہا تھا ۔ وہ یقیناً اس بھٹناگر کے بارے میں جانتا ہوگا" ...... عمران نے کہا اور ان سب نے سر ہلا دیئے ۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی ۔

"یس کم ان" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا ۔ ٹرے پر کوک کی پانچ بوتلیں ٹشو پیپر میں لپٹی ہوئی موجود تھیں ۔ ویٹر نے مؤدبانہ انداز میں ایک ایک بوتل ٹرے سے اٹھا کر باری باری ان سب کے سامنے رکھ دی ۔ اور عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا نوٹ نکال کر اس کی ٹرے میں ڈال دیا

"سنو ۔ احمد علی کو یہاں بھجوا دو ۔ مجھے اس سے کام ہے" ...... عمران نے کہا ۔

"یس سر" ...... ویٹر نے نوٹ اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا ۔ اور وہ سب کوک سپ کرنے میں مصروف ہوگئے ۔ چند لمحوں بعد دروازے پر ایک بار پھر دستک ہوئی ۔

"یس کم ان"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور وہی ویٹر اندر داخل ہوا جس نے ان کے سامنے بل رکھا تھا

"دروازہ بند کر دو احمد علی اور یہاں آکر بیٹھ جاؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ویٹر نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور آکر ان کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کا انداز بے حد مؤدبانہ تھا۔

"وہ آدمی جو میرے ساتھیوں کی نگرانی کر رہا تھا۔ کیا تم اسے جانتے ہو"...... عمران نے احمد علی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ اس کا نام بشیر ہے۔ اور وہ مشہور بدمعاش بھٹناگر کا آدمی ہے۔ آپ نے چونکہ ہدایت کر رکھی تھی کہ اگر ایسی بات ہو تو میں آپ حضرات کو مطلع کر دوں۔ اس لئے جیسے ہی میں نے محسوس کیا کہ وہ آپ حضرات کی نگرانی کر رہا ہے۔ میں نے آپ کو مطلع کر دیا"...... احمد علی نے جواب دیا۔

"یہ بھٹناگر کہاں رہتا ہے"...... عمران نے ایک بڑا نوٹ نکال کر احمد علی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے پوچھا۔

"بھٹناگر۔ لاسوزی کالونی میں بابو ہوٹل کا مالک ہے۔ اس علاقے کا نامی گرامی بدمعاش ہے۔ ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے۔ اور اس کا پورا گروپ ہے"...... احمد علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس آدمی نے بھی یہی نام بتایا تھا اور یہی پتہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ سچ بول رہا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ"...... عمران نے احمد علی سے کہا اور وہ اٹھا اور

خاموشی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سارا معاملہ خراب ہو گیا۔ میں نے تو مخصوص ہیلی کاپٹر بھی حاصل کر لیا تھا اور ایسا آدمی بھی جو ایک مخصوص راستے سے ہمیں وادی کا پلو تک پہنچا سکتا تھا۔ اب پہلے اس بھٹناگر کو ٹٹولنا پڑے گا کہ اسے کس حد تک ہمارے منصوبے کا علم ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو چلو ابھی معلوم کر لیتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"یہ کارڈ مجھے الجھن میں ڈال رہا ہے۔ ورنہ جس طرح اس بشیر نے معمولی سے تشدد سے بھٹناگر کا نام لے لیا۔ اور جس طرح احمد علی بتا رہا ہے کہ وہ مقامی بدمعاش ہے۔ اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ تربیت یافتہ نہیں ہیں۔ عام سے بدمعاش ہیں۔ بہرحال اب بھٹناگر کو ٹٹولنا پڑے گا کہ یہ ہمارے منصوبے کے متعلق کتنا جانتا ہے"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اس کی تائید میں سر ہلا دیئے۔

"بشیر کے لہجے کی نقل کرو ذرا"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور صفدر نے اس آدمی کے لہجے میں بات کرنی شروع کر دی۔ اور عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کر دیا۔ اور پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"بابو ہوٹل لاسوزی کالونی کا نمبر بتا دیں"...... عمران نے پوچھا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور

تیزی سے وہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔جو آپریٹر نے بتائے تھے۔

"بابو ہوٹل" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"باس سے بات کراؤ بشیر بول رہا ہوں"..... عمران نے اس بار اسی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔جو صفدر نے اس بشیر کا اسے بول کر بتایا تھا۔

"باس کے مخصوص نمبر پر فون کرو۔یہاں کیوں کر رہے ہو......" دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔اور عمران بھی چونک پڑا

"وہ نمبر اٹنڈ نہیں ہو رہا۔اور بات کرنا انتہائی ضروری ہے......" عمران نے جواب دیا۔

"باس گفتگو میں مصروف ہوگا۔پھر ٹرائی کرو"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران نے تیزی سے کریڈل دبا کر ایک بار پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"بابو ہوٹل کے مالک جناب بھٹناگر کا خاص نمبر چاہیے"..... عمران نے کہا۔

"سوری سر..... ان کے نام پر کوئی نمبر نہیں ہے۔ہوٹل کا نمبر ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ

دیا۔

"اب جانا ہی پڑے گا۔اور کوئی چارہ نہیں ہے"..... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"میرا خیال ہے ہمیں یہ ہوٹل چھوڑ کر کسی کوٹھی میں چلے جانا چاہیے۔تاکہ اطمینان سے کام ہو سکے"..... صفدر نے کہا۔

"اطمینان سے کام کرنے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے صفدر اس پروجیکٹ کی تباہی کے لئے ہمارے پاس مہلت بے حد کم ہے۔اگر یہ پروجیکٹ کامیاب ہو گیا تو پوری وادی مشکبار میں تحریک آزادی ختم ہو کر رہ جائے گی۔اور کافرستانی فوج نے لاکھوں مجاہدین کو چن چن کر ختم کر دینا ہے اس سے جو کچھ ہونا ہے فوری طور پر ہونا ہے"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم نے کیا پوچھنا ہے۔کیا کرنا ہے۔مجھے بتاؤ۔یہ بھٹناگر اور اس کے ساتھی کافرستانی ایجنٹ ہیں اور میں ان کا وجود ایک لمحے کے لئے بھی اس سرزمین پر برداشت نہیں کر سکتا"..... تنویر نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"اس کے اڈے پر قبضہ کرنا ہے۔اور کیا کرنا ہے۔کوئی مخصوص قسم کا ٹرانسمیٹر وہاں ہو گا جس سے شاگل سے وہ بات کرتا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"تو تم یہیں بیٹھو۔میں اکیلا جاتا ہوں۔جب میں اس کے اڈے پر قبضہ کر لوں گا تو تمہیں فون کے ذریعے بلا لوں گا"..... تنویر نے کہا۔

"تنویر اس قدر جذباتیت اچھی نہیں ہوتی۔ہم ایک بڑے مقصد کے

لئے کام کر رہے ہیں ۔ ہمیں ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا چاہیئے .... " صفدر نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

" تم اسے جذباتیت کہہ رہے ہو ۔ یقین کرو جو کچھ وادی مشکبار میں ہو رہا ہے ۔ اگر اس کا عشر عشیر بھی تمہارے کانوں تک پہنچ جائے تو تم مجھ سے بھی زیادہ جذباتی ہو جاؤ ۔ میرا بس نہیں چل رہا کہ میں اڑ کر وہاں پہنچوں اور ان کافرستانی درندوں کی بوٹیاں اڑا دوں جو میری وادی کی ماؤں بہنوں بیٹیوں پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں ۔ جو وہاں کے بچوں کو سنگینوں سے ہلاک کر رہے ہیں " .... تنویر اور زیادہ جذباتی ہو گیا۔

" ہمیں مکمل احساس ہے تنویر واقعی یہ سب کچھ وہاں ہو رہا ہے لیکن اگر یہ پروجیکٹ کامیاب ہو گیا تو پھر سوچو کہ جس قدر مزاحمت کافرستانی فوج کے خلاف وہاں ہو رہی ہے ۔ وہ سب ختم ہو جائے گی ۔ اور پھر یہ کافرستانی درندے وہاں کیا کیا گل نہ کھلائیں گے ۔ ہمیں سب سے پہلے اس پروجیکٹ کو ختم کرنا ہے ۔ میرا وعدہ کہ اس کے بعد ہم سب کمانڈو ایکشن کے تحت ان کافرستانی درندوں کے دانت توڑنے کا بھی مشن مکمل کریں گے " .... عمران نے کہا اور تنویر کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

" تم وعدہ کرتے ہو ۔ کہ واقعی ایسا کرو گے " .... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بالکل وعدہ کرتا ہوں ۔ یہ وادی صرف تمہاری نہیں ہے ۔ یہ ہم سب کی ہے ۔ پاکیشیا کے بارہ کروڑ عوام کی ہے ۔ یہ ہماری شہ رگ ہے ۔ اسے

ہر صورت میں پاکیشیا کے ساتھ شامل ہونا ہے ۔ ہر صورت میں " .... عمران نے کہا۔

" گڈ ٹھیک ہے ۔ اب میں مطمئن ہوں ۔ اب تم مجھے صرف حکم دو ۔ تمہارے حکم کی تعمیل میرے خون کا آخری قطرہ بھی کرے گا ۔ " تنویر نے کہا ۔ اور عمران نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر اس کے کاندھے پر تھپکی دی اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کار انتہائی تیز رفتاری سے کافرستانی دار الحکومت کی سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر شاگل خود تھا۔ جب کہ اس کی سائیڈ سیٹ پر ریکھا اور عقبی سیٹ پر کاشی موجود تھی ۔ وہ خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے وادی وارنگ سے واپس دار الحکومت پہنچے تھے ۔ اور شاگل نے اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی سب سے پہلے فون پر مشہور شکاری پال سنگھ سے رابطہ قائم کیا۔ اور اس سے وادی کاپلو کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا تو اس نے فوری طور پر انہیں اپنی کوٹھی میں آنے کی دعوت دے دی ۔ شاگل جانتا تھا کہ پال سنگھ کے تعلقات براہ راست پرائم منسٹر سے ہیں ۔ اس لئے اس نے خود وہاں جانے پر آمادگی ظاہر کر دی ۔ ورنہ وہ جس طبیعت کا آدمی تھا پال سنگھ کو اپنے ہیڈ کوارٹر بلوا کر اس سے بات کرتا۔

کار تھوڑی دیر بعد ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی ۔ کالونی کی

کوٹھیاں بتا رہی تھیں کہ یہ کالونی امراء کے لئے مخصوص ہے ۔ کیونکہ ہر کوٹھی اپنی جگہ ایک محل نظر آ رہی تھی ۔ تھوڑی دیر بعد ایک محل نما کوٹھی کے بڑے سے گیٹ پر شاگل نے کار روک دی ۔ ستون پر پال سنگھ کے نام کی پلیٹ بھی لگی ہوئی تھی ۔

" باہر جا کر کال بیل بجاؤ "...... شاگل نے کاشی سے کہا ۔ اور کاشی خاموشی سے کار سے اتری اور اس نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن دبا دیا ۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک باوردی ملازم باہر آگیا ۔

" چیف آف سیکرٹ سروس جناب شاگل تشریف لائے ہیں ...... " کاشی نے کہا ۔

" اوہ یس میڈم ...... سردار صاحب ان کے منتظر ہیں ۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں "...... ملازم نے جلدی سے کہا اور تیزی سے مڑ کر سائیڈ پھاٹک میں غائب ہو گیا ۔ جب کہ کاشی دوبارہ آکر کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی ۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور شاگل کار اندر لے گیا ۔

وسیع و عریض پورچ میں دو کاریں پہلے سے موجود تھیں شاگل نے کار روکی اور نیچے اترا ہی تھا کہ برآمدے سے ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر گہرے نیلے رنگ کا کوٹ تھا نمودار ہوا اور پھر تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا پورچ کی طرف بڑھ گیا ۔

" خوش آمدید مسٹر شاگل ...... میرا نام پال سنگھ ہے "...... ادھیڑ عمر نے کہا ۔

" اوہ شکریہ ۔ آپ نے خود یہاں آنے کی تکلیف کی "...... شاگل نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے ریکھا اور کاشی کا تعارف کرایا۔
تھوڑی دیر بعد وہ ایک وسیع و عریض ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔

"آپ نے فون پر وادی کاپلو کی بات کی تھی۔ کیا آپ وہاں شکار کے لئے جانا چاہتے ہیں"...... پال سنگھ نے کہا۔

"جی ہاں..... میں وہاں واقعی شکار کے لئے جانا چاہتا ہوں....." شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن شاگل صاحب آجکل تو وہاں کسی قسم کا کوئی شکار نہیں ملتا۔ وہاں شکار کا ایک خاص سیزن ہوتا ہے اور اسے ابھی کم از کم چار ماہ دیر ہے"...... پال سنگھ نے جواب دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ شاگل اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ ایک ملازم ٹرے اٹھائے کمرے میں داخل ہوا۔ ٹرے پر مشروبات کی بوتلیں ملٹی کلر ٹشو پیپرز میں لپٹی ہوئی موجود تھیں۔ ملازم نے ایک ایک بوتل سب کے سامنے رکھی اور واپس چلا گیا۔

"میرا شکار خود وہاں پہنچ رہا ہے"...... شاگل نے مشروب سپ کرتے ہوئے کہا۔

"شکار خود وہاں پہنچ رہا ہے...... کیا مطلب"...... پال سنگھ شاگل کی بات سن کر چونک کر بولا۔

"کافرستان کے دشمن ایجنٹ کافرستان کا ایک خاص پروجیکٹ جو کہ وادی وارنگ میں مکمل کیا جا رہا ہے۔ تباہ کرنے کے لئے وادی کاپلو کے راستے وادی وارنگ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور میں ان کا شکار وہیں وادی کاپلو میں ہی کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ وہ کسی صورت بھی وادی

وارنگ میں داخل نہ ہو سکیں"...... شاگل نے آخر کار تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں اب سمجھا کہ آپ کس شکار کی بات کر رہے تھے۔ لیکن جناب وہ لوگ یقیناً احمق ہیں جو وادی کاپلو پہنچ کر وہاں سے وادی وارنگ جانا چاہتے ہیں۔ وہاں سے کوئی ایسا راستہ نہیں ہے۔ اور وادی وارنگ تو ویسے بھی سوائے ہیلی کاپٹرز کے اور کسی بھی ذرائع سے نہیں پہنچا جا سکتا اور یہی حالت وادی کاپلو کی بھی ہے"...... پال سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ وادی کاپلو میں وہاں کے رہنے والوں کی کوئی قدیم ترین آبادی ہے۔ اور وہ لوگ خفیہ راستے جانتے بھی ہیں اور اس برف میں سفر کرنے کے ان کے خاص ذرائع بھی ہیں۔ یہ دشمن ایجنٹ ان لوگوں کی مدد سے وادی وارنگ پہنچنا چاہتے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"آبادی تو واقعی ہے...... لیکن شاگل صاحب۔ ان دشمن ایجنٹوں کا اگر یہ خیال ہے کہ وہ لوگ انہیں وادی وارنگ تک لے جا سکتے ہیں تو ان کا یہ خیال غلط ہے۔ وہ لوگ انتہائی پسماندہ ہیں۔ برف کے اندر غاروں میں رہتے ہیں۔ اور ایک خاص قسم کی جڑی بوٹی کھا کر اس موسم میں گزارہ کرتے ہیں۔ مخصوص جانوروں کی پوستینیں پہنتے ہیں اور اس جڑی بوٹی کو جلا کر اپنی غاروں کو گرم رکھتے ہیں۔ اور ویسے بھی ان کی تعداد اب بہت کم رہ گئی ہے۔ شاید سو سوا سو افراد ہوں گے۔ وہ تو سرے سے کہیں آتے جاتے ہی نہیں۔ ایک خاص موسم میں اس علاقے میں

جانور بھی نظر آتا ہے اور جڑی بوٹی بھی وافر مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ اس تمام جڑی بوٹی کو کاٹ کر بڑی بڑی غاریں بھر لیتے ہیں۔ اور اس جانور کو مار کر وہ کئی پوستینیں بنالیتے ہیں ان کا گوشت سکھالیتے ہیں اور پھر باقی سیزن غاروں میں بند رہ کر وقت گزار دیتے ہیں۔ ان کی شرح پیدائش بھی بے حد کم ہے۔ اس لئے ان کی نسل ہی آہستہ آہستہ ختم ہوتی جا رہی ہے"...... پال سنگھ نے جواب دیا۔

"آپ درست کہہ رہے ہوں گے۔ لیکن میں اس کے باوجود وہاں جانا چاہتا ہوں"...... شاگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اپنا ایک ملازم آپ کے ساتھ بھیج دیتا ہوں۔ وہ کاپلو کا ہی ہے۔ وہ اپنے بچپن سے ہی میرے پاس ہے۔ ویسے وہ اس ساری آبادی کے لوگوں سے اچھی طرح واقف ہے۔ وہ آپ کا بہترین گائیڈ ثابت ہو سکتا ہے"...... پال سنگھ نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہے وہ"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"میں بلواتا ہوں اسے"...... پال سنگھ نے کہا اور میز پر رکھی ہوئی گھنٹی بجادی۔ چند لمحوں بعد ایک ملازم اندر داخل ہوا۔

"جابو کو بلاؤ"...... پال سنگھ نے کہا اور ملازم سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا پھر تقریباً بیس منٹ بعد ایک گورے رنگ اور خاصے مضبوط جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا

"یہ جابو ہے۔ وادی کاپلو کا رہنے والا۔ یہ وہاں کی زبان بھی جانتا ہے اور ان سب سے واقف بھی ہے"...... پال سنگھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ نے واقعی ہمارا مسئلہ حل کر دیا"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جابو یہ کافرستان حکومت کے بہت بڑے افسر ہیں۔ کافرستان کے دشمن وادی کاپلو میں آ رہے ہیں تاکہ وہاں سے تمہارے قبیلے کی مدد حاصل کر کے وہ وادی وارنگ پہنچ سکیں جہاں حکومت کا کوئی کام ہو رہا ہے۔ تم نے ان بڑے افسر صاحب کی مدد کرنی ہے۔ تاکہ دشمنوں کا یہ خاتمہ کر سکیں"...... پال سنگھ نے جابو سے مخاطب ہو کر کہا

"میں ہر طرح سے حاضر ہوں جناب۔ لیکن وادی کاپلو سے وادی وارنگ تو کسی صورت بھی اس موسم میں نہیں پہنچا جا سکتا سوائے ہیلی کاپٹر کے"...... جابو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ اچھی بات ہے...... لیکن میں چاہتا ہوں کہ ان دشمن ایجنٹوں کو وہیں وادی کاپلو میں ہی گھیر کر ختم کر دوں"...... شاگل نے کہا۔

"بالکل جناب یہ کام تو ہمارا قبیلہ انتہائی آسانی سے کر سکتا ہے"...... جابو نے کہا۔

"ان دشمن ایجنٹوں کے پاس جو سامان ہو گا۔ میرا وعدہ کہ وہ تمہارے قبیلے والوں کو تحفے میں دے دیا جائے گا"...... شاگل نے اسے مزید لالچ دیتے ہوئے کہا۔ اور جابو کے چہرہ کھل اٹھا۔

"اوہ۔ یہ تو آپ کی مہربانی ہو گی جناب"...... جابو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور شاگل اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب ہمیں اجازت۔ آپ کی اس امداد کا بے حد شکریہ"...... شاگل

نے کہا اور پال سنگھ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

" یہ تو میرا فرض تھا جناب "...... پال سنگھ نے جواب دیا اور پھر وہ انہیں خود کار تک چھوڑنے آیا۔ جابو بھی ان کے ساتھ تھا اور شاگل نے کار کوٹھی سے نکالی اور واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف چل پڑا۔

" کب روانگی ہے باس "...... کاشی نے پوچھا۔

" اب میں زیادہ دیر نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر ہم سے پہلے وہاں پہنچ گئے تو پھر الٹا ہمارے لئے مشکل پیدا ہو جائے گی "...... شاگل نے کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لاسوڑی کالونی غریب طبقے کی آبادی تھی۔ البتہ بابو ہوٹل کی عمارت خاصی شاندار اور نئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل کی عقبی سمت سے نکل کر علیحدہ علیحدہ چل کر پیدل ہی لاسوڑی کالونی پہنچے تھے۔ تاکہ بھٹناگر کا کوئی آدمی ان کے بارے میں اطلاع اس تک نہ پہنچا دے۔ بابو ہوٹل کے ہال میں داخل ہوتے ہی عمران چونک پڑا۔ کیونکہ وہاں غیر ملکی سیاحوں کی کثرت نظر آ رہی تھی۔ اور دوسرے لمحے وہ سمجھ گیا کہ بھٹناگر ان غیر ملکی سیاحوں کو یہاں منشیات اور شراب وغیرہ سپلائی کرتا ہوگا۔ اس لئے غیر ملکی سیاحوں کی یہاں کثرت نظر آ رہی ہے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا۔ جس کے پیچھے ایک مقامی آدمی بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

" بھٹناگر سے ملنا ہے "...... عمران نے کاؤنٹر پر جا کر اس مقامی آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہ تو کسی سے نہیں ملتے جناب...... آپ حکم فرمائیں۔ آپ کو کیا

چاہیے یہاں آپ کے مطلب کی ہر چیز مل سکتی ہے ۔ خفیہ کمرے بھی ہیں اور باقی سب کچھ بھی" ...... اس آدمی نے بڑے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹی ۔ ایس کا مسئلہ ہے "...... عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا تو مقامی آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ٹھیک ہے "...... اس آدمی نے کہا اور پھر ایک طرف کھڑے آدمی کو اس نے اشارے سے بلایا۔

" روجر ان صاحبان کو چیف کے دفتر پہنچا دو "...... کاؤنٹر مین نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آیئے جناب "...... روجر نے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک خفیہ سرنگ نما راستہ سے گزر کر نیچے ایک دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔

" یہ چیف کا دفتر ہے جناب"...... روجر نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو"...... عمران نے روجر سے کہا اور روجر سلام کر کے مڑا اور تیزی سے واپس چل پڑا۔

عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیلا۔ لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔ عمران نے دستک دی۔

" کون ہے "...... اندر سے دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی ۔ اور عمران سمجھ گیا کہ بولنے والا بھٹناگر ہی ہو گا۔

" بشیر ہوں باس "...... عمران نے تنویر کے ہاتھوں غار میں ہلاک ہونے والے آدمی کے لہجے میں کہا۔

" اوہ تم اور یہاں "...... اندر سے حیرت بھری آواز سنائی دی ۔ اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو عمران دروازے پر کھڑے مقامی آدمی کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

یہ مقامی آدمی ہی تھا لیکن اس کا جسم ٹھوس تھا اور چہرے مہرے سے ہی وہ کوئی بدمعاش نظر آ رہا تھا۔

" اوہ ۔ اوہ تم ۔ تم "...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک صوفے پر گرا۔ عمران کا بازو اس کے جیب میں جاتے ہوئے ہاتھ سے بھی زیادہ تیزی سے گھوما تھا۔

" دروازہ بند کر دو "...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر صوفے سے پلٹ کر گر کر فرش پر گر کر اٹھتے ہوئے بھٹناگر کی گردن پر پیر رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دبا کر گھما دیا اور اس آدمی کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ اپنی مدافعت کے لئے اس کے اٹھتے ہوئے ہاتھ تیزی سے واپس زمین پر گر گئے ۔ اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں اور منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں ۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا مگر گردن سے ہٹایا نہیں تھا۔

" تمہارا نام بھٹناگر ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ ہاں ۔ مگر یہ ۔ یہ کیا ہے ۔ مجھے چھوڑ دو ۔ میں مر جاؤں گا اوہ ۔

اوہ دیوتاؤں کی قسم اس قدر خوفناک عذاب "...... بھٹناگر نے بھنچی بھنچی آواز میں کہا۔

"اس کی تلاشی لو تنویر "...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر نے تیزی سے جھک کر اس کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی ۔ چند لمحوں بعد وہ اس کی جیب سے ریوالور نکال چکا تھا۔

"صفدر اپنی بیلٹ کھول کر اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دو ۔ جلدی کرو" ...... عمران نے کہا اور صفدر نے تیزی سے ہدایت کے مطابق کارروائی شروع کر دی ۔

"اب اسے اٹھا کر صوفے پر بٹھا دو" ...... عمران نے پیر ہٹاتے ہوئے کہا اور صفدر نے ہی اسے بازو سے پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے اچھال کر صوفے پر بٹھا دیا۔

"تم ہمیں پہچانتے ہو" ...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو ۔ مجھے تمہاری نشاندہی کرائی گئی تھی" ...... بھٹناگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں کا انچارج کون ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"میں ہوں انچارج" ...... بھٹناگر نے جواب دیا۔

"نہیں ...... تم اس قابل نہیں ہو کہ کافرستان کے فارن ایجنٹ بن سکو ۔ بولو تم کسے رپورٹ دیتے ہو" ...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں ہی ہوں ۔ اور کوئی نہیں ہے" ...... بھٹناگر نے جواب دیا۔

"اسے نیچے لٹاؤ ۔ تاکہ میں ایک بار پھر اس کی شہ رگ پر پیر رکھ کر

پوچھوں ۔ میں نے سوچا تھا کہ یہ ہمارے جوڑ کا نہیں ہے ۔ اس لئے اس سے رعایت کر دوں گا" ...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس بار تنویر نے اسے بازو سے پکڑ کر نیچے اس طرح پٹخ دیا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی قابل نفرت مخلوق ہو ۔

"رک جاؤ ...... رک جاؤ بتاتا ہوں ۔ وہ ہولناک عذاب نہ دو مجھے ۔ رک جاؤ ۔ میں سب کچھ بتاتا ہوں" ...... بھٹناگر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا

"شروع ہو جاؤ ۔ بولو" ...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس نے پیر اس کی گردن پر رکھ دیا تھا۔

"موہن نے مجھ سے چار آدمی ہائر کئے تھے تمہاری نگرانی کے لئے ۔ اس نے ان چار آدمیوں کو خود ہدایات دی تھیں اور انہیں کارڈ بھی دیئے تھے وہ رپورٹ کاؤنٹر مین کو دیتے تھے ۔ کاؤنٹر مین براہ راست موہن کو رپورٹ دیتا تھا۔ تمہاری نشاندہی بھی موہن نے خود کرائی تھی ...... بھٹناگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ موہن کون ہے ۔ کہاں رہتا ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"وہ فوجی کالونی میں رہتا ہے ۔ چھاؤنی میں افسر ہے ۔ میجر ہے وہ" ...... بھٹناگر نے جواب دیا۔

"میجر ۔ اوہ لیکن ایک ہندو کس طرح یہاں کی فوج کا افسر ہو سکتا ہے" ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں اس کا نام آصف ہے ۔ میجر آصف ۔ لیکن اس کا اصل نام موہن ہے" ...... بھٹناگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں رہتا ہے۔پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور بھٹناگر نے اسے اس کا پورا پتہ بتا دیا۔

"اس کا فون نمبر"...... عمران نے پوچھا۔اور بھٹناگر نے فون نمبر بتا دیا۔

"میک اپ باکس ہے تمہارے پاس"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"میک اپ باکس...... ہاں ہمارے پاس نہیں ہے"...... بھٹناگر نے جواب دیا اور عمران نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اسے پہلے سے اس جواب کی توقع ہو۔

"اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دو صفدر"...... عمران نے میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔اور صفدر نے بھٹناگر کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے دبا دیا۔عمران نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کون صاحب بول رہے ہیں"...... عمران نے آواز بدل کر کہا۔

"میجر آصف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"میجر آصف۔مگر یہ نمبر تو کرنل ہمایوں کا تھا"...... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

"سوری۔آپ نے غلط نمبر ڈائل کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے

کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔عمران نے رسیور رکھا اور واپس بھٹناگر کی طرف آگیا۔

"سنو بھٹناگر...... ہمیں معلوم ہے کہ تم صرف رقم کے لئے کام کرتے ہو۔اگر تم ہمارا ساتھ دینے کا وعدہ کرو تو جتنی رقم تمہیں موہن نے دی ہے۔اس سے زیادہ ہم تمہیں دیں گے۔لیکن اگر تم ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتے تو پھر ہماری مجبوری ہے کہ ہم تمہیں ہلاک کر دیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔اور صفدر نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا دیا۔

"مم۔مم میں تمہارے ساتھ تعاون کروں گا۔مجھے مت مارو"...... بھٹناگر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سن لو کہ اگر تم نے ہم سے دھوکہ کرنے کی کوشش کی تو ایک لمحہ بھی سانس نہ لے سکو گے"...... عمران نے کہا۔

"مم۔میں وعدہ کرتا ہوں کوئی دھوکہ نہ کروں گا۔مجھے معلوم ہے کہ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا"...... بھٹناگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے ہاتھ کھول دو صفدر"...... عمران نے کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ کھول دیئے۔اور بھٹناگر تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"سنو ہم اس موہن کے گھر اس طرح پہنچنا چاہتے ہیں کہ اسے ہماری آمد کا علم نہ ہو سکے۔کیا تم یہ کام کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا

"ہاں۔لیکن ایک شرط پر۔کہ تم اس موہن کو مار ڈالو گے۔ورنہ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔اس نے بعد میں مجھے اور میرے پورے گروپ کو ختم کر دینا ہے"...... بھٹناگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی فکر نہ کرو۔ اس کا خاتمہ ہر صورت میں ہوگا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے میں تمہیں اپنی جیپ میں لے جاتا ہوں۔ وہاں سب لوگ مجھے جانتے ہیں۔ اس لئے کوئی ہمیں نہ روکے گا"...... بھٹناگر نے جواب دیا۔

"تو چلو"...... عمران نے کہا اور بھٹناگر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ اسی راستے سے واپس ہوٹل کے ہال میں پہنچے اور پھر باہر آگئے۔ ایک سائیڈ پر ایک بڑی جیپ موجود تھی۔ بھٹناگر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر اور باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر سوار ہو گئے اور بھٹناگر نے جیپ سٹارٹ کی اور چند لمحوں بعد جیپ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

"اس موہن کے یہاں کتنے اپنے آدمی ہیں"...... عمران نے بھٹناگر سے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ کیونکہ میرا اس سے واسطہ صرف رقم کی حد تک ہے۔ ویسے وہ مجھ سے اکثر کام لیتا رہتا ہے۔ اور بھاری رقمیں دیتا ہے۔ شراب پینے کے لئے وہ اکثر بابو ہوٹل میں آجاتا ہے اور میں نے اس کے لئے ایک خاص کمرہ بنوایا ہے۔ اس وجہ سے مجھے اس کی اصلیت کا بھی علم ہے"...... بھٹناگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جیپ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد اس سڑک کی طرف بڑھ گئی جدھر فوجی چھاؤنی تھی۔ فوجی کالونی چھاؤنی سے ہٹ کر علیحدہ بنائی گئی تھی تھوڑی دیر بعد جیپ کالونی کے مین گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ راستہ باقاعدہ راڈ ڈال کر بند کیا گیا تھا۔ اور تین مسلح فوجی موجود تھے۔ جن میں ایک افسر تھا۔

"گیٹ کھولو"...... بھٹناگر نے سر باہر نکالتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ تم بھٹناگر۔ کس سے ملنا ہے"...... اس افسر نے جیپ کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"کرنل راحت کے مہمان ہیں انہیں پہنچانا ہے"...... بھٹناگر نے کہا

"اوہ۔ اچھا اچھا ٹھیک ہے"...... فوجی نے ایک نظر جیپ کے اندر ڈالتے ہوئے کہا اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے گیٹ کے قریب کھڑے فوجیوں کو اشارہ کیا تو انہوں نے راڈ ہٹا دیا اور بھٹناگر نے جیپ آگے بڑھا دی۔

"یہ موہن اکیلا رہتا ہے یا اس کے ساتھ دوسرے افراد بھی رہتے ہیں"...... عمران نے جیپ کے کافی آگے بڑھ جانے کے بعد پوچھا۔

"ایک ملازم کے ساتھ اکیلا رہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے شادی ہی نہیں کی"...... بھٹناگر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کالونی خاصی وسیع تھی مختلف سڑکوں پر جیپ دوڑانے کے بعد آخرکار بھٹناگر نے جیپ ایک چھوٹی کوٹھی کے کھلے ہوئے گیٹ سے اندر داخل کی اور پورچ میں جہاں ایک فوجی جیپ پہلے سے موجود تھی جا کر روک دی۔

"ریڈ ایکشن تیار رہنا" .... عمران نے مڑ کر کہا۔ اور پھر اچھل کر جیپ سے نیچے اتر آیا۔ دوسری طرف سے بھٹناگر بھی جیپ سے نیچے اتر آیا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی نیچے آگئے۔ اسی لمحے ایک آدمی برآمدے میں آیا۔ وہ لباس سے ملازم ہی لگتا تھا۔

"میجر صاحب ہیں" ...... بھٹناگر نے اس ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ وہ اپنے خاص کمرے میں ہیں" ...... ملازم نے کہا۔

"چلو ہمیں وہ کمرہ دکھاؤ" .... عمران نے آگے بڑھ کر ملازم کی گردن پکڑ لی۔

"مگر۔ مگر۔ یہ" .... ملازم نے گڑبڑا کر بولنا شروع ہی کیا تھا کہ عمران نے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور ملازم کے حلق سے ہلکی سی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ عمران نے اسے فرش پر دھکیل دیا۔

"اسے یہاں سے اٹھا کر ایک کونے میں ڈال دو تنویر" .... عمران نے تنویر سے کہا۔ ... اور تنویر نے جھک کر فرش پر بیہوش پڑے ہوئے ملازم کو بازو سے پکڑا اور گھسیٹ کر ایک طرف کونے میں پھینک دیا۔

"تم جانتے ہو اس کا خاص کمرہ" .... عمران نے بھٹناگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی نہیں۔ میں ڈرائنگ روم سے آگے کبھی نہیں گیا" بھٹناگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آؤ پھر خود ہی تلاش کر لیتے ہیں" .... عمران نے کہا۔ اور اندرونی

حصے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے اسلم" .... اچانک عقبی حصے کی طرف سے موہن کی آواز سنائی دی۔ وہ سب اس وقت ہال کمرے میں موجود تھے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا۔ ہال کا عقبی طرف کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا ہی تھا کہ یکلخت تنویر کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے وہ آدمی تنویر کے بازوؤں میں جکڑا بری طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا۔ تنویر نے اس کی گردن کے گرد بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو وہ آدمی ہلکی سی چیخ مار کر ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا اور تنویر نے اسے فرش پر پٹخ دیا۔

"یہی موہن ہے" .... عمران نے بھٹناگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں یہی ہے۔ آپ کے ساتھی نے تو کمال کیا ہے۔ یہ تو انتہائی خطرناک لڑاکا ہے۔ اسے اس طرح بے ہوش کر دیا ہے۔ حیرت ہے" .... بھٹناگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صفدر کوئی رسی ڈھونڈھو اور اسے کسی کرسی پر جکڑ دو۔ میں اس دوران اس کے خاص کمرے کی تلاشی لے لوں" .... عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اسی دروازے سے عقبی طرف آ گیا یہاں ایک کونے میں علیحدہ کمرہ بنا ہوا تھا۔ جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس علیحدہ کمرے کو ملازم خاص کمرہ کہہ رہا ہو گا۔ کمرہ واقعی کسی دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران نے تلاشی لینی شروع کر دی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ

ایک خفیہ خانے سے ایک جدید ترین لانگ رینج ٹرانسمیٹر برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا جو فکسڈ فریکونسی کا ہونے کے باوجود اس قدر طاقتور تھا کہ شاید پوری دنیا میں اس کی کال ریسیور کی جا سکتی تھی اور اس کی کال کو چیک بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دفتری میز کی سب سے نچلی دراز سے ایک فائل اسے مل گئی۔ جس میں ان سب مشنز کی تفصیلات درج تھیں جنہیں یہ موہن اب تک سرانجام دے چکا تھا۔ اور عمران اس فائل کو پڑھ کر بے اختیار کانپ اٹھا۔ کیونکہ اس شخص نے وادی مشکبار میں ان مجاہدین گروپوں اور لیڈروں کی باقاعدہ فہرستیں مرتب کر رکھی تھیں جو وادی مشکبار میں جنگ آزادی لڑ رہے تھے۔ ان میں سے بے شمار افراد کے نام و پتوں پر سرخ لکیریں کھینچی گئی تھیں ان سرخ لکیروں کو دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ اس کی مہیا کردہ اطلاعات کی وجہ سے ان مجاہدین کو کافرستانی فوج نے شہید کر دیا ہو گا۔ اس طرح تحریک کو کس قدر ناقابل تلافی نقصان اس ایک آدمی کی وجہ سے پہنچا تھا۔ عمران فائل اور ٹرانسمیٹر اٹھائے باہر آ گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ اس ہال میں پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے اس موہن اور اس کے ملازم کو کرسیوں پر باندھ دیا گیا تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر میز پر رکھا اور فائل کو موڑ کر جیب میں رکھنے کے بعد وہ موہن کی طرف بڑھا۔ اس نے اس کے جبڑے بھینچ کر منہ میں انگلیاں ڈالیں اور چند لمحوں بعد وہ اس کے دانت کے خول سے ایک چھوٹا سا کیپسول برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ صفدر"...... عمران نے کیپسول کو بھی

ٹرانسمیٹر کے ساتھ میز پر رکھتے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر موہن کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کا احساس پیدا ہوا تو صفدر پیچھے ہٹ گیا۔ موہن نے چند لمحوں بعد ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو وہ لاشعوری انداز میں ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکتا تھا۔

"کون ہو تم.... اور تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔ ڈاکو ہو۔ چور ہو کون ہو تم"...... موہن نے سخت لہجے میں کہا۔ اس نے بھٹناگر کو بھی اس طرح دیکھا تھا جیسے اس کی کبھی اس سے آشنائی نہ رہی ہو۔

"اسے پہچانتے ہو موہن"...... عمران نے بھٹناگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"اسے نہیں۔ میں تو نہیں جانتا۔ مگر یہ موہن۔ یہ موہن کون ہے میرا نام تو میجر آصف ہے"...... موہن نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"یہ ٹرانسمیٹر دیکھ رہے ہو اور تمہارے دانت کے خول میں موجود زہریلا کیپسول بھی باہر آ چکا ہے۔ اس لئے اب تم خودکشی بھی نہیں کر سکتے اور تم ہمیں اور بھٹناگر سب کو اچھی طرح پہچانتے ہو۔ اس لئے انکار کرنے سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں موہن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ سب بکواس ہے...... میں مشکباری فوج کا اعلیٰ افسر ہوں۔ تم

ضرور کسی سازش کے تحت یہاں آئے ہو۔ یہ ٹرانسمیٹر اور یہ کیپسول۔ ان سب کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... موہن چونکہ باقاعدہ تربیت یافتہ ایجنٹ تھا۔ اس لئے اس کا لہجہ مکمل طور پر سنبھلا ہوا تھا۔

"بطور فارن ایجنٹ تمہارا نمبر ٹی۔ ایکس تھری ہے ناں......" عمران نے کہا۔ کیونکہ اس نے فائل میں یہ نمبر پڑھ لیا تھا۔

"یہ سب جھوٹ ہے۔ بکواس ہے"...... موہن نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم نے شاگل کو اس ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اسے اب تک ہمارے متعلق کیا رپورٹ دی ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"کون شاگل۔ آخر یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... موہن نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"صفدر اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دو"...... عمران نے صفدر سے کہا اور خود وہ میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو...... ٹی۔ ایکس تھری کالنگ اوور"...... عمران کے حلق سے موہن جیسی آواز نکلنے لگی۔

"یس شاگل اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے اوور"...... دوسری طرف سے شاگل کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیائی ایجنٹ ابھی تک یہاں موجود ہیں۔ وہ سارا دن ہوٹل کے کمروں میں گھسے رہتے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے انہیں کسی کی آمد کا انتظار ہو

اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے تو پہلے بتایا تھا کہ انہوں نے وادی کاپلو جانے کے لئے ہیلی کاپٹر بھی حاصل کر لیا ہے۔ پھر کیا ہوا انہیں۔ کیوں رک گئے ہیں وہ اوور"...... دوسری طرف سے شاگل کی آواز سنائی دی۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"احمق آدمی پوری معلومات حاصل کرو میں نے وادی کاپلو جانے کے پورے انتظامات کر لئے ہیں۔ میں ابھی روانہ ہونے والا تھا کہ تمہاری کال آ گئی۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں غلط اطلاع ملی ہو اور وہ وادی کاپلو کی بجائے براہ راست وارنگ پہنچ جائیں اوور۔" دوسری طرف سے شاگل نے چیختے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ اب میں ان کے کمرے میں ڈکٹافون نصب کراتا ہوں۔ پھر ہی پتہ چل سکے گا اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"جو کچھ بھی کرنا ہے۔ احتیاط سے کرنا اور پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اور جیسے ہی وہ وہاں سے روانہ ہوں مجھے فوری رپورٹ دینا اوور"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر اوور"...... عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب ہمارا وادی کاپلو جانا بیکار ہے۔ الٹا ہم وہاں پھنس جائیں گے"...... عمران نے واپس مڑتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا

"اسے ڈاج تو دیا جا سکتا ہے۔وہ وادی کاپلو میں بیٹھا ہمارا انتظار کرتا رہے گا اور ہم کسی اور راستے سے اصل ٹارگٹ پر پہنچ جائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"اور کوئی راستہ ہی تو سمجھ میں نہیں آرہا۔اسی لئے تو میں وادی کاپلو جانا چاہتا تھا۔اب مجھے نئے سرے سے پلاننگ کرنی پڑے گی"....... عمران نے سوچنے کے سے انداز میں جواب دیا اور پھر وہ ایک طرف تپائی پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔اس نے ریسیور اٹھایا۔

"یس"....... دوسری طرف سے کالونی ایکسچینج کے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"جنرل راشد سے بات کرائیں۔میں علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ نے ان سے ملاقات کا وقت لے رکھا ہے"....... دوسری طرف سے آپریٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔تم بات کراؤ۔اٹ از ایمرجنسی"....... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس ہولڈ آن کریں"....... آپریٹر نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ریسیور سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"جنرل راشد بول رہا ہوں۔عمران صاحب خیریت ہے۔کیسے فون کیا آپ نے"....... بولنے والے کے لہجے میں خاصی بے تکلفی تھی۔عمران نے یہاں آنے سے پہلے سر سلطان کے ذریعے جنرل راشد سے بات کرلی

تھی۔تاکہ اسے فوج سے مخصوص ہیلی کاپٹر کے ساتھ ساتھ اپنی مرضی کا اسلحہ بھی مل سکے اور یہاں آکر دوبارہ جنرل راشد سے ایک براہ راست ملاقات کر چکا تھا۔

"فوجی کالونی کوٹھی نمبر تین سو ایک پر فوراً تشریف لائیں۔میں وہاں آپ کی ملاقات کافرستان کے ایک ایجنٹ سے کرانا چاہتا ہوں"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہیں آپ۔فوجی کالونی میں کافرستانی ایجنٹ یہ کیسے ممکن ہے"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ان حالات میں بھی اگر آپ آنکھیں بند کئے رکھیں تو سب کچھ ممکن ہو جاتا ہے۔جنرل صاحب"....... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری طرف سے کوئی جواب سنے بغیر ریسیور رکھ دیا۔

"آستین میں سانپ پل رہے ہیں اور جنرل صاحب ممکن ناممکن کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔تم یہیں رکو۔میں باہر جا رہا ہوں"....... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد چار فوجی جیپیں وہاں پہنچ گئیں۔ان میں سے جنرل راشد کے ساتھ ساتھ دس اور اعلیٰ فوجی افسر بھی نیچے اترے۔

"یہ تو میجر آصف کی کوٹھی ہے عمران صاحب۔کیا وہ ایجنٹ یہاں چھپا ہوا تھا"....... رسمی سلام دعا کے بعد جنرل راشد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ آیئے"....... عمران نے کہا اور پھر وہ جنرل راشد اور

دوسرے فوجی افسروں کو ساتھ لئے ہال میں داخل ہوا تو جنرل راشد اور باقی فوجی افسر بے اختیار اچھل پڑے۔

"جناب۔ جناب انہوں نے مجھے باندھ رکھا ہے۔ یہ مجھ پر نجانے کیسے الزامات لگا رہے ہیں۔ پتہ نہیں یہ کون ہیں"...... موہن نے جنرل راشد کو دیکھتے ہی رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے عمران صاحب۔ آپ نے میجر آصف اور اس کے ملازم کو کیوں باندھ رکھا ہے۔ وہ ایجنٹ کہاں ہے۔ یہ آپ لوگ یہاں کیا کرتے پھرتے ہیں"...... جنرل راشد کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔

"اس کا اصل نام موہن ہے۔ میجر آصف نہیں ہے۔ اور یہ کافرستان سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے۔ اس کا کوڈ نام ٹی۔ ایکس تھری ہے۔ یہ دیکھئے اس کی فائل اور سر پکڑ کر رو دیجئے اپنی اور اپنے عملے کی غفلت اور لاپرواہی پر۔ اس آدمی نے بلا مبالغہ ڈیڑھ سو مشکباری مجاہدین کے بارے میں خفیہ اطلاعات بھجوا کر انہیں شہید کرا دیا ہے"...... عمران کا لہجہ جنرل راشد سے بھی زیادہ تلخ تھا اور اس نے جیب سے فائل نکال کر جنرل راشد کی طرف بڑھا دی۔

"یہ سب جھوٹ ہے۔ یہ سب الزام ہے۔ یہ بکواس کر رہا ہے جناب"...... موہن نے چیختے ہوئے کہا۔ جنرل راشد نے فائل کھول کر پڑھنی شروع کر دی اور جیسے جیسے وہ فائل پڑھتا گیا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ پڑتا گیا۔

"اوہ۔ اوہ اگر واقعی یہ سچ ہے تو پھر اس سے زیادہ ہم قصور وار ہیں کہ

ہمارے سامنے یہ سب کچھ کرتا رہا اور ہمیں علم تک نہ ہو سکا"...... جنرل راشد نے انتہائی گھمبیر لہجے میں کہا اور فائل ساتھ کھڑے بریگیڈیئر کی طرف بڑھا دی۔

"یہ سب جھوٹ ہے جناب...... سب جھوٹ ہے"...... موہن نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ اس کا مخصوص ٹرانسمیٹر ہے۔ اور یہ ہے وہ زہریلا کیپسول جو میں نے اس کے دانت کے خلا سے نکالا ہے۔ ورنہ یہ اب تک خود کشی کر چکا ہوتا۔ اور جہاں تک ثبوت کا تعلق ہے تو یہ ثبوت ابھی دے دیتا ہوں آپ کے سامنے"...... عمران نے کہا۔

"صفدر۔ موہن کے منہ میں کپڑا ٹھونس دو"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ لوگ بھی اس دوران خاموش رہیں گے"...... عمران نے جنرل راشد اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور جنرل راشد نے اثبات میں سر ہلا دیا عمران نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو...... ٹی۔ ایکس تھری کالنگ اوور"...... عمران کے منہ سے موہن کی آواز نکلی اور جنرل راشد اور اس کے سارے ساتھی بے اختیار چونک کر عمران کو دیکھنے لگے۔ لیکن وہ عمران کی ہدایت کی وجہ سے بولے نہیں تھے۔

"یس شاگل اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے شاگل کی آواز سنائی دی۔

"جناب ...... عمران اور اس کے ساتھی چھاؤنی سے حاصل ہونے والے ہیلی کاپٹر پر وادی کاپلو روانہ ہو گئے ہیں۔اوور"...... عمران نے کہا

"اوہ ...... کب روانہ ہوئے ہیں اور کس راستے سے یہ وہاں پہنچیں گے اوور"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"راستہ تو مجھے معلوم نہیں ہو سکا جناب۔لیکن یہ ابھی دس منٹ پہلے روانہ ہوئے ہیں۔ایک مقامی آدمی بھی ان کے ساتھ ہے اوور"...... عمران نے موہن کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ہیلی کاپٹر کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ اوور......" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔اور عمران نے جواب میں ہیلی کاپٹر کا نمبر بتا دیا۔

"او۔کے ٹھیک ہے۔اب ہم انہیں شکار کر لیں گے۔اوور اینڈ آل" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب تو آپ کو یقین آگیا ہوگا۔یہ شاگل کافرستانی سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔میرے پاس وقت نہیں ہے۔ورنہ میں خود اس سے ساری تفصیلات معلوم کر لیتا۔یہاں اس کا پورا گروپ ہوگا۔اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ اسے اور اس کے ساتھیوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔لیکن ایک بات بتا دوں جنرل صاحب۔اگر مجھے یہ رپورٹ ملی کہ یہ شخص فرار ہو گیا ہے تو پھر آپ جانتے ہیں کہ میرا باس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف کتنا بااختیار ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہم جانتے ہیں عمران صاحب۔آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا تعارف

ہمیں پہلے ہی کرا دیا گیا تھا اور ہم آپ سے شرمندہ ہیں کہ اس خطرناک سانپ کی اصلیت کو ہم پہچان نہ سکے تھے۔آپ بے فکر رہیں اب ہم سے کوتاہی نہ ہوگی"...... جنرل راشد نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔اب آپ اسے سنبھالیے اور ہمیں اجازت دیجئے"...... عمران نے کہا اور اپنے ساتھیوں اور بھٹناگر کو واپس چلنے کا کہہ کر اس نے میز پر پڑا ہوا وہ ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے تنویر کو دے کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں فوری طور پر کاپلو پہنچ جانا چاہیے"...... شاگل نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کرتے ہوئے میز کی دوسری طرف بیٹھی ہوئی ریکھا اور کاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران کے ہیلی کاپٹر کا نمبر تو معلوم ہو گیا ہے باس ۔ کیوں نہ آپ فوج کو اس کی اطلاع کر دیں ۔ وہاں مشکبار میں جگہ جگہ کافرستانی فوج کی چوکیاں موجود ہیں ۔ وہ آسانی سے اسے راستے میں ہی نشانہ بنا سکتی ہیں"...... ریکھا نے کہا۔

"اوہ ۔ ہاں تمہاری یہ تجویز بھی درست ہے ۔ وادی کاپلو پاکیشیائی مشکبار سے کافی فاصلے پر ہے ۔ اس لئے وہ ہماری طرح فوری طور پر وہاں پہنچ نہیں سکتے"...... شاگل نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"جنرل رام چندر سے بات کراؤ فوراً"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہاں سے ہمیں کتنی دیر لگے گی باس ۔ وادی کاپلو پہنچنے میں"...... کاشی نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے"...... شاگل نے جواب دیا ۔ اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور شاگل نے رسیور اٹھالیا۔

"جنرل رام چندر سے بات کیجئے باس"...... دوسری طرف سے سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس جنرل رام چندر بول رہا ہوں ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے ایک سنجیدہ اور باوقار آواز سنائی دی۔

"جنرل رام چندر ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چند خطرناک ترین ایجنٹ کافرستان کی وادی وارنگ میں ایک اہم پروجیکٹ تباہ کرنے آرہے ہیں ۔ وہ پاکیشیائی مشکبار سے ایک مخصوص بوما ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر وادی کاپلو پہنچ رہے ہیں ۔ اب یہ ہمیں معلوم نہیں کہ وہ اس کے لئے کونسا راستہ اختیار کریں گے ۔ لیکن بہرحال ان کی منزل وادی کاپلو ہی ہے ۔ آپ کافرستانی مشکبار میں فوج کے تمام چیکنگ اڈوں کو مطلع کر دیں کہ جیسے ہی یہ ہیلی کاپٹر چیک ہو اسے فوری طور پر ہی فضا میں تباہ کر دیا جائے"...... شاگل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس ہیلی کاپٹر کی کوئی مخصوص نشانی"...... جنرل رام چندر نے پوچھ اور شاگل نے وہی نمبر بتا دیا جو ٹی ۔ ایکس تھری نے اسے ٹرانسمیٹر پر بتایا تھا۔

"ٹھیک ہے آپ ذمہ دار آفیسر ہیں اس لئے میں ابھی احکامات بھجوا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور شاگل نے شکریہ ادا کر کے ریسیور رکھ دیا۔ جنرل رام چندر کے اسے ذمہ دار آفیسر کا خطاب دینے سے اس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا تھا۔

"اب ہمیں یہاں سے روانہ ہو جانا چاہیے۔ نجانے وہاں کیسے حالات ہوں۔ ہمیں ایڈجسٹ بھی تو ہونا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"میں نے انتظامات کے احکامات دے دیئے ہیں چار ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹرز میں جائیں گے۔ تاکہ ہم ضروری اسلحہ اور سامان بھی ساتھ لے جا سکیں۔ ان کی طرف سے اطلاع آتے ہی ہم روانہ ہو جائیں گے"...... شاگل نے کہا۔

"باس ایک بات کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔ تھوڑی دیر پہلے ٹی ایکس ۔ تھری نے کال کر کے کہا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل میں بند ہیں اور پھر کچھ دیر بعد ہی اطلاع دی کہ وہ ہیلی کاپٹر پر روانہ ہو چکے ہیں اور آپ کے پوچھنے پر اس نے بتایا ہے کہ دس منٹ پہلے روانہ ہوئے ہیں۔ حالانکہ میرا خیال ہے بیس پچیس منٹ پہلے اس نے کال کی تھی۔ کہیں کوئی گڑ بڑ تو نہیں ہے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بھی چونک پڑی۔

"اوہ واقعی کاشی کی بات قابل غور ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"ٹی ۔ ایکس تھری وہاں فوج میں آفیسر ہے۔ اس لئے اس کی رپورٹ غلط نہیں ہو سکتی۔ وہ بے حد ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ پہلے اطلاع اس کے آدمیوں نے اسے دی ہو گی اور دوسری اسے چھاؤنی سے ملی ہو گی"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی باس اگر کنفرم کر لیا جائے تو بہتر ہے۔ کیا اس ٹی ۔ ایکس تھری کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کنفرمیشن کا"...... ریکھا نے کہا۔

"چلو تمہاری تسلی کے لئے چیک کر لیتا ہوں"...... شاگل نے کہا اور میز پر موجود فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر ریسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

"یس ۔ ایوری فلم اسٹوڈیو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"رستم سے بات کراؤ۔ میں ایس بول رہا ہوں"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور اجنبی آواز ریسیور پر سنائی دی۔

"رستم بول رہا ہوں جناب"...... بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ایس بول رہا ہوں رستم۔ ٹی ۔ ایکس تھری نے مجھے ایک اہم اطلاع دی ہے۔ تم ٹی ۔ ایکس تھری کو فون کر کے اس سے اپنے طور پر بات کرو کہ اس نے جو اطلاع مجھے دی ہے وہ درست بھی ہے یا نہیں۔ اور پھر مجھے میرے ہیڈ کوارٹر کے نمبر پر رپورٹ دو پوری طرح محتاط رہنا"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر...... میں ابھی اس سے معلوم کر کے آپ کو کال کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی شاگل نے رسیور رکھ دیا۔

"تو کیا آپ کو ٹی۔ ایکس۔ تھری کی ذات پر شک ہے۔" ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کاشی اور تمہاری دونوں کی باتوں نے مجھے چونکا دیا ہے۔ عمران بے حد شاطر آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے واقعی کوئی گڑبڑ ہو...... اگر ٹی۔ ایکس۔ تھری اصل ہے تو پھر اس کی اطلاع درست ہو گی"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اصل۔ کیا مطلب۔ وہ جعلی کیسے ہو سکتا ہے"...... ریکھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں عمران موجود ہو وہاں سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔ جب شک پڑ گیا ہے تو پھر سب کچھ ہو سکتا ہے"...... شاگل نے کہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... شاگل رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جناب...... رستم کا فون ہے"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کیونکہ کال ختم ہوتے ہی ڈائریکٹ کرنے والا بٹن آٹومیٹک انداز میں واپس آ چکا تھا۔

"بات کراؤ"...... شاگل نے کہا۔

"ہیلو رستم بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد رستم کی گھبرائی

ہوئی آواز سنائی دی اور اس کا لہجہ سنتے ہی شاگل چونک پڑا۔

"کیا ہوا۔ تم گھبرائے ہوئے کیوں ہو"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"باس۔ ٹی۔ ایکس۔ تھری کو فوج نے گرفتار کر لیا ہے۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ اس کے مطابق وہاں چند پاکیشیائی پہنچے اور انہوں نے فوج کے اعلیٰ ترین افسروں کو بلا لیا۔ اور ٹی۔ ایکس۔ تھری کو گرفتار کر کے فوج کے ہیڈ کوارٹر لے جایا گیا...... دوسری طرف سے رستم نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ کتنی دیر ہوئی ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

"وہ ابھی اس کی کوٹھی سے گئے ہیں۔ شاید آدھا گھنٹہ ہوا ہو گا۔ اس کی ساتھ والی کوٹھی میں رہنے والا میرا دوست ہے۔ جب اس کی کوٹھی سے فون نہ اٹھایا گیا تو میں نے اس دوست کو فون کیا۔ اس نے مجھے یہ تفصیل بتائی ہے"...... رستم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... شاگل نے ڈھیلے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا شک درست نکلا ہے۔ ٹی۔ ایکس۔ تھری پکڑا جا چکا ہے اس کا مطلب ہے دونوں کالیں غلط تھیں"...... شاگل نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"آپ ٹرانسمیٹر کال کریں۔ دیکھیں کون اٹنڈ کرتا ہے"...... ریکھا نے کہا اور شاگل نے چونک کر اثبات میں سر ہلایا اور پھر میز پر موجود ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو شاگل کالنگ اوور"...... شاگل نے تیز تیز لہجے میں کال دینی

شروع کر دی۔

"ٹی۔ ایکس تھری اٹنڈنگ اوور"...... دوسری طرف سے ٹی۔ ایکس تھری کی آواز سنائی دی۔

"تمہارے باپ کا نام کیا ہے۔ اوور"..... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے۔

"اوہ۔ سر کیا بات ہے۔ یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ اوور"....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"بتاؤ۔ یہ ضروری ہے اوور"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا

"کونسا نام بتاؤں۔ جو میں نے یہاں چھاؤنی میں لکھوا رکھا ہے یا اصلی والا نام بتاؤں اوور"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اصل والا بتاؤ اوور"..... شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

"جیونا۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شٹ اپ تمہارے باپ کا نام سر رحمن ہے سمجھے۔ تم مجھے ڈاج نہیں دے سکتے عمران۔ اوور"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب..... اگر آپ کے اور باپ کا نام ایک جیسا ہے تو اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بکواس مت کرو۔ مجھے رپورٹ مل چکی ہے کہ ٹی۔ ایکس تھری کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس لئے میں چیک کر رہا تھا۔ ویسے میرا چیلنج ہے عمران کہ تم چاہے وادی کاپلو کی طرف آؤ یا کسی اور طرف سے وادی

وارنگ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا قبرستان ہی ثابت ہو گی۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ...... یہ واقعی شیطان ہے۔ اسے میرے باپ کا نام بھی معلوم ہے"...... شاگل نے کہا۔

"واقعی حیرت ہے۔ حالانکہ مجھے آپ کے والد کے نام کا علم نہ تھا......" ریکھا نے جواب دیا۔

"لعنت بھیجو باپ کے نام پر۔ اب بتاؤ کہ کیا کیا جائے۔ میں تو جنرل رام چندر کو بھی ہدایت دے چکا ہوں۔ اب کس منہ سے اسے کہوں کہ میری اطلاع غلط تھی"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے کہنے کی۔ اچھا ہے چیک کرتے رہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے باوجود وہ کاپلو ہی پہنچ"...... ریکھا نے کہا۔

"نہیں۔ اب وہ ضرور کوئی اور راستہ تلاش کرے گا۔ اس بار الٹا ہم پھنس گئے ہیں۔ وہاں وادی میں انتظار میں بیٹھا نہیں جا سکتا۔ اور اس نامراد کا پتہ بھی نہیں ہے کہ یہ کس طرف سے آئے گا"...... شاگل نے بڑے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے باس ہمیں پھر بھی وادی کاپلو جانا چاہیئے" کاشی نے کہا۔

"اب تم دونوں چلی جاؤ۔ میں تو نہیں جا سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ ہم وہاں وادی کاپلو میں بیٹھے اس کے انتظار میں سوکھتے رہیں گے۔ اور وہ وادی وارنگ پہنچ جائے گا"...... شاگل نے کہا۔

"آپ رستم سے کہیں کہ وہ ان کی نگرانی کرے۔ علیحدہ کوئی حتمی اطلاع دے سکے"...... ریکھا نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہی ہو سکتا ہے"...... شاگل نے کہا۔ اور ایک بار پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کو ڈائریکٹ کیا۔ اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

ہوٹل کے کمرے میں تنویر۔ جولیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے موجود مشن کے سلسلے میں باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ کیونکہ وادی کاپلو کے راستے وادی وارنگ جانے کا آئیڈیا عمران نے ڈراپ کر دیا تھا اور اب عمران ایک بار پھر کئی گھنٹوں سے غائب تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے کافرستانی مشکبار میں داخل ہو کر وہاں کے فوجی افسروں کے میک اپ میں درہ سارڈک کی طرف بڑھنا چاہیے۔ درہ سارڈک کراس کرنے کے بعد ہم وادی وارنگ کے قریب پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد جیسے بھی حالات ہوں گے ویسے ہی لائحہ عمل طے کیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مسئلہ تو وادی وارنگ میں داخلے کا ہے۔ وہاں ہر طرف برف ہی برف ہے۔ اور نگران چوکیوں والے چوکنا ہیں۔ وہ ایک لمحے میں ہمیں بھون ڈالیں گے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا

"کسی فوجی جنرل کا ہیلی کاپٹر کیوں نہ اڑا لیا جائے اس طرح وہ آسانی سے اسے ہٹ نہ کر سکیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"اس میں وقت کافی لگ جائے گا۔ اور اصل بات وقت ہے اور ہمارے پاس اس کی بہت کمی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تو کیا یہاں بیٹھے بیٹھے وقت بڑھتا رہے گا۔ خواہ مخواہ کی طویل سوچوں میں الجھ کر ہم خراب ہو رہے ہیں۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ وہاں پہنچیں تو سہی"...... تنویر نے اپنی فطرت کے عین مطابق کہا۔

"اس وادی کاپلو کے چکر میں بھی خواہ مخوہ وقت ضائع ہوا ہے تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اس مشن میں ڈائریکٹ ایکشن ہی کام آئے گا"...... جولیا نے کہا اور تنویر کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ یوں لگتا تھا جیسے جولیا نے اس کی حمایت میں ایک فقرہ نہ کہا ہو بلکہ اس کے جسم میں توانائی بھر دی ہو

لیکن پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا دروازہ کھلا اور عمران ایک آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ یہ نانے قد اور ٹھوس جسم کا پہاڑی آدمی تھا۔ اس کے جسم پر براؤن رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔

"ان کا نام غازی ہے۔ اور اب مشن کے دوران یہ ہمارے گائیڈ بن کر جائیں گے"...... عمران نے اس آدمی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر عمران نے دوسرے ساتھیوں کا ان کے اصل ناموں سے غازی سے تعارف کرایا۔

"یہ میری زندگی کا سب سے پر مسرت لمحہ ہے کہ میں آپ حضرات سے

مل رہا ہوں۔ ورنہ آج تک میں نے آپ کے کارنامے ہی سنے تھے۔ خاص طور پر عمران صاحب کے"...... غازی نے باری باری تنویر۔ صفدر اور کیپٹن شکیل سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ جولیا کو اس نے صرف سر جھکا کر سلام کیا تھا۔

"تفصیلی تعارف ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں مشکباری ہوں اور کافرستانی مشکبار کا رہنے والا ہوں۔ وہاں کے ایک مجاہد گروپ سے میرا تعلق ہے۔ پاکیشیائی مشکبار کی حکومت اور مجاہدین کے درمیان رابطے کا کام بھی کرتا ہوں۔ پیشے کے لحاظ سے شکاری ہوں اور وادی مشکبار کا ایک ایک چپہ میں نے دیکھا ہوا ہے"...... غازی نے خود ہی اپنا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جنرل راشد سے میری اس مشن کے سلسلہ میں تفصیلی بات چیت ہوئی ہے۔ کیونکہ اب وادی کاپلو جانا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ اور وقت ہی ہمارے پاس نہیں ہے۔ جنرل راشد پہلے مشکبار کے خفیہ دستے کے انچارج رہے ہیں اور اس حیثیت سے وہ کافرستانی مقبوضہ مشکبار آتے جاتے رہے ہیں۔ انہوں نے وادی کاپلو کا بھی دورہ کیا ہوا ہے بہرحال ان سے بات چیت کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ درہ سارک کے قریب واقع کافرستانی فوج کے ایک خفیہ اڈے پر اگر ہم قبضہ کر سکیں تو وہاں سے ہمیں برف میں چلنے والی بم پروف ایسی گاڑیاں مل سکتی ہیں جن کی مدد سے ہم بغیر کسی روک ٹوک کے وادی وارنگ میں سفر کر

سکتے ہیں۔ یہ خصوصی گاڑیاں کافرستان نے روسیاہ سے حاصل کی ہیں۔ اور انہیں اس اڈے میں انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے۔ تاکہ سرد موسم میں وادی مشکبار میں انہیں استعمال کیا جاسکے۔ لیکن جنرل راشد اس خفیہ اڈے کے صحیح محل وقوع سے واقف نہ تھے۔ البتہ انہوں نے بتایا کہ مسٹر غازی کسی زمانے میں اس اڈے میں کام کر چکے ہیں۔ اور جب تحریک آزادی شروع ہوئی تو مسٹر غازی نے کافرستانی فوج کی ملازمت کو خیرباد کہااور تحریک مشکبار میں مجاہدین کو اپنی خدمات پیش کر دیں اور تب سے یہ انتہائی گرانقدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ کافرستانی حکومت مسٹر غازی کی دشمن نمبرایک ہے۔ اور ان کی ہٹ لسٹ پر غازی صاحب کاپہلا نمبر ہے۔ لیکن مسٹر غازی آج تک ان کے ہاتھ نہیں آسکے اور اتفاق سے ان دنوں مسٹر غازی مشکبار آئے ہوئے تھے۔ اس لئے جنرل راشد نے انہیں ٹریس کر کے مجھ سے ملادیا اور انہوں نے ہمارا گائیڈ بننا قبول کر لیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" حقیقت یہ ہے عمران صاحب کہ کافرستانی حکومت نے وادی وارنگ میں زیر تعمیر پروجیکٹ کو اس قدر خفیہ رکھا ہوا ہے کہ کافرستانی فوج کے اعلیٰ ترین افسروں کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ جب آپ نے مجھے اس کی تفصیلات بتائیں تو یقین کیجئے میں سکتے میں آگیا۔ یہ اس قدر خطرناک منصوبہ ہے کہ اگر یہ پورا ہو گیا تو پوری وادی مشکبار میں قیامت برپا ہو جائے گی۔ کافرستانی فوج کے خلاف ہر قسم کی مزاحمت ختم ہو جائے گی اور مشکبار کے مسلمان مکمل طور پر کافرستانی فوجی بھیڑیوں

کے رحم و کرم پر رہ جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں پورے دل وجان سے آپ کا ساتھ دوں گا۔ اور یقین کریں جب آپ حضرات کے اس مشن کا علم مشکبار کے مجاہدین کو ہوگا تو وہ بھی آپ کے احسان مند رہیں گے"...... غازی نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

" کیا ہمارے پاس اتنا وقت ہے کہ ہم درہ ساروک میں اس خفیہ اڈے پر قبضہ کر کے وہاں سے گاڑیاں حاصل کریں اور پھر ان گاڑیوں پر وادی وارنگ میں داخل ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اڈے پر قبضہ کئے بغیر تو گاڑیاں حاصل ہی نہیں ہو سکتیں"...... غازی نے جواب دیا۔

" آپ ہمیں اس اڈے تک پہنچائیں۔ اس کے بعد جو صورتحال ہو گی۔ ویسے ہی وہاں فیصلہ کر لیا جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

" ٹھیک ہے جناب۔ آپ تیار رہیں میں زیادہ سے زیادہ دو تین گھنٹوں میں انتظامات مکمل کر لوں گا۔ آدھی رات کو ہم ایک خصوصی ہیلی کاپٹر سے یہاں سے کافرستانی مقبوضہ مشکبار میں داخل ہو کر ایک خاص مقام پر پہنچیں گے۔ اور وہاں سے کافرستانی فوجی ہیلی کاپٹر پر ہم درہ ساروک روانہ ہو جائیں گے۔ ہم زیادہ سے زیادہ کل شام تک درہ ساروک پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ وہاں ہمیں ایک پناہ گاہ بھی میسر ہو گی۔ وہاں بیٹھ کر جو صورتحال ہو گی ویسے ہی طے کر لیا جائے گا"...... غازی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلائے اور غازی سب سے

مصافحہ کرنے کے بعد کمرے سے باہر چلا گیا۔

شاگل اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس نے ہیڈ کوارٹر کو کہہ دیا تھا کہ اس کے لئے آنے والی ہر کال کو یہاں رہائش گاہ پر ڈائریکٹ کر دیا جائے۔ ہیڈ کوارٹر میں اس نے رستم سے پھر رابطہ قائم کیا تھا۔ کیونکہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں آئندہ کسی قسم کے اقدام کا انحصار رستم کی رپورٹ پر ہی تھا۔ رستم نے اسے بتایا تھا کہ اس نے ایک خاص گروپ کی مدد سے ہوٹل میں عمران کے کمرے کے ساتھ ملحقہ کمرے میں انتہائی حساس ڈکٹا فون نصب کر دیا ہے۔ جس کی مدد سے وہ آسانی سے عمران کے کمرے میں ہونے والی تمام بات چیت ریکارڈ کر سکتا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ عمران کمرے سے غائب ہے۔ اور صرف اس کے ساتھی اس کے کمرے میں بیٹھے گپ شپ کر رہے ہیں۔ اس لئے جیسے ہی عمران آئے گا پھر کسی کام کی بات کا علم ہو سکے گا۔ اور اس کے بعد ہی وہ رپورٹ دے گا اور اس وقت شاگل رستم

کی طرف سے اس رپورٹ کے انتظار میں ہی بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جارہا تھا اس کی بے چینی میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے پاس سوائے انتظار کے اور کوئی چارہ کار بھی نہ تھا۔

تھوڑی دیر بعد میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور شاگل نے تیزی سے مڑ کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"مسٹر رستم سے بات کریں باس"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"جلدی بات کراؤ"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ہیلو سر میں رستم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رستم کی آواز سنائی دی

"یس کیا رپورٹ ہے۔ کچھ پتہ چلا۔ جلدی بتاؤ"...... شاگل نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے ان کا پورا منصوبہ معلوم کر لیا ہے۔ جب آپ سے بات ہوئی تو اس کے بعد عمران واپس آگیا۔ اس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا جس کا نام غازی بتایا گیا تھا۔ اس کا تعارف سب سے کروایا گیا اور اس کے بعد ان کے درمیان آئندہ منصوبے کے سلسلے میں تفصیلی بات چیت ہوئی۔ جس کا ٹیپ میرے پاس موجود ہے۔ میں آپ کو فون پر کیسٹ سنوا دیتا ہوں تاکہ آپ کو پوری تفصیل کا علم ہو سکے"...... دوسری طرف سے رستم کی آواز سنائی دی۔

"جلدی سنواؤ"...... شاگل نے بے چین لہجے میں کہا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رسیور سے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"ان کا نام غازی ہے اور اب مشن کے دوران یہ ہمارے ساتھ ہمارے گائیڈ بن کر جائیں گے"...... عمران کی آواز سنائی دی۔ اور پھر عمران کے ساتھیوں کی آوازیں سنائی دیں۔ غازی اور عمران کے ساتھیوں کے درمیان تعارف ہو رہا تھا۔ شاگل خاموش بیٹھا سنتا رہا۔ جیسے جیسے ان لوگوں کی گفتگو آگے بڑھ رہی تھی۔ شاگل کی آنکھوں میں چمک بڑھتی جارہی تھی۔ پھر غازی کے واپس جانے اور دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی رستم کی آواز آئی۔

"باس آپ نے ٹیپ سن لیا"...... رستم نے کہا۔

"تم نے کمال کر دیا رستم۔ تم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تمہیں اس کا تمہارے تصور سے بھی زیادہ انعام ملے گا"...... شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا شکریہ باس کافرستان کے لئے تو میری جان بھی حاضر ہے۔ ویسے میں اس غازی کو جانتا ہوں۔ لیکن اس کے اصل کردار کا مجھے بھی آج ہی علم ہوا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس غازی کا خاتمہ آسانی سے کرا سکتا ہوں۔ اور ویسے آپ نے ہی پابندی لگا رکھی ہے۔ ورنہ اگر آپ چاہیں تو عمران اور اس کے ساتھیوں کا بھی یہاں آسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے"...... دوسری طرف سے رستم نے کہا اور شاگل کے چہرے پر غصے کے

تاثرات تیزی سے پھیلتے چلے گئے۔

"کیا۔ کیا بک رہے ہو..... کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے نانسنس ...... احمق آدمی۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"..... شاگل نے غصے سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب باس میں نے تو ایک تجویز"...... رستم نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے شاید شاگل کی طرف سے اس قسم کے ردعمل کی توقع ہی نہ تھی۔ جس طرح شاگل اس کی تعریف کر رہا تھا اس لحاظ سے تو شاید اس کا یہ خیال ہوگا کہ اس کی تجویز پر شاگل اور خوش ہو جائے گا..... مگر شاگل کے اس ردعمل پر وہ اس قدر گھبرا گیا تھا کہ اس سے فقرہ ہی پورا نہ ہو سکا تھا۔

"تجویز کے بچے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اس غازی کے خاتمے کے بعد ہم ایک بار پھر اندھیرے میں رہ جائیں..... تم عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی بات کر رہے ہو احمق آدمی۔ تم محض کافرستانی انٹیلی جنس کے ایک عام سے کارندے رہے ہو۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ عمران کس عفریت کا نام ہے۔ یہ تو تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم نے اس قدر اہم منصوبہ کچھ کر لیا اور عمران کو پتہ نہیں چلا۔ ورنہ اب تک تم سینکڑوں بار زندہ زمین میں دفن ہو چکے ہوتے نانسنس..... اگر تم نے ذرا بھی اس قسم کی کوشش کی تو تم تو کیا عمران کو ہلاک کرو گے۔ عمران کو تمہارے متعلق سب معلوم ہو جائے گا اور وہ ایک بار پھر منصوبہ بدل دے گا"..... شاگل غصے کی شدت میں مسلسل بولے چلا جا

رہا تھا۔

"یس باس...... ٹھیک ہے باس آپ درست فرما رہے ہیں باس ......" دوسری طرف سے رستم نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ اپنا ڈکٹا فون ہٹا لو اور فوراً وہاں سے چلے جاؤ۔ بالکل اس ہوٹل کا رخ نہ کرنا۔ بلکہ آج کی رات اپنے کمرے سے ہی باہر نہ نکلنا۔ عمران کو میں خود سنبھال لوں گا"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور شاگل نے رسیور رکھ دیا۔

"احمق آدمی سارا کیا کرایا ختم کرانا چاہتا تھا"..... شاگل نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"درہ ساروک میں خفیہ اڈہ۔ اب میں دیکھوں گا کہ عمران اور اس کے ساتھی میرے ہاتھوں کیسے بچ سکتے ہیں"..... شاگل نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ملٹری ہیڈ کوارٹر"...... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ اس وقت ہیڈ کوارٹر میں جو بھی اعلیٰ ترین افسر موجود ہو اس سے میری بات کراؤ"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر جنرل رام چندر صاحب ایک خصوصی میٹنگ میں مصروف ہیں آپ اگر فرمائیں تو ان سے بات ہو سکتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا

" اوہ۔اگر وہ موجود ہیں تو پھر میں انہی سے بات کروں گا...... " شاگل نے جواب دیا۔

" ہولڈ کریں سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جنرل رام چندر کی آواز سنائی دی۔

" یس جنرل رام چندر بول رہا ہوں "...... بولنے والے کے لہجے میں وقار تھا۔

" جنرل آپ سے پہلے بھی میری بات ہوئی تھی "...... شاگل نے کہا۔

" ہاں۔اور میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق احکامات جاری کر دیئے تھے۔آپ بے فکر رہیں جیسے ہی وہ ہیلی کاپٹر چیک ہوا اسے فضا میں ہی تباہ کرا دیا جائے گا "...... جنرل رام چندر نے جواب دیا۔

" دشمن ایجنٹوں کو آپ کے ان احکامات کی اطلاع مل چکی ہے اور مجھے بھی رپورٹ مل گئی ہے کہ آپ کے یہ احکامات لیک آؤٹ ہو کر دشمن ایجنٹوں کو پہنچ گئے ہیں "...... شاگل نے جان بوجھ کر بات جنرل رام چندر پر الٹ دی تھی۔

" کیا...... کیا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔یہ کیسے ممکن ہے کہ ہائی کمان کے احکامات دشمن ایجنٹوں تک پہنچ جائیں۔اس طرح تو ایک لمحے کے لئے بھی ملک کا دفاعی نظام قائم نہیں رہ سکتا "...... جنرل رام چندر کے لہجے میں تلخی تھی۔

" وادی مشکبار میں فوج کا ایک آدمی غازی نام کا تھا۔جو تحریک کے آغاز کے بعد فوج کی ملازمت چھوڑ کر مسلمانوں سے مل گیا اور کافرستان

خلاف کافرستانی کام کرنے لگا۔اس کی بات چیت کا ٹیپ میرے پاس ہے۔جس میں اس نے دشمن ایجنٹوں کو آپ کے احکامات کی تفصیل ئی ہے "...... شاگل بھلا اتنی آسانی سے کہاں شکست ماننے والا تھا۔

" غازی۔اوہ ہاں۔اس ایجنٹ کے بارے میں تو ہائی کمان کے پاس رٹس موجود ہیں۔انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے۔ویری بیڈ آپ کا شکریہ آپ نے اس بارے میں مجھے اطلاع کر دی۔میں اب مزید ایسے امات کروں گا کہ ہائی کمان کے احکامات کسی صورت بھی لیک آؤٹ نہ سکیں "...... جنرل رام چندر نے آخرکار شاگل کے مقابلے میں شکست م کر ہی لی۔

" ٹھیک ہے۔دشمن ایجنٹوں نے اس بار دوسرا منصوبہ بنایا ہے۔اور یقیناً ہماری باخبری کی داد دیں گے کہ ان کا یہ نیا منصوبہ بھی ہمارے پوری تفصیل سے پہنچ چکا ہے۔لیکن یہ منصوبہ ایسا ہے کہ ہمیں خود ان کے مقابلے پر جانا پڑے گا۔آپ مجھے بتائیں کہ درہ سارو ک میں ستانی فوج کا جو خفیہ اڈہ ہے۔جہاں روسیاہ سے حاصل کی گئیں ایسی روف برفانی گاڑیاں موجود ہیں۔جو وادی وارنگ میں استعمال کی جا ہیں اس اڈے کا انچارج کون ہے "...... شاگل نے کہا۔

" اوہ۔اوہ مجھے حیرت ہے جناب کہ آپ کو اس خفیہ اڈے اور ان وں کے متعلق کیسے علم ہو گیا۔یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے "...... جنرل چندر نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا اور شاگل بے اختیار ہنس

"اب میں کیا کہوں جنرل رام چندر۔ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں۔ میرے سامنے دنیا کا کوئی سیکرٹ چھپا نہیں رہ سکتا اور آپ تو می بات کر رہے ہیں۔ جب کہ پاکیشیائی مشکبار کا جنرل راشد آپ کے اڈے اور ان گاڑیوں سے واقف ہے اور دشمن ایجنٹ اب اس اڈے قبضہ کر کے ان گاڑیوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... شاگل نے اج طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ اگر ایسا کہہ رہے ہیں تو میں آپ کی بات کو جھٹلا نہیں لیکن یہ حقیقت انتہائی خوفناک ہے۔ اب مجھے ذاتی طور پر نئے اقد کرنے ہوں گے۔ بہر حال آپ فرمائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ اس ا کے انچارج کرنل ارجن ہیں......" جنرل رام چندر نے کہا۔

"میں اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر اس اڈے میں پہنچنا ہوں۔ تاکہ دشمن ایجنٹ جیسے ہی وہاں پہنچیں ہم ان کی موت کا سامان سکیں۔ آپ ایسا کریں کہ ایسے آدمی کو ہمارے ساتھ بھجوا دیں جو اس اڈے تک پہنچا سکے۔ اور کرنل ارجن کو بھی ہمارے متعلق بتا تاکہ وہ وہاں ہمارے ساتھ ہر ممکن تعاون کرے"...... شاگل نے

"آپ کب وہاں کے لئے روانہ ہونا چاہتے ہیں"...... جنرل رام نے پوچھا۔

"کل صبح"...... شاگل نے کہا۔

"او۔ کے میجر بشن کو میں آپ کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دوں گا۔ وہ ارجن کا نائب ہے۔ اور ایک خصوصی مشن پر یہاں ملٹری ہیڈ کو

ہے۔ اس نے کل صبح ہی واپس جانا تھا وہ اب آپ کے ساتھ ہی جائے گا آپ بے فکر رہیں کرنل ارجن کو آپ کے متعلق ہدایات پہنچ جائیں گی پ سے مکمل تعاون کرے گا"...... دوسری طرف سے جنرل رام چندر کہا۔

"شکریہ"...... شاگل نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تاکہ انہیں انتظامات کے لئے تفصیلی مات دے سکے۔ اس کے دل میں مسرت کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ نکہ اسے یقین تھا کہ اس بار وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر نے میں یقیناً کامیاب ہو جائے گا۔ اور اس طرح نہ صرف اس کی زندگی سب سے بڑی حسرت پوری ہو جائے گی۔ بلکہ پرائم منسٹر کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ شاگل میں کیا صلاحیتیں ہیں۔

کافرستانی فوجی ٹرانسپورٹ طیارہ فضا کی بلندیوں میں ...... تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ یہ طیارہ کافرستان سے مرمیں کھول سامان لے کر آیا تھا اور اب اپنا مشن مکمل کر کے واپس کی جانباز کا لیکن اس وقت اس طیارے میں عمران اور اس کے سات کی یونیفارم میں ملبوس موجود تھے۔ غازی کے تعلقات و ...... "عمران تھے۔ اور یہ خفیہ انتظام بھی غازی نے ہی کیا تھا کافر یے۔ وہ سب کے آدمی موجود تھے۔ اور یہ ان لوگوں کی وجہ سے ۔ طیارے کی عمران اور اس کے ساتھی اس طیارے میں جگہ حاصل ہو گئے تھے۔ البتہ پائلٹ کو یہی بتایا گیا تھا کہ عمران کے ساتھ ہی ایک کا تعلق کمانڈوز سے ہے۔ وہ ایک اہم فوجی مشن یا۔ اور وہ سب اٹھ ہیں اور ان کے اس مشن کو اعلیٰ ترین حکام ۔ اپنی دونوں انگلیوں ہے۔ چنانچہ درہ ساروک سے جب طیارہ اپنا نے ایک سائیڈ دروازہ

ول دیا ان۔ تیز سرد ہوا کے جھکڑ اندر آنے شروع ہو گئے اور اس کے ساتھ ی طیارہ بُری طرح ڈولنے لگ گیا۔

" کود ...م جائیں۔ جلدی کریں "...... پائلٹ کی آواز سنائی دی اور عمران یزی سے ی کھلے دروازے کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے اس نے گھپ ندھیرے میں چھلانگ دی۔ تیز سرد ہوا کو چیرتا ہوا اس کا جسم انتہائی تیز رفتاری سے نیچے گرنے لگا۔ اور جہاز کی تیز گڑگڑاہٹ کئی لمحوں تک اسے سر اور کانوں پر موجود مخصوص ٹوپ کے باوجود سنائی دیتی رہی تھی۔ ایک مخصوص وقفے کے بعد عمران نے ایک جھٹکے سے پیرا شوٹ کھولا اور دوسرے لمحے ایک زوردار جھٹکے سے اس کا گولی کی رفتار سے نیچے جاتا ہوا جسم رکا ور پھر متوازن ہو کر آہستہ آہستہ نیچے اترنے لگا۔ نیچے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ دور دور تک روشنی کی ایک کرن تک موجود نہ تھی۔ آسمان پر چونکہ گھرے بادل تھے۔ اس لئے وہاں کسی قسم کی کوئی روشنی نہ تھی۔ اور نہ ہی اسے اپنے ساتھی نظر آ رہے تھے۔ لیکن پھر آنکھیں اندھیرے کی عادی ہوتی چلی گئیں اور پھر اسے نیچے پھیلی ہوئی برف نظر آنے لگ گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ برف پر اترا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم برف پر گرا اور تیزی سے پھسلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ لیکن جلد ہی وہ رک گیا۔ برف پر اترنے اور خاص طور پر پہاڑی علاقے میں اترنے کی خاص تکنیک تھی۔ ورنہ تو کسی بھی کھائی میں گر کر وہ ہلاک ہو سکتا تھا۔ جسم کے رکتے ہی عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پیرا شوٹ اتارنا شروع کر دیا۔ پیرا شوٹ اتار کر اس نے اسے تہہ کر کے اپنی بیلٹ کے

ساتھ ہی باندھ لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جسم پر موجود مخصوص انداز کی یونیفارم کی جیب کی زپ کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال لیا جس پر صرف ایک بٹن تھا۔ اور ایک گول دائرے نما ڈائل تھا جس کے ارد گرد چاروں طرف کنارہ سا بنا ہوا تھا۔ عمران کچھ دیر وہیں خاموش کھڑا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ لیکن ہر طرف اونچی نیچی پہاڑیوں اور گہرائیوں کے علاوہ اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ پھر جب اسے یقین ہو گیا۔ کہ اس کے ساتھی نیچے اتر چکے ہوں گے تو اس نے آلے کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ڈائل روشن ہو گیا اور اس پر بیک وقت کئی نقطے تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ پھر ایک نکتہ اچانک بجھ گیا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ اس کے کسی ساتھی نے اپنا کاشنزاس کے ساتھ منسلک کر دیا ہے۔ پھر یکے بعد دیگرے سب نقطے بجھتے چلے گئے۔ لیکن ڈائل اسی طرح روشن رہا۔ عمران جانتا تھا کہ اس کے ساتھیوں کے پاس موجود کاشنزاس آلے کی طرف ان کی رہنمائی کر رہے ہوں گے اور وہ جلد ہی یہاں پہنچ جائیں گے۔ بشرطیکہ کوئی ناقابل عبور کھائی راستے میں نہ آ گئی۔ اس کے لئے ان کے پاس ٹرانسمیٹر موجود تھے جن سے وہ بوقت ضرورت آپس میں گفتگو کر سکتے تھے لیکن عمران نے انہیں ہدایت کر رکھی تھی کہ سوائے اشد ضرورت کے وہ ٹرانسمیٹر استعمال نہ کریں۔ کیونکہ ٹرانسمیٹر کال کہیں بھی کیچ ہو سکتی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک سایہ اس کے پاس پہنچ گیا۔ یہ تنویر تھا۔ وہ شاید باقیوں کی نسبت عمران سے زیادہ قریب جگہ پر اترا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا پہنچ گئی۔ اس کے بعد غازی پھر صفدر اور کیپٹن شکیل اکٹھے پہنچے اور

عمران نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔ کیونکہ ان کے مشن کا یہ کٹھن ترین مرحلہ بخیر و خوبی سرانجام پا چکا تھا۔

"کیا تم نے چیک کر لیا ہے کہ ہم اس وقت کہاں موجود ہیں اور وہ ہماری خفیہ پناہ گاہ کہاں ہے"...... عمران نے غازی سے مخاطب ہو کر کہا

"جی ہاں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم اس سے کافی قریب اترے ہیں۔ آیئے"...... غازی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر وہ خاموشی سے غازی کے پیچھے چل دیئے۔ غازی کے ہاتھ میں اب ایک اور چھوٹا سا آلہ تھا۔ جس پر موجود ڈائل میں قطب نما کے انداز میں دو سوئیاں مسلسل ادھر ادھر تھرک رہی تھیں۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد اچانک وہ سب ایک گہرائی میں اترے اور پھر غازی نے آلہ بند کر کے جیب سے ایک مخصوص انداز کی سیٹی نکال کر اسے تین بار مخصوص انداز میں بجایا تو اس کی تیز آواز خاموشی میں دور دور تک پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اور ابھی اس کی باز گشت سنائی دے رہی تھی۔ کہ اچانک ویسی ہی سیٹی کی ہلکی سی آواز انہیں اپنے دائیں ہاتھ پر کچھ فاصلہ پر سنائی دی اور غازی ہاتھ ہلاتے ہوئے دائیں ہاتھ کی طرف چل پڑا۔ کچھ دور جانے کے بعد وہ رک گیا۔ اور اس نے ایک بار پھر سیٹی کو مخصوص انداز میں بجایا۔ تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک انسانی سایہ ایک چٹان کی اوٹ سے نکل کر ان کے سامنے آ گیا۔

"کون ہے"...... آنے والے نے تیز لہجے میں کہا۔

"زیرو زیرو ون" ...... غازی نے جواب دیا۔

"ساتھ کون ہیں" ...... اس آدمی نے پوچھا۔

"میزبان" ...... غازی نے جواب دیا۔

"او۔کے آؤ" ...... اس آدمی نے مطمئن لہجے میں کہا۔اور تیزی سے مڑ گیا۔

"آیئے جناب" ...... غازی نے مڑکر عمران سے کہا اور پھر اس آدمی کے پیچھے چل پڑا۔چٹان کی اوٹ میں ایک سرنگ نما راستہ تھا جس میں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔لیکن کچھ آگے بڑھنے کے بعد ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر یکلخت روشنی دکھائی دی۔روشنی کسی مشعل کی تھی۔یہ ایک وسیع و عریض غار تھی غار کے اندر ایک کونے میں مشعل جل رہی تھی۔جبکہ وہاں خوراک کے بند ڈبے اور ایک طرف کمبلوں کے ڈھیر اور ادویات کے باکس پڑے ہوئے تھے۔لیکن وہاں کوئی دوسرا آدمی نہ تھا۔جب عمران اور اس کے ساتھی اندر پہنچ گئے تو گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ وہ راستہ بند ہو گیا۔جسے کراس کر کے وہ اندر آئے تھے۔

"کمال ہے۔سیٹی کی آواز یہاں تک پہنچ جاتی ہے" ...... عمران نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں تازہ ہوا کے لئے مخصوص راستے بنائے گئے ہیں اور سیٹی کی تیز آواز ہوا کے ساتھ اندر پہنچ جاتی ہے" ...... غازی نے جواب دیا۔

"یہ مشکباری مجاہد ہے۔عبدالرزاق۔اس خفیہ پناہ گاہ کا انچارج۔" غازی نے اس نوجوان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔جو خاموش کھڑا اپنی

چمکدار آنکھوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"ایک مجاہد سے مصافحہ کر کے مجھے یقیناً دلی مسرت ہو گی" ...... عمران نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا اور اس نے واقعی انتہائی پرجوش انداز میں عبدالرزاق سے مصافحہ کیا۔

"آپ کے متعلق ٹرانسمیٹر پر غازی صاحب نے بتا دیا تھا۔مجھے تو آپ سے ملنے کی بے حد خواہش تھی" ...... عبدالرزاق نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور پھر سوائے جولیا کے سب نے اس سے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا جو نیک مقصد کی خاطر اس ویرانے میں اکیلا رہ رہا تھا۔

"یہ اڈہ کس لئے بنایا گیا ہے" ...... عمران نے ایک کمبل بچھا کر اس پر لیٹتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے کچھ ہی دور مجاہدین کا ایک خفیہ اڈہ موجود ہے۔یہ اڈہ ان کے ساتھ ہونے والی کسی بھی ایمرجنسی کے لئے قائم کیا گیا ہے۔یہاں ایسے خفیہ راستے موجود ہیں جن سے مجاہدین سفر کرتے ہوئے یہاں تک آتے ہیں اور اس اڈے تک جاتے ہیں" ...... غازی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ اڈہ جس پر ہم نے ریڈ کرنا ہے یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"وہ یہاں سے کافی دور ہے۔تقریباً چار پانچ گھنٹوں کا سفر ہے" ...... غازی نے جواب دیا۔

"جناب ایک بات بتا دوں۔آج صبح میں نے اس اڈے کے قریب

ایک سول ہیلی کاپٹر کو اترتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور پھر کچھ دیر بعد وہی ہیلی کاپٹر واپس کافرستان کی طرف جاتا بھی دکھائی دیا تھا۔۔۔۔۔" عبدالرزاق نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔

"تم نے اسے کہاں سے چیک کیا تھا"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں دن کے وقت ایک پہاڑی غار کے دہانے پر رہتا ہوں۔ اور کافرستانی فوج کی نقل و حرکت چیک کرتا ہوں جس کی رپورٹ میں مجاہدین کو دیتا رہتا ہوں۔ وہیں سے میں نے اسے چیک کیا تھا۔۔۔۔۔" عبدالرزاق نے جواب دیا۔

"کیا تم اس کافرستانی اڈے کا محل وقوع جانتے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن ہم ادھر کبھی نہیں گئے۔ کیونکہ اس اڈے میں ایسے سائنسی آلات نصب ہیں جو ہماری نشاندہی دور سے ہی کر دیتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے پاس ایسے وسائل ہی نہیں ہیں کہ ہم اس قدر مضبوط اڈے پر قبضہ کر سکیں۔۔۔۔۔" عبدالرزاق نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا تم نے اچھی طرح چیک کیا تھا۔ وہ سول ہیلی کاپٹر ہی تھا۔۔۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب میں سول اور فوجی ہیلی کاپٹر کے فرق کو اچھی طرح سمجھتا ہوں"۔۔۔۔۔ عبدالرزاق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا نمبر یا کوئی نشانی جو تم نے دیکھی ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا

"نہیں جناب۔ میرے پاس جو دوربین ہے وہ اس قدر طاقتور نہیں ہے۔ عام سی دوربین ہے۔ اتنی دور سے بس رنگ اور خاکہ ہی نظر آسکتا ہے۔ الفاظ نظر نہیں آتے"۔۔۔۔۔ عبدالرزاق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سول ہیلی کاپٹر کی آمد کا مطلب تو یہی ہو سکتا ہے کہ سول لوگ اس اڈے پر آئے ہوں گے۔ لیکن اس فوجی اڈے میں سول لوگوں کا کیا کام ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کہیں وادی کاپلو کی طرح ہمارا یہ منصوبہ بھی لیک آؤٹ نہ ہو گیا ہو۔ ہو سکتا ہے یہ شاگل اور اس کے ساتھی ہوں۔ اور وہ لوگ سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر پر آئے ہوں۔ اگر عبدالرزاق اس کا نمبر یا نشان دیکھ لیتا تو یہ بات کنفرم ہو جاتی"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ یہ منصوبہ کیسے لیک آؤٹ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ غازی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ ابھی معلوم ہو جاتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اپنے بیگ میں سے اس نے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا چند لمحوں بعد اس نے بٹن دبا دیا۔ اور ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو ہیلو ایس۔ ایف۔ ٹو کالنگ اوور"۔۔۔ عمران کا لہجہ یکسر بدلا ہوا تھا۔

"یس ۔ ہیڈ کوارٹر ۔ اوور" ...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی ۔

"چیف سے بات کرائیں ۔ اٹ از ایمرجنسی اوور" ...... عمران نے کہا۔

"چیف کافرستان سے باہر گئے ہوئے ہیں ۔ آپ پیغام دے دیں اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ نو ۔ چیف جہاں بھی ہوں ان سے بات کرائیں ۔ آئی ۔ سے ۔ اٹ از ایمرجنسی ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ایک اہم ترین اور فوری اطلاع دینی ہے" ...... عمران نے کہا۔

"فریکونسی نوٹ کریں ۔ اس پر بات کرلیں ۔ اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نئی فریکونسی بتادی گئی

"شکریہ ۔ اوور اینڈ آل" ...... عمران نے کہا اور مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میری چھٹی حس اب چھٹی جماعت پاس کر گئی ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔ چھٹی حس چھٹی جماعت پاس کر گئی ہے ۔" غازی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کے ساتھی مسکرا دیئے۔

"مطلب یہ مسٹر غازی کہ اس اڈے میں سول ہیلی کاپٹر پر آنے والا شاگل اور اس کے ساتھی ہیں اور ہمارا منصوبہ لیک آؤٹ ہو چکا ہے ...... عمران نے جواب دیا غازی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے"

"اتنا بڑا فیصلہ آپ نے کیسے کر دیا" ...... غازی نے کہا۔

"یہ فریکونسی بتا رہی ہے کہ شاگل اس وقت درہ ساروک میں ہے ۔ تمہیں شاید فریکونسی کی مدد سے طول بلد عرض بلد اور علاقے کی سمت کے کلیے کا علم نہیں ہے ۔ ٹرانسمیٹر فریکونسی اپنی مرضی سے نہیں بتائی جا سکتی ۔ اس کا ایک خاص کلیہ ہوتا ہے ۔ کافرستان سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے پہلے بتایا گیا کہ شاگل کافرستان سے باہر گیا ہوا ہے اور پھر جو فریکونسی بتائی گئی وہ اس وادی مشکبار کی ہی بنتی ہے" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور غازی کے چہرے پر ایسے تاثرات نظر آنے لگے جیسے اسے عمران کی اس بے پناہ ذہانت پر تعجب ہو رہا ہو ۔ جس نے صرف فریکونسی سن کر فیصلہ دے دیا تھا۔

"یہ ایس ۔ ایف کیسا کوڈ تھا عمران صاحب" ...... صفدر نے پوچھا۔

"کافرستانی سیکرٹ سروس سروس نے فارن ایجنسی کے لئے مخصوص کوڈ مقرر کئے ہوئے ہیں ۔ ٹی ۔ ایکس پاکیشیا کے لئے ۔ ایس ۔ ایف شوگران کے لئے ۔ میں نے اس لئے ایس ۔ ایف کے الفاظ استعمال کئے تھے تاکہ ہیڈ کوارٹر کو شک نہ پڑ سکے" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا

"اگر شوگران کے لئے ایس استعمال ہوتا ہے تو پاکیشیا کے لئے تو پی ہونا چاہیئے ۔ یہ ٹی کیوں ہو گیا" ...... جولیا نے کہا اور عمران مسکرا دیا

"اگر ملکوں کے ناموں کے پہلے حروف پر ہی کوڈ رکھا جاتا تو کوڈ بنانے والوں کو حماقت کا سب سے بڑا انعام مل جاتا ۔ کیونکہ پھر یہ کوڈ ہی نہ رہتا ویسے یہ اتفاق ہے کہ ایس ۔ شوگران کا کوڈ بن گیا ہے" ۔ عمران نے

جواب دیا اور جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"عمران صاحب۔اگر واقعی شاگل یہاں اڈے پر موجود ہے۔تو پھر ہم اس وقت یقینی خطرے سے دوچار ہیں۔ان لوگوں نے یقیناً ہمارے پیرا شوٹ چیک کئے ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا کہا۔

"اس فریکونسی سے تو یہ بات طے ہو گئی ہے کہ وہ یہاں اڈے پر موجود ہے۔اب رہی یہ بات کہ اس اندھیرے میں انہوں نے ہمیں چیک کیا ہے یا نہیں۔اس کا پتہ تو بعد میں چلے گا۔ہو سکتا ہے کہ وہ صبح کا انتظار کر رہے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یہاں اس اڈے پر پہنچ جانے کے بعد تمہارا کیا پروگرام تھا"...... جولیا نے پوچھا۔

"پروگرام تو اسی اڈے سے گاڑیاں حاصل کرنے کا تھا۔لیکن شاگل کی یہاں موجودگی کے بعد یہ آئیڈیا بھی ڈراپ کرنا پڑے گا۔کیونکہ اس طرح ہم یہاں الجھ کر رہ جائیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ اس فریکونسی پر کال کر کے کنفرم کر لیں۔ضروری نہیں کہ فریکونسی اسی اڈے کی ہو"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اڈے میں ایسی مشینری موجود ہو کہ وہ ٹرانسمیٹر کال سے یہاں کا آسانی سے سراغ لگالیں۔البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں سے دور جا کر کال کریں اور پھر واپس آجائیں"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے کچھ دور ایک اور غار ہے۔اگر آپ کہیں تو میں آپ کو وہاں لے چلتا ہوں"...... عبدالرزاق نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم بھی ساتھ چلیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"کیا ضرورت ہے۔صرف کنفرمیشن ہی تو کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔عمران عبدالرزاق کے ساتھ اس غار سے باہر آگیا۔باہر اور اندر کے ماحول میں زمین آسمان کا فرق تھا۔

"اوہ کس سمت ہے"...... عمران نے باہر نکل کر عبدالرزاق سے پوچھا۔اور عبدالرزاق نے ہاتھ اٹھا کر بائیں طرف اشارہ کر دیا۔

"اور وہ غار جہاں تم مجھے لے جا رہے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ دائیں طرف ہے۔یہاں سے تقریباً نصف کلو میٹر دور۔" اس نے جواب دیا۔

"او۔کے آؤ"...... عمران نے کہا اور عبدالرزاق تیزی سے دائیں طرف کو چل پڑا۔پھر واقعی نصف کلو میٹر کے قریب فاصلہ طے کرنے کے بعد عبدالرزاق اسے ایک چھوٹی سی غار میں لے آیا۔جو خالی پڑی تھی۔

"ٹارچ روشن کرو"...... عمران نے کہا اور عبدالرزاق جس نے آتے ہوئے ٹارچ ہاتھ میں لے لی تھی روشن کر لی۔عمران نے ٹارچ کی روشنی میں وہ فریکونسی ایڈجسٹ کی جو ہیڈ کوارٹر سے بتائی گئی تھی۔اور پھر

ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ایس۔ ایف نمبر ٹو کالنگ چیف شاگل اوور......" عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"کون ہو تم۔ سپیشل کوڈ بتاؤ اوور"...... چند لمحوں بعد شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ یہ بات تو واقعی اس کے ذہن سے نکل گئی تھی کہ شاگل تو فارن ایجنٹس کے لہجوں کی پہچان رکھتا ہوگا۔

"سپیشل کوڈ علی عمران اوور"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا۔ تم...... تمہیں یہ فریکونسی کیسے معلوم ہوگئی اوور......" اس بار دوسری طرف سے شاگل نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہیڈ کوارٹر سے...... تمہیں یہ خوشخبری سنانا چاہتا تھا کہ میرے منصوبے کے عین مطابق تم درہ سارو ک پہنچ چکے ہو۔ جبکہ میں وادی وارنگ میں اور تمہارے خفیہ پروجیکٹ کی تباہی کا سامان مکمل ہو چکا ہے۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو مجھے چکر نہیں دے سکتے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی ایک ٹرانسپورٹ طیارے سے پیراشوٹوں کی مدد سے یہاں کودے ہیں۔ تمہارے گرد گھیرا ڈالا جا چکا ہے اور تمہارا خفیہ اڈہ بھی ٹریس ہو گیا ہے۔ کسی بھی لمحے میں موت بن کر تم پر جھپٹ پڑوں گا

اب تم جو چاہے کر لو موت سے نہیں بچ سکتے اوور"...... دوسری طرف سے شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ارے واہ تم تو صاحب ذوق بھی ہو گئے ہو کہ خود ہی جواب غزل میں دینے لگ گئے ہو۔ بہرحال میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے کہ تمہارے پروجیکٹ کی تباہی سے پہلے تمہیں اطلاع کر دی ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ یہ سب کچھ تمہیں ڈاج دینے کے لئے کیا گیا تھا۔ گڈ بائی اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ تو جناب انتہائی غلط کام ہوا ہے۔ ہمارا اڈہ ان کی نظروں میں آگیا ہے اب کیا ہوگا"...... عبدالرزاق نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا

"اڈہ نظروں میں آجاتا تو شاگل ابھی تک خاموش بیٹھا ہوا ہوتا وہ قیامت بن کر ٹوٹ پڑتا۔ میں اس کی طبیعت کو جانتا ہوں۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ انہوں نے اس پورے علاقے کو گھیر لینا ہے۔ اور تلاش شروع کر دینی ہے۔ فی الحال وہ صرف سائنسی نگرانی میں مصروف ہوں گے۔ اس لئے ہمیں اب فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے چلتا ہوا اس غار سے باہر آگیا عبدالرزاق بھی اس کے پیچھے تھا۔ اس نے ٹارچ بجھا دی تھی اور پھر وہ دونوں چلنے کی بجائے تقریباً دوڑتے ہوئے واپس اس پہلے والی غار میں پہنچ گئے۔ اور جب عمران نے انہیں شاگل کے ساتھ ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتایا تو وہ سب پریشان ہو گئے۔

"اوہ یہ تو بہت برا ہوا عمران صاحب"...... غازی نے ہونٹ بھینچتے

ہوئے کہا۔

"بہت برا یا معمولی برا کہو۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ ہمارا منصوبہ واقعی لیک آؤٹ ہو گیا اور شاگل ہم سے پہلے یہاں پہنچ گیا اور صبح ہونے والی ہے اور صبح ہوتے ہی اس نے کسی شکاری کتے کی طرح ہمارا پیچھا شروع کر دینا ہے۔ اور ہم یہاں بری طرح الجھ کر رہ جائیں گے۔ اس لئے اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم فوری طور پر یہاں سے روانہ ہو جائیں عبدالرزاق کو ساتھ لے لیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ اڈہ ہی ان کی نظروں میں آئے گا۔ اڈہ دوسرا بھی بن سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم جائیں گے کہاں۔ اور کیسے"...... جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"مجاہدین کے اس اڈے کی طرف چلیں جس کا ذکر پہلے کیا گیا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"وہ بہت دور ہے جناب ہمیں وہاں تک پہنچتے پہنچتے دو روز لگ جائیں گے"...... غازی نے جواب دیا۔

"میری ایک تجویز ہے عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں بتاؤ"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"انہوں نے ہمارے پیراشوٹ چیک کر لئے ہیں۔ تو انہیں یہ بھی علم ہو گیا ہو گا کہ ہمارے پیراشوٹ کس طرف ہمیں لے آئے ہیں۔ اور یقیناً انہوں نے اس طرف ہی تلاش کرنا ہے۔ اس لئے ہم اگر صبح ہونے سے

پہلے اس اڈے کی مخالف سمت میں پہنچ جائیں اور پھر جیسے ہی یہ لوگ اڈے سے نکل کر ادھر ہماری تلاش میں آئیں۔ ہم ان کے اڈے پر نوٹ پڑیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن بقول مسٹر غازی اڈہ تو یہاں سے چار پانچ گھنٹوں کے فاصلے پر ہے اور صبح ہونے میں زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے باقی ہیں اس طرح تو ہمارا ان سے براہ راست ٹکراؤ ہو جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"شاگل کی فطرت میں سمجھتا ہوں وہ براہ راست سامنے نہ آئے گا۔ وہ اپنے آدمی بھیجے گا۔ بہرحال فوری طور پر کیپٹن شکیل کی تجویز قابل عمل ہے اس لئے چلو"...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور وہ سب تیزی سے سامان سمیٹنے میں مصروف ہو گئے۔

شاگل ایک کمرے میں بچھے ہوئے آرام دہ بستر پر گہری نیند سو رہا تھا۔ وہ آج صبح ریکھا۔ کاشی اور اپنے دس ساتھیوں کے ساتھ درہ ساروک میں واقع کافرستانی فوج کے خفیہ اڈے پر پہنچ گیا تھا۔ یہاں کرنل ارجن نے اس کا استقبال کیا تھا۔ جنرل رام چندر نے اسے شاگل کے بارے میں بریف کر دیا تھا اور شاگل نے یہاں آتے ہی سب سے پہلے کرنل ارجن سے مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی یہاں آمد کے بارے میں تفصیلی بات چیت کر لی تھی۔ کرنل ارجن نے جب اسے بتایا کہ یہاں ایسی مشینیں موجود ہیں جن سے اڈے کے اردگرد دور دور تک زمین سے آسمان تک کا علاقہ باقاعدہ چیک ہوتا رہتا ہے تو شاگل نے خود جا کر اس مشینری کو چیک کیا اور پھر مطمئن ہو گیا۔ سارا دن وہ وقفے وقفے سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلوم کرتا رہا لیکن اسے ہر بار یہی بتایا گیا کہ کوئی آدمی اس پورے علاقے میں داخل نہیں ہوا۔ اور

یہی سنتے سنتے جب رات ہو گئی تو شاگل مجبوراً سونے کے لئے بیڈ روم میں آ گیا۔ لیکن یہاں بھی اسے نیند نہ آ رہی تھی۔ اس کا ذہن مسلسل عمران کی طرف لگا ہوا تھا۔ عمران کے یہاں نہ پہنچنے پر کبھی کبھی اسے خیال آتا کہ کہیں رستم نے غلط بیانی نہ کی ہو۔ چونکہ وہ کیسٹ خود سن چکا تھا۔ اس لئے وہ اس خیال کو ہر بار مسترد کر دیتا تھا۔ لیکن اس کے لئے انتظار بے حد کٹھن ثابت ہو رہا تھا۔ پھر سوچتے سوچتے نجانے اسے کس وقت نیند آ گئی کہ اچانک کسی کے جھنجھوڑنے پر وہ بے اختیار جاگ پڑا۔

"کون ہو"...... اس نے آنکھیں کھولتے ہی حیرت سے بستر کے قریب کھڑے ایک نوجوان کو دیکھ کر کہا۔

"کرنل صاحب نے بلوایا ہے۔ چند پیرا شوٹ چیک کئے گئے ہیں"...... نوجوان نے کہا تو شاگل بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر بستر سے نیچے کود پڑا۔

"اوہ۔ اوہ اس کا مطلب ہے وہ لوگ پہنچ گئے"...... شاگل نے جلدی سے پاس پڑا ہوا سلیپنگ گاؤن پہنتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس مشین روم میں پہنچ چکا تھا جہاں چیکنگ کے آلات نصب تھے۔ کرنل ارجن وہاں موجود تھا۔

"آیئے جناب یہ دیکھئے پیرا شوٹ یہ یقیناً وہی لوگ ہیں جن کے لئے آپ یہاں آئے ہیں"...... کرنل نے ایک مشین کی سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل وہی ہوں گے۔ لیکن یہ تو صرف سائے سے نظر آ رہے ہیں۔

واضح نہیں ہیں "...... شاگل نے کہا۔

"باہر گھپ اندھیرا ہے۔ اور یہ بھی ایک مخصوص مشین کی وجہ سے نظر آرہے ہیں۔ ورنہ شاید کسی طرح بھی چیک نہ ہو سکتے۔ یہ ایک ٹرانسپورٹ طیارے سے کودے ہیں۔ مجھے جیسے ہی اطلاع دی گئی میں فوراً یہاں آگیا اور آپ کو بلوا لیا "...... کرنل ارجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سوچ کیا رہے ہو۔ انہیں فضا میں ہی ہلاک کرا دو۔ جلدی کرو نیچے اتر کر تو یہ غائب ہو جائیں گے "...... شاگل نے بے چین لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی مشینری ہمارے پاس نہیں ہے۔ جو اڈہ بند ہونے کے باوجود ان پر فائر کر سکے۔ اس کے لئے اڈہ کھول کر باہر جانا ہوگا اور تب تک یہ زمین پر پہنچ چکے ہوں گے۔ ویسے فکر نہ کریں یہ کہیں نہیں جا سکتے۔ صبح کی روشنی پھیلتے ہی ہماری دوسری مشینری کام شروع کر دے گی اور ہم انہیں تلاش کر لیں گے۔ پھر ان کا خاتمہ مشکل نہ ہوگا "...... کرنل ارجن نے کہا اور شاگل نے جواب میں کچھ کہنے کی بجائے ہونٹ بھینچ لئے۔ ظاہر ہے اب وہ کیا کہہ سکتا تھا۔ پھر ایک ایک کر کے پیرا شوٹ سکرین سے غائب ہوتے چلے گئے۔

"یہاں اس سرد ترین موسم اور برف میں یہ کہاں چھپ سکتے ہیں "...... شاگل نے کرنل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں بے شمار ایسی غاریں موجود ہیں جہاں چھپا جا سکتا ہے یہ برف تو معمولی برف ہے۔ نیچے پہاڑیاں ویسے ہی ہیں۔ لیکن یہ کب تک غاروں

میں چھپے رہ سکتے ہیں۔ باہر تو نکلیں گے "...... کرنل ارجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب یہ باہر نکلیں گے تو تم انہیں کس طرح ہلاک کرو گے "...... شاگل نے پوچھا۔

"گھیر کر اور کس طرح ہلاک کیا جا سکتا ہے "...... کرنل ارجن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے شاگل کے سوال کی سمجھ نہ آئی ہو

"اس کا مطلب ہے کہ اڈہ کھولنا پڑے گا "...... شاگل نے کہا۔

"ظاہر ہے جناب...... اڈے کے اندر کوئی ایسی مشینری نہیں ہے ہم نے یہ اڈہ بنایا ہی اس انداز میں ہے "...... کرنل ارجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی شاطر ترین لوگ ہیں اور ان کا مقصد اس اڈے پر قبضہ کر کے برف پر چلنے والی مخصوص گاڑیاں حاصل کرنا ہے۔ اور میں بتا دوں کہ یہ اڈہ تو کوئی حیثیت نہیں رکھتا ان لوگوں نے ایسی ایسی لیبارٹریاں تباہ کر ڈالی ہیں جنہیں ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے تم اس انداز میں نہ سوچو کہ صبح ہوتے ہی تمہارے فوجی گنیں لئے باہر نکلیں گے اور انہیں مار کر واپس آجائیں گے۔ اس کے لئے مخصوص پلاننگ کرنا پڑے گی۔ ورنہ یہ مریں گے بھی نہیں اور اڈے پر بھی قبضہ کر لیں گے "...... شاگل نے تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ ان کے بارے میں جانتے ہیں اور کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف ہیں آپ جو پلاننگ بنائیں۔ ہم اس کی تعمیل کرنے کے لئے تیار ہیں

"...... کرنل ارجن نے کہا۔اور کرنل ارجن کے تعریفی کلمات سے شاگل کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"گڈ ...... تم اچھے آدمی ہو۔مجھے پسند آئے ہو۔اب میری بات غور سے سنو۔عمران اور اس کے ساتھیوں کا یہاں آنے کا مقصد اس اڈے پر قبضہ کرنا ہے۔اس لئے وہ جہاں بھی گئے ہوں لامحالہ یہاں پہنچیں گے۔میں ابھی اپنے آدمیوں کو باہر بھجوا دیتا ہوں۔تم اپنے آدمی بھی ساتھ بھیج دو۔کیونکہ میرے آدمی اس علاقے اور موسم سے واقف نہیں ہے۔یہ سب اس اڈے کے گرد چاروں طرف اس طرح چھپ جائیں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی انہیں چیک نہ کر سکیں گے۔اور ہم یہاں موجود رہیں گے۔جب مشینوں کی مدد سے ہم ان لوگوں کو چیک کر لیں گے تو ٹرانسمیٹر پر اپنے ساتھیوں کو ان کے متعلق بتا دیں گے اور اس طرح اچانک ہونے والی فائرنگ سے ان میں سے کوئی بھی نہ بچ سکے گا"...... شاگل نے واقعی بہترین پلاننگ بنائی تھی۔

"ویری گڈ ...... جناب آپ کی ذہانت کا جواب نہیں۔اگر آپ فوج میں ہوتے تو بہترین کمانڈر ہوتے۔آپ کے آدمیوں کو میں مخصوص لباس دے دوں گا۔اور اپنے آدمیوں کو بھی سمجھا دوں گا"...... کرنل ارجن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور شاگل کا چہرہ ایک بار پھر اپنی تعریف پر کھل اٹھا۔کرنل واقعی خوشامد کے فن میں طاق تھا۔

"اگر یہ مشن کامیاب ہو گیا کرنل تو یقین رکھو میری سفارش پر تمہارے کاندھوں پر موجود ستار بڑے عہدے کے ستارز میں تبدیل ہو

جائیں گے"...... شاگل نے کہا۔

"شکریہ جناب"...... کرنل ارجن نے کہا۔

"میرے آدمیوں کو یہاں بلاؤ تاکہ میں انہیں ہدایات دے سکوں"...... شاگل نے کہا اور کرنل نے وہاں موجود ایک آدمی کو اس کام کے لئے کہہ دیا۔اور وہ آدمی سر ہلاتا ہوا تیزی سے مشین روم سے باہر نکل گیا۔سب سے پہلے ریکھا اور کاشی مشین روم میں داخل ہوئیں۔ان کی آنکھوں میں ابھی نیند بھری ہوئی تھی۔وہ شاید ایک ہی کمرے میں تھیں۔اس لئے وہ اکٹھی ہی وہاں پہنچی تھیں۔

"کیا ہوا باس کیا عمران اور اس کے ساتھی آگئے"...... ریکھا نے پوچھا اور شاگل نے اسے ساری بات بتا دی۔

"یس باس آپ کا منصوبہ شاندار ہے۔میں خود باہر جاؤں گی۔میں اس عمران کو اپنے ہاتھوں ختم کرنا چاہتی ہوں"...... ریکھا نے پرجوش لہجے میں کہا۔لیکن اس سے پہلے کہ شاگل کوئی جواب دیتا اچانک ایک طرف موجود بڑے سے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی۔

"اوہ ٹرانسمیٹر کال ...... یہ کس کی ہو سکتی ہے"...... کرنل ارجن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ...... ایس۔ایف نمبر ٹو کالنگ چیف شاگل اوور ......"

بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی شاگل اس طرح کرسی سے اچھلا جیسے کرسی میں اچانک الیکٹرک کرنٹ آگیا ہو۔

"کون ہو تم سپیشل کوڈ بتاؤ اوور"...... شاگل نے جلدی سے خود ہی

بٹن پریس کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"سپیشل کوڈ علی عمران اوور"...... اس بار دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔اور شاگل کے ساتھ ساتھ ریکھا اور کاشی بھی چونک پڑیں۔

"کیا۔کیا تم۔تمہیں یہ فریکونسی کیسے معلوم ہو گئی۔اوور" شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ہیڈ کوارٹر سے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے بتا دیا کہ وہ وادی وارنگ پہنچ گیا ہے۔اور اس کے اس فقرے سے شاگل کا دماغ غصے کی شدت سے بری طرح گھوم گیا۔

"بکواس مت کرو۔تم مجھے چکر نہیں دے سکتے۔مجھے معلوم ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی ایک ٹرانسپورٹ طیارے سے پیراشوٹوں کی مدد سے یہاں کودے ہیں۔تمہارے گرد گھیرا ڈالا جا چکا ہے۔اور تمہارا خفیہ اڈہ بھی ٹریس ہو چکا ہے۔کسی بھی لمحے میں موت بن کر تم پر جھپٹ پڑوں گا۔اب تم جو چاہو کر لو موت سے نہیں بچ سکتے اوور"...... شاگل نے غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور جواب میں عمران نے اس سے مذاق کر کے ٹرانسمیٹر رابطہ ختم کر دیا۔

"میں واقعی اسے مار ڈالوں گا۔واقعی اسے مار ڈالوں گا"...... شاگل نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"باس آپ نے اس پر اپنا منصوبہ اوپن نہ کرنا تھا"...... ریکھا نے کہا

تو دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر پہلو کے بل ایک کرسی سے ٹکرائی اور نیچے گر گئی۔یہ تھپڑ شاگل نے مارا تھا۔

"کتیا کی بچی مجھے کہہ رہی ہے۔مجھے شاگل کو۔اپنے باس کو مجھے کہہ رہی ہو کہ میں نے غلط کام کیا ہے"...... شاگل نے غصے کی شدت سے اور زیادہ اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا اور کاشی سہم کر بے اختیار پیچھے کی طرف ہٹ گئی۔جبکہ کرنل اور اس کے ساتھی حیرت سے بت بنے شاگل کو دیکھ رہے تھے۔انہیں خواب میں بھی اس کی توقع نہ تھی کہ شاگل یوں ریکھا پر ہاتھ چھوڑ دے گا۔ریکھا نیچے گرتے ہی اٹھی اس کا ایک ہاتھ اپنے گال پر تھا۔

"تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔مجھ پر۔اور مجھے کتیا کی بچی کہا ہے۔میری ماں کو گالی دی ہے۔میری مرحومہ ماں کو گالی دی ہے تم نے"...... ریکھا کا لہجہ بے پناہ غصے کی وجہ سے کانپ رہا تھا۔اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"گٹ آؤٹ...... ورنہ زندہ دفن کر دوں گا۔جاؤ نکل جاؤ"...... شاگل اور زیادہ بھڑک اٹھا۔مگر دوسرے لمحے اسے تیزی سے ہٹنا پڑا۔کیونکہ ریکھا نے بجلی کی سی تیزی سے ایک کرسی اٹھا کر اس پر مار دی تھی۔اور شاگل کے بروقت ہٹ جانے کی وجہ سے کرسی اسے نہ لگی ورنہ شاید شاگل کا سر ہی پھٹ جاتا۔

"تم...... تم کتے۔سور۔تم مجھے گالی دو گے۔میں تمہارا خون پی جاؤں گی"...... اچانک ریکھا نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے شاگل چیختا

ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ ریکھا نے اچانک اس پر حملہ کر دیا تھا اور اس کا حملہ اس قدر تیز اور اچانک تھا کہ شاگل مزاحمت بھی نہ کر سکا تھا۔ پھر جیسے ہی شاگل نیچے گرا ریکھا نے اس پر گر کر اس کی گردن دونوں ہاتھوں میں پکڑی اور پاگلوں کے سے انداز میں اسی کی گردن دبانے لگی۔ لیکن اس سے پہلے کہ شاگل حرکت میں آتا۔ کرنل ارجن نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر ریکھا کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے پیچھے کھینچ لیا

" یہ آپس میں لڑنے کا وقت ہے۔ دشمن ہمارے سر پر پہنچ چکے ہیں" ...... کرنل ارجن نے کہا۔

" میں اس کا خون پی جاؤں گی۔ میں اسے مار ڈالوں گی۔ اس شیطان کو اس کتے کو۔ اس پاگل ریچھ کو "...... ریکھا نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے واقعی پاگلوں کے سے انداز میں کہا۔ لیکن اسی لمحے کاشی اس سے لپٹ گئی۔

" اسے مار ڈالو۔ اسے گولی مار دو۔ میں حکم دیتا ہوں اسے گولی مار دو" ...... شاگل بھی پاگل پن میں کسی سے کم نہ تھا اس لئے ریکھا کے ہٹتے ہی اس نے بھی اٹھ کر پاگلوں کی طرح چیخنا شروع کر دیا تھا۔

" جناب ...... آپ سیکرٹ سروس کے چیف ہیں۔ بہت بڑے عہدیدار ہیں پلیز آپ "...... کرنل ارجن نے کہا۔ جبکہ کاشی ایک آدمی کی مدد سے اس دوران اچھلتی اور چیختی ہوئی ریکھا کو دھکیل کر کمرے سے باہر لے جانے لگی۔

" اس نے مجھ پر حملہ کیا ہے۔ مجھ پر سیکرٹ سروس کے چیف پر اس کی

سزا موت ہے۔ یہاں مشین گن ہو گی مجھے دو میں اس کتیا کو خود اپنے ہاتھوں ڈھیر کر دیتا ہوں "...... شاگل نے اور زیادہ بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی اس وقت پاگل ہو رہا تھا چونکہ وہ خالی ہاتھ تھا کیونکہ وہ سوتے میں اٹھ کر آیا تھا۔ اگر واقعی اس کے پاس کوئی اسلحہ ہوتا تو وہ ریکھا پر ضرور فائر کھول دیتا۔

" پلیز ...... جناب وہ دشمن ایجنٹ جناب، آپ ان کا خیال رکھیں" ...... کرنل ارجن نے کہا۔ اس دوران ریکھا کو مشین روم سے باہر لے جایا جا چکا تھا۔ اس لئے شاگل نے چیخنا بند کر کے ہانپنا شروع کر دیا تھا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا پھر آہستہ آہستہ وہ نارمل ہونے لگ گیا۔ اس دوران شاگل کے ساتھی بھی مشین روم میں پہنچ چکے تھے۔ لیکن وہ سب خاموش کھڑے تھے۔ وہ چونکہ شاگل کے آدمی تھے اس لئے وہ شاگل کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ اگر ان میں سے کوئی بول پڑا تو پھر ریکھا تو بعد میں مرے گی وہ پہلے مر جائیں گے۔ شاگل چند قدم چل کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ کرنل ارجن نے اپنے ایک ساتھی کو شراب لانے کے لئے کہا اور چند لمحوں بعد شراب کا ایک جام شاگل کو دے دیا گیا۔ شاگل نے ایک ہی سانس میں پورا جام حلق میں انڈیل لیا۔ اس سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ اس کی حالت زیادہ تیزی سے سنبھلنے لگ گئی

" یہ واقعی میری غلطی تھی کہ میں اس احمق عورت کو ساتھ لے آیا ہوں۔ ایک اس عمران نے میرا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ ادھر اس نے میری غلطیاں پکڑنی شروع کر دی ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اس مشن کے بعد

"میں پرائم منسٹر سے بات کروں گا......" شاگل نے نارمل ہونے کے بعد کہا۔

"یس سر...... ایک ماتحت کو آفیسر کے سامنے ایسی بات نہیں کرنی چاہیے۔ یہ ڈسپلن کی خلاف ورزی ہے"...... کرنل ارجن نے دوبارہ خوشامدانہ لہجے میں کہا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کے سارے آدمی آگئے ہیں جناب"...... کرنل ارجن نے کہا اور شاگل چونک کر کھڑا ہو گیا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اپنے پہلے منصوبے کے مطابق ہدایات دینی شروع کر دیں۔

"یہاں سے وادی وارنگ کتنے فاصلے پر ہو گی......" عمران نے اڈے سے باہر آتے ہی غازی سے پوچھا۔

"کافی دور ہے جناب ہیلی کاپٹر کے بغیر وہاں تک پہنچا نہیں جا سکتا"...... غازی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس اڈے کے علاوہ بھی یہاں سے قریب کوئی کافرستانی اڈہ ایسا ہے جہاں سے ہم ہیلی کاپٹر حاصل کر سکیں......" عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہاں سے البتہ ایک ہفتے کی مسافت پر ایسا اڈہ موجود ہے"...... غازی نے جواب دیا۔

"آپ کا ارادہ تبدیل ہو رہا ہے"...... صفدر نے کہا وہ اس وقت تیزی سے قدم بڑھاتے غازی کی رہنمائی میں خفیہ اڈے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"ہاں میں سوچ رہا ہوں کہ یہاں ہم اب وقت ضائع کریں گے اول تو شاگل کی یہاں موجودگی کی وجہ سے آسانی سے اڈے پر قبضہ نہ ہو سکے گا۔ اور دوسری بات یہ کہ اب تک ہم اپنے مشن کی کوئی لائن آف ایکشن ہی نہیں بنا سکے۔ یہ چوہے بلی کا کھیل الٹا ہمارے خلاف جا رہا ہے۔ ہم ان چکروں میں پھنستے جا رہے ہیں جبکہ ادھر پروجیکٹ مکمل ہونے کا وقت قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ ان سب چکر بازیوں کی بجائے ہمیں سیدھا وادی وارنگ پہنچنا چاہیے"...... تنویر نے کہا۔

"اسبار ہمارے ساتھ اصل زیادتی یہ ہو رہی ہے کہ ہم جو بھی منصوبہ بناتے ہیں اس کی اطلاع شاگل تک پہنچ جاتی ہے سے پہلے اس ٹی۔ ایکس تھری کی وجہ سے اور اب نجانے کس ذریعے سے اس تک ہمارا منصوبہ پہنچا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب جو حالات اس وقت وادی مشکبار میں چل رہے ہیں ان کے مطابق تو پوری وادی میں کافرستانی ایجنٹوں کا یقیناً جال بچھا ہوا ہو گا"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ ایک منٹ۔ اوہ واپس چلو اس اڈے میں۔ میرے ذہن میں تمہاری بات سے ایک اور آئیڈیا آیا ہے۔ واپس چلو......" عمران نے یکلخت مڑتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا...... کیسا آئیڈیا......" جولیا اور دوسرے ساتھیوں نے حیران ہو کر کہا۔

"تم چلو تو سہی۔ وہیں چل کر بتاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔ اور وہ سب ظاہر ہے کہ کیا کہہ سکتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اس اڈے میں پہنچ چکے تھے۔

عمران نے اڈے میں پہنچتے ہی بیگ سے وہی ٹرانسمیٹر نکالا جس پر اس نے شاگل کو کال کیا تھا اور پھر اس نے تیزی سے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"...... عمران نے مسلسل کال دینی شروع کر دی۔

"ایکسٹو اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے مخصوص آواز سنائی دی اور عمران کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"میں اس وقت درہ ساروک کی ایک غار سے بول رہا ہوں۔ ہم جس منصوبے کے تحت یہاں پہنچے تھے وہ لیک آؤٹ ہو چکا ہے۔ اور شاگل اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ چکا ہے اس لئے اب اس منصوبے پر عمل کرنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے وادی مشکبار میں چونکہ تحریک چل رہی ہے۔ اس لئے لازماً آزاد مشکبار کی حکومت کے خفیہ ایجنٹ یہاں موجود ہوں گے۔ کیا آپ حکومت آزاد مشکبار کے ان خفیہ ایجنٹوں کے چیف کو میرے متعلق بریف کر کے مجھے اس کی مخصوص فریکوئنسی بتا سکتے ہیں اوور۔" عمران نے کہا۔

"تم چاہتے کیا ہو۔ اوور"...... عمران کی تقریر کے جواب میں ایکسٹو

نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"میں اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر یہاں سے نکلنا چاہتا ہوں اور یہاں سے نکلنے کے لئے مجھے کوئی ہیلی کاپٹر چاہیے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم مین درے سے کتنے فاصلے پر اور کس سمت میں ہو۔ اوور۔" دوسری طرف سے پوچھا گیا اور عمران نے غازی کی طرف دیکھا۔

"درے سے چار کلو میٹر دور مشرق کی طرف۔ غازی نے جواب دیا اور عمران نے غازی کی بات دوہرا دی۔

"کیا تم اس درے تک پہنچ سکتے ہو اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس سر...... چار کلو میٹر کا فیصلہ زیادہ نہیں ہے اوور......" عمران نے از خود جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او...... کے تم درے کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ میں ہیلی کاپٹر کا بندوبست کر کے تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ کس فریکونسی پر بات ہو گی اوور"......چیف نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

"میری ذاتی فریکونسی پر جناب اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"او۔ کے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چیف کہاں سے بھجوائے گا ہیلی کاپٹر اور صبح ہونے میں اب بہت

تھوڑی دیر رہ گئی ہے۔ شاگل اور اس کے آدمی تو یہاں تیزی سے پھیل جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"فکر نہ کرو چیف کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ آؤ اب یہاں سے نکل چلیں اور غازی اب تم نے ہماری رہنمائی اس انداز میں کرنی ہے کہ ہم جلد سے جلد یہاں سے دور نکل کر درے تک پہنچ جائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آیئے"...... غازی نے کہا اور ایک بار پھر وہ اس خفیہ اڈے سے نکلے اور اس بار وہ بجائے شاگل والے اڈے کی طرف جانے کے اس کی مخالف سمت میں چلنے لگے۔ ان سب کے قدم تیز پڑ رہے تھے۔ وہ دراصل روشنی پھیلنے سے پہلے پہلے وہاں سے کافی دور پہنچ جانا چاہتے تھے عبدالرزاق بھی ان کے ساتھ تھا

"ایک سرنگ درے کی طرف جاتی ہے۔ ہمیں اس سرنگ سے گزرنا ہے۔ کیونکہ اس طرح ہم باہر سے بھی نظر نہ آسکیں گے اور درے تک بھی پہنچ جائیں گے"...... عبدالرزاق نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ کہاں ہے وہ سرنگ"...... عمران نے چونک کر پوچھا

"یہاں سے قریب ہی ہے جناب"...... عبدالرزاق نے جواب دیا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ کر رہنمائی کرنے لگا۔ کیونکہ غازی نے اس سرنگ سے لاعلمی ظاہر کر دی تھی۔ اور پھر تھوڑی دور چلنے کے بعد وہ ایک انتہائی تنگ سے دہانے میں گھسے تو واقعی ایک سرنگ میں داخل ہو گئے۔ یہ سرنگ خاصی تنگ تھی۔ لیکن اس کے باوجود ایک آدمی آسانی سے چل

سکتا تھا۔ عمران کے ساتھیوں نے ٹارچیں جلا لی تھیں اور وہ قطار کی صورت میں اس سرنگ میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ سرنگ گھومتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ لیکن اس قدرتی سرنگ میں ہوا کا گزر اس طرح تھا کہ انہیں ایک لمحے کے لئے بھی سانس میں کوئی تنگی محسوس نہ ہوئی تھی۔ وہ مسلسل آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ لیکن پھر جیسے ہی سرنگ ایک جگہ سے گھومی وہ سب بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ کیونکہ سامنے ٹھوس چٹان تھی اور سرنگ بند تھی۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا۔ کئی سال پہلے میں یہاں سے گزرا تھا تو یہ بند نہ تھی"...... عبدالرزاق نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کئی سال پہلے۔ اوہ پھر واقعی یہ بند ہو سکتی ہے۔ کیونکہ پہاڑی علاقوں میں جغرافیائی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب ہم کیا کریں گے...... کیا واپس جانا ہو گا۔ لیکن اب تک تو وہاں ہر طرف شاگل کے آدمی پھیل چکے ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

"کیوں نہ ہم چٹان کو بم سے اڑا دیں۔ دوسری طرف سرنگ تو ہو گی درمیان میں کس طرح یہ چٹان آ گئی"...... تنویر نے کہا۔

"لیکن بم کا دھماکہ اور گڑگڑاہٹ تو کہیں نہ کہیں سنائی دے جائے گی"...... صفدر نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تنویر درست کہہ رہا ہے۔ اب تک ہم زیادہ سوچ و بچار کے چکر میں پڑے رہے ہیں۔ اب وقت نہیں رہا سوچنے کا

"...... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے پیچھے ہٹنے لگ گیا۔ باقی ساتھی بھی تیزی سے پیچھے ہٹے اور تنویر نے اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے ایک چھوٹا سا مگر طاقتور بم نکالا اس کی پن کھینچی اور ہاتھ گھما کر پوری قوت سے بم چٹان پر مار دیا۔ ایک خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا ساتھ ہی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی سرنگ انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ کیونکہ اس چٹان کے ٹکڑے ہوتے ہی سرنگ کی چھت کا وہ حصہ بھی تیز گڑگڑاہٹ کے ساتھ بیٹھتا چلا گیا جس کے نیچے وہ سب موجود تھے۔ ہر طرف گرد چھا گئی۔ جس جگہ عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے وہ جگہ اب پتھروں کا اونچا ڈھیر سا نظر آنے لگ گئی تھی جیسے وہ ان سب کی اجتماعی قبر ہو۔

میں اس بھیڑیئے کو زندہ نہ چھوڑوں گی کاشی ۔ اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھا کر اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں ...... " ریکھا نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا ۔

کاشی اور ریکھا دونوں ایک بیڈ روم نما کمرے میں موجود تھیں کاشی اسے مشین روم سے نکال کر یہاں لے آئی تھی ۔ ریکھا کی ذہنی حالت واقعی خراب ہو چکی تھی ۔ لیکن یہاں پہنچ کر وہ آہستہ آہستہ نارمل ہوتی چلی گئی تھی ۔ لیکن اس کا لہجہ اسی طرح بگڑا ہوا تھا اس کے سرخ و سفید گال پر ابھی تک شاگل کی انگلیوں کے نشانات واضح طور پر نظر آ رہے تھے ۔

" وہ انتہائی مشتعل مزاج آدمی ہے ۔ اسی لئے میں اس سے خوفزدہ رہتی تھی ۔ اور اسی لئے میں تمہارے سیکشن میں آ گئی تھی ۔ نجانے ایسے آدمی کو سیکرٹ سروس کا چیف کیسے بنا دیا گیا ہے " ...... کاشی نے کہا ۔

" صدر اس کی حمایت میں ہیں ۔ ورنہ میں اسے کب کا اس عہدے سے

معزول کرا دیتی ۔ لیکن اب عہدے سے معزولی اس کی سزا نہیں ۔ بلکہ اب عبرت ناک موت ہی اس کی سزا ہے " ...... ریکھا نے جواب دیا ۔

" دیکھو ریکھا اس وقت تم حوصلے سے کام لو ۔ دشمن ایجنٹوں سے مقابلہ ہے ۔ اگر تمہاری کسی جذباتیت کی وجہ سے یہ مشن ناکام ہو گیا تو شاگل خود صاف بچ جائے گا اور سارا نزلہ تم پر گرے گا ۔ البتہ جب یہ مشن ختم ہو جائے تو پھر تم جو چاہو کرتی رہنا " کاشی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

" لعنت بھیجو مشن پر ۔ اب میں اس کے ساتھ ایک لمحہ بھی نہیں گزار سکتی ۔ میں اب فوری طور پر واپس جاؤں گی ۔ تم کرنل ارجن کو بلاؤ ۔ اسے ہماری واپسی کا فوری انتظام کرنا ہو گا ...... " ریکھا نے کہا ۔

" کرنل کو میں نے دیکھا ہے وہ باس کی اس طرح خوشامد کر رہا ہے ۔ جیسے کرنل کی بجائے باس کا ذاتی ملازم ہو اور اس وقت شاگل ہی انچارج بنا ہوا ہے ۔ اس لئے اس کی اجازت کے بغیر ہم یہاں سے باہر بھی نہ جا سکیں گے " ...... کاشی نے جواب دیا ۔

" تم ٹھیک کہہ رہی ہو ۔ واقعی ایسا ہے ۔ او ۔ کے اب جب تک مشن ختم نہ ہو میں اسی کمرے میں رہوں گی ۔ تم جاؤ شاگل کے پاس ایسا نہ ہو کہ وہ تمہاری غیر حاضری سے بگڑ جائے ۔ مجھ پر تو اس نے صرف ہاتھ اٹھایا ہے تمہیں تو وہ گولیوں سے بھون ڈالے گا ۔ کیونکہ تمہارا باپ انٹیلی جنس کا چیف نہیں ہے " ...... ریکھا نے کہا اور کاشی سر ہلاتی ہوئی مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر آ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ مشین روم میں پہنچ گئی ۔ وہاں اب شاگل ، کرنل ارجن اور مشین آپریٹر موجود تھے ۔ جبکہ متعدد

مشینوں کی سکرینوں پر ان کے ساتھ آنے والے افراد فوجیوں کے ساتھ مختلف چٹانوں کی اوٹ میں چھپے ہوئے نظر آرہے تھے۔

"دماغ ٹھیک ہوا ہے اس نانسنس کا"...... شاگل نے کاشی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اب وہ نارمل ہو چکی ہے"...... کاشی نے جواب دیا۔

"ہونہہ"...... شاگل نے جواب دیا اور دوبارہ اس سکرین کی طرف دیکھنے لگا۔ جس کے سامنے وہ بیٹھا ہوا تھا۔ کاشی خاموشی سے ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تمہارے اس چیکنگ گروپ کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی کرنل"...... چند لمحوں بعد شاگل نے کرنل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ فکر نہ کریں...... وہ جلد ہی انہیں ٹریس کر لیں گے چاہے وہ پاتال میں ہی کیوں نہ چھپ گئے ہوں"...... کرنل ارجن نے جواب دیا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد اچانک ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور اس میں سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی اور کرنل ارجن سمیت کمرے میں موجود سب افراد بے اختیار چونک اٹھے۔ کرنل ارجن نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"شنکر بول رہا ہوں باس۔ ہم نے دشمن ایجنٹوں کو تلاش کر لیا ہے...... وہ ایک سرنگ میں موجود ہیں اوور"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"سرنگ میں موجود ہیں تو تم نے کال کیوں کی ہے۔ انہیں گولیوں سے اڑا دو...... اوور"...... کرنل ارجن کے بولنے سے پہلے شاگل نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے چیخ کر کہا۔

"سر...... وہ پتھروں کے ڈھیر میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی ہلاک ہو چکا ہے۔ جبکہ باقی زخمی ہونے کے باوجود ابھی زندہ ہیں۔ جہاں تک میں نے چیک کیا ہے اس سرنگ کے درمیان ایک چٹان تھی جسے انہوں نے بم مار کر اڑا دیا۔ لیکن اس طرح سرنگ کی چھت بھی اس دھماکے کی زد میں آگئی۔ اور اس کا کافی حصہ نیچے گرا جس کے نیچے یہ زخمی ہو کر دب گئے ہیں۔ میں نے اس لئے کال کی تھی کہ ہو سکتا ہے کہ آپ انہیں زندہ گرفتار کرنا چاہیں اب آپ نے حکم دیا ہے تو میں ابھی انہیں گولیوں سے اڑا دیتا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے شنکر نے جواب دیا

"تم وہیں رکو اور اپنے ایک آدمی کو ہمارے پاس بھیج دو میں خود آکر انہیں چیک کرنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے ان میں عمران موجود ہی نہ ہو۔ اور ہم مطمئن ہو جائیں کہ وہ مر چکا ہے۔ ہمارے آنے تک انہیں بیہوش ہی رہنا چاہیے اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا

"یس سر اوور"...... دوسری طرف سے شنکر نے کہا اور شاگل کے اشارے پر کرنل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیوں نہ ان کی لاشیں یہاں منگوا لی جائیں"...... کرنل ارجن نے کہا۔

اور اگر ان میں عمران نہ ہوا تو اڈہ اوپن ہونے کی وجہ سے وہ بھی ان

لاشوں کے پیچھے اندر آجائے گا"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ یس سر...... آپ واقعی جس گہرائی تک سوچ سکتے ہیں۔ اس گہرائی تک تو کسی کا ذہن نہیں جا سکتا"...... کرنل ارجن نے ایک بار پھر خوشامدانہ لہجے میں کہا اور شاگل مسکرا دیا۔
پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ایک آدمی دروازہ کھول کر مشین روم میں داخل ہوا۔
"آیئے جناب"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور شاگل اٹھ کھڑا ہوا۔ کرنل اور کاشی بھی اٹھے۔
"تم یہیں ٹھہرو۔ صرف میں جاؤں گا"...... شاگل نے ارجن سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ راستے میں پڑنے والے ایک کمرے میں شاگل نے خصوصی لباس پہنا اور پھر اڈے سے باہر آگیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک چلنے کے بعد اس آدمی کی رہنمائی میں وہ اس سرنگ میں داخل ہوا اب اس آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ روشن کر لی تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں چار افراد موجود تھے۔ ان میں سے ایک کی پشت سے وہ مشین بندھی ہوئی تھی۔ جسے سرچنگ مشین کہا جاتا تھا۔ اور جس سے نکلنے والی ریز انسانوں کو چیک کر لیتی تھیں اور اس مشین کی مدد سے ہی یہ لوگ یہاں تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ وہاں واقعی پتھروں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا اور اس ڈھیر پر چھ افراد پڑے ہوئے تھے۔ جو خاصے زخمی تھے۔
"یہ شاید میک اپ میں ہیں۔ میک اپ واشر ہے تمہارے پاس

......" شاگل نے غور سے پتھروں پر پڑے ہوئے زخمیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ان میں سے ایک کا قد وقامت عمران جیسا لگ رہا تھا۔
"میک اپ واشر تو اڈے میں ہے جناب"...... ایک آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا
"او۔ کے...... اٹھاؤ انہیں اور لے چلو اڈے میں۔ ان کے میک اپ چیک کر کے ہی کوئی فیصلہ کرنا چاہتا ہوں"...... شاگل نے کہا۔
"اگر آپ اجازت دیں تو میں اڈے سے جا کر میک اپ واشر لے آؤں یا پھر باہر سے دوسرے آدمیوں کو بلا لاؤں کیونکہ ہم چار ہیں اور یہ چھ"...... اس آدمی نے جواب دیا۔
"ٹرانسمیٹر پر اپنے کرنل سے کہو کہ وہ کسی آدمی کے ہاتھ یہاں میک اپ واشر بھجوا دے"...... شاگل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"یس سر"...... اس آدمی نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن دبایا اور کال دینا شروع کر دی
"شنکر بول رہا ہوں جناب۔ اوور"...... وہ آدمی بار بار کال دے رہا تھا
"یس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کرنل ارجن کی آواز سنائی دی۔
"کرنل ارجن۔ اڈے سے میک اپ واشر یہاں بھجوا دو۔ یہ لوگ میک اپ میں ہے ان کے متعلق پوری تسلی کر لینا چاہتا ہوں اوور۔" شنکر کے بولنے سے پہلے شاگل بول پڑا۔
"یس سر۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کرنل کی آواز سنائی دی

اور شکر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا اور پھر اپنے ایک آدمی کو باہر جانے کے لئے کہہ دیا تاکہ اڈے سے میک اپ واشر لے آنے والے کو اپنے ساتھ اندر لے آئے۔ تھوڑی دیر بعد ہی آدمی ایک دوسرے آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید میک اپ واشر موجود تھا۔

"اس آدمی کا چہرہ صاف کرو"...... شاگل نے ڈھیر پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے ایک آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس کا قد وقامت عمران جیسا تھا۔ اور اس آدمی نے آگے بڑھ کر واشر کا کنٹوپ اس آدمی کے سر پر چڑھایا اور گردن کے نیچے سے لے آکر اس نے اس کے کلپ بند کئے اور پھر مڑ کر کنٹوپ کے ساتھ موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کنٹوپ میں دھواں سا پھیل گیا۔ اس آدمی نے چند لمحوں بعد مشین آف کی اور ایک بار پھر آگے بڑھ کر اس نے کنٹوپ ہٹانا شروع کر دیا۔

"اوہ...... اس کا میک اپ تو صاف نہیں ہوا"...... شاگل نے وہی پہلے والا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب میک اپ ہوتا تو صاف ہوتا"...... اس آدمی نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ...... ہو سکتا ہے ان لوگوں نے کوئی مخصوص میک اپ کر رکھا ہو۔ اب کیا کیا جائے"...... شاگل نے متذبذب سے لہجے میں کہا۔

"جیسے آپ حکم کریں جناب"...... شکر نے کہا۔

"میرا خیال ہے انہیں اٹھا کر اڈے میں لے ہی جانا پڑے گا۔ مگر نہیں

یہ خطرناک لوگ ہیں۔ او۔ کے پھر انہیں ختم ہی کر دو"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد شاگل نے کہا اور شکر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری اور اس کا رخ پتھروں کے ڈھیر پر پڑے ہوئے بیہوش افراد کی طرف کیا ہی تھا کہ اچانک جیسے بجلی چمکتی ہے اسی طرح ایک پتھر اڑتا ہوا پوری قوت سے شکر کے ہاتھ پر لگا۔ اور اس کی چیخ کے ساتھ ہی مشین گن اس کے ہاتھ سے اچھل کر آگے کی طرف گرنے لگی تھی کہ وہ آدمی جس کا میک اپ چیک کیا گیا تھا ایک جھٹکے سے نہ صرف اٹھ کر بیٹھ گیا۔ بلکہ مشین گن بھی اس کے ہاتھ میں پہنچ چکی تھی یہ سب کچھ اس قدر تیز رفتاری سے ہوا تھا کہ شاگل اور دوسرے آدمی حیرت سے آنکھیں پھاڑے بتوں کی طرح کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے۔

پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے اس آدمی نے ٹریگر دبا دیا اور سرنگ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی اور ان چیخوں میں شاگل کی چیخ بھی شامل تھی۔

عمران سیریز میں انتہائی منفرد دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

ایس ایس پروجیکٹ (حصہ دوم)

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- کیا عمران کے ساتھی وادی مشکبار میں انجام کو پہنچ گئے یا ـــــ؟
- کیا شاگل عمران کی فائرنگ کا شکار ہو کر موت کے گھاٹ اتر گیا۔ یا۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔
- کیا عمران ایس۔ ایس پروجیکٹ تک پہنچنے میں کامیاب بھی ہو سکا یا نہیں ـــــ؟
- کیا ایس۔ ایس پروجیکٹ مکمل ہو گیا اور وادی مشکبار میں جاری مجاہدین کی تحریک ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی یا ـــــ؟
- کیا عمران ایس۔ ایس پروجیکٹ کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو سکا یا یہ اس کی زندگی کا آخری مشن ثابت ہوا ـــــ؟
- عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس، شاگل اور مادام ریکھا کے درمیان برپا ہونے والی انتہائی خوفناک اور اعصاب شکن کشمکش۔ ایسی کشمکش جس کا انجام موت اور یقینی موت تھا۔ انتہائی تیز رفتار ایکشن۔ بے پناہ اور جان لیوا جدوجہد۔
- ایک ایسی کہانی جو جاسوسی ادب میں انمٹ نقوش چھوڑ جائیگی (شائع ہو گیا ہے)

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

یہودیوں کی سرزمین اسرائیل پر خون سے لکھا جانے والا عمران کا یادگار ایڈونچر

ہیکل سلیمانی

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم۔ اے

- یہودیوں کی مسلمانوں کے قبلہ اول بیت المقدس کے خلاف بھیانک سازش۔
- ایک ایسی سازش کہ جس کا انکشاف ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھی قہر و غضب کی بجلیاں بن کر اسرائیل پر ٹوٹ پڑے۔
- اسرائیل کی ریڈ آرمی۔ جی۔ پی۔ فائیو اور ملٹری انٹیلی جنس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اسرائیل کے ہر ذرے پر موت کے پھندے بچھا دیئے۔
- اسرائیلی سرحدوں پر موت کی دیواریں چن دی گئیں۔ لیکن کیا وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اسرائیل میں داخل ہونے سے روک سکے؟
- کرنل بالڈون ـ پوری دنیا کے یہودیوں کا ہیرو۔ جس کی مارشل آرٹ کی مہارت پر سب کو ناز تھا ـــــ جس کے مقابلے میں عمران کی حیثیت ایک حقیر کیڑے سے زیادہ نہ تھی
- عمران ـ جس نے یہودیوں کی خوفناک سازش کا تار و پود بکھیرنے کیلئے کرنل بالڈون کو مقابلے کا چیلنج کر دیا اور یہ مقابلہ پوری دنیا کے یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کن حیثیت اختیار کر گیا۔ اس مقابلے کا حیرت انگیز اور ناقابل یقین انجام؟
- جوانمردی، سرفروشی اور بہادری کے کارناموں سے بھرپور۔ ایکشن اور سسپنس اپنی انتہا پر۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

فائٹنگ مشن

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

فائٹنگ مشن ——— ایک ایسا مشن جس میں پاکیشیا اور کافرستانی سیکرٹ سروسز براہ راست ایک دوسرے کے مقابلے پر اتریں اور پھر ایک خوفناک اور ہولناک مسلسل فائٹ کا آغاز ہو گیا۔

شاگل ——— کافرستانی سیکرٹ سروس کا چیف جسے حکومت کافرستان نے اس مشن میں بطور آلہ کار استعمال کرنے کی کوشش کی لیکن شاگل نے اپنی اہمیت حکومت پر ثابت کر دی تو حکومت کو مجبوراً پورا مشن شاگل کو سونپنا پڑا۔ انتہائی دلچسپ واقعات۔

سردار کارو ——— کافرستان کا ایک ایسا فائٹر ——— جس نے عمران کو کھلے عام جسمانی فائٹ کا چیلنج کر دیا اور عمران کو یہ چیلنج قبول کرنا پڑا۔

سردار کارو ——— ایک ایسا فائٹر جو مارشل آرٹ میں مہارت۔ بے پناہ طاقت اور ذہانت کی بنا پر عمران کا حقیقی مدمقابل ثابت ہوا۔

سردار کارو ——— جس کے مقابل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان مارشل آرٹ اور جسمانی فائٹ میں بونے نظر آنے لگے۔

سردار کارو اور عمران کے درمیان ہونے والی انتہائی خوفناک جسمانی فائٹ ——— ایک ایسی فائٹ ——— جس میں شکست کا مطلب یقینی موت تھا۔

• وہ لمحہ ——— جب خوفناک فائٹ کے دوران عمران باوجود اپنی بے پناہ مہارت۔ طاقت اور ذہانت کے سردار کارو کے داؤ میں پھنس کر موت کی دلدل میں اترتا چلا گیا۔

صالحہ ——— پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نئی ممبر ——— جس نے تن تنہا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی زندگیاں بچانے کے لئے موت کی جنگ لڑی ——— ایسی خوفناک اور پرخطر جنگ جس کا ہر لمحہ موت کا لمحہ بن کر رہ گیا۔

فائٹنگ مشن ——— ایک ایسا مشن ——— جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس شدید زخمی ہو کر بے بس ہو گئی اور ان کے بچ نکلنے کا کوئی راستہ باقی نہ رہا۔ انتہائی خوفناک اور صبر آزما جدوجہد۔ انتہائی تیز رفتاری سے بدلتے ہوئے خوفناک واقعات۔ مسلسل اور جان لیوا ایکشن۔ اعصاب کو چٹخا دینے والا سسپنس۔

ایک ایسا ناول جو جاسوسی ادب میں ہر لحاظ سے ایک منفرد مقام کا حامل ہے۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز کا ایک اور سنسنی خیز ناول

گنجا بھکاری

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- بھکاریوں کی دنیا — جہاں جرائم پرورش پاتے ہیں۔
- گنجا بھکاری — جس نے عمران کو بھی بھکاری بننے پر مجبور کر دیا۔
- کیپٹن شکیل، صفدر، جولیا اور تنویر بھکاریوں کے رُوپ میں۔
- عمران بھکاری بن کر سلیمان سے بھیک مانگنے جاتا ہے۔ قہقہے ہی قہقہے۔
- وہ گنجا بھکاری جاسوس تھا — مجرم تھا — یا بھکاری —؟
- ایک حیرت انگیز — سنسنی خیز — اور ایکشن سے بھرپور جاسوسی ناول

شائع ہو گیا ہے۔

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار اور لافانی شاہکار

ریڈ میڈوسا

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- ریڈ میڈوسا دنیا کی خطرناک ترین تنظیم جو عمران اور سیکرٹ سروس کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہ تھی۔
- عمران اور سلیمان ریڈ میڈوسا کی قاتل مکھیوں کی زد میں آ کر ڈھانچوں میں بدل گئے۔
- ریڈ میڈوسا نے جولیا پر تشدد کی انتہا کر دی۔ اور جولیا کے دونوں گال جل گئے اور اس کے ایک سیر کا تمام گوشت تیزاب سے جلا دیا گیا۔
- ایکسٹو کی پشت میں گولی مار دی گئی۔ اور پھر ایک پُراسرار ایکسٹو نے دانش منزل پر قبضہ کر لیا۔ یہ پُراسرار ایکسٹو کون تھا؟
- ریڈ میڈوسا جس نے اپنی ذہانت سے — پوری سیکرٹ سروس کا تار و پود بکھیر دیا
- عمران، جولیا پر ہونے والے غیر انسانی تشدد کا انتقام لینے کیلئے انسان سے درندہ بن گیا۔
- عمران، سیکرٹ سروس اور ریڈ میڈوسا کے درمیان ہونے والی اعصاب شکن جنگ۔ لرزا دینے والے ایکشن، چونکا دینے والے سسپنس اور ہنگامہ خیز قہقہے۔

ناشران۔ یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز

ی ایس پروجیکٹ

مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

معزز قارئین! سلام مسنون .... ایس۔ ایس پروجیکٹ کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کہانی کے تیز رفتار ٹمپو۔ واقعات کی تیزی سے بدلتی ہوئی صورت حال کے پیش نظر مشن کے انجام تک پہنچنے کے لئے آپ یقیناً بے چین ہونگے۔ لیکن اس کو پڑھنے سے پہلے اگر آپ اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیں تو یقیناً آپ کا لطف دو بالا ہو جائے گا۔

پنڈی گھیب ضلع اٹک سے اسد محمود ناز صاحب لکھتے ہیں ....

"گذشتہ ڈیڑھ سال سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں اور جب بھی آپ کا نیا ناول پڑھتا ہوں آپ سے حقیقتاً غائبانہ عقیدت پیدا ہو جاتی ہے عمران کا کردار ہم نوجوانوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ یوں تو عمران اور اس کے سب ساتھیوں کے کردار اپنی جگہ قابل تعریف ہیں لیکن مجھے سب سے زیادہ پسند ٹائیگر کا کردار ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ ٹائیگر کو زیادہ سے زیادہ ناولوں میں پیش کیا کریں"۔

محترم اسد محمود ناز صاحب....... خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ قارئین اور مصنف کے درمیان اگر عقیدت اور محبت کا رشتہ قائم ہو جائے تو یہ کسی بھی مصنف کے لئے یقیناً بیش بہا سرمایہ ہوتا ہے۔ میں آپ کی اس عقیدت پر آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری ہمیشہ سے یہی کوشش ہوتی ہے کہ میں اپنی تحریروں سے اپنے نوجوانوں کی اعلیٰ

کردار سازی کر سکوں انہیں دین سے والہانہ محبت اور بے پناہ حب الوطنی ہمت حوصلہ اور مسلسل جدوجہد کا سبق دے سکوں تاکہ وہ اپنی زندگی میں بھی کامیاب وکامران رہیں اور اپنے ملک کے لئے بھی سرمایہ افتخار ثابت ہو سکیں اور مجھے قارئین کے خطوط پڑھ کر بے پناہ مسرت اور دلی سکون ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مشن میں مجھے کامیابی سے نوازا ہے۔ جہاں تک ٹائیگر کا تعلق ہے تو ٹائیگر اپنی بے پناہ جدوجہد سے اپنا مقام خود بناتا چلا آرہا ہے اور اگر وہ اسی طرح کام کرتا رہا تو یقیناً عمران سیریز میں اپنا ایک علیحدہ مقام بنالینے میں کامیاب ہو جائے گا۔

لاہور سے کے۔ اعظم صاحب لکھتے ہیں...... "میں آپ کے ناول شوق سے پڑھتا ہوں لیکن پڑھنے کے ساتھ ساتھ مجھے لکھنے کا بھی بے حد شوق ہے اور میں عمران سیریز کی طرز پر ایک منفرد سیریز لکھنا چاہتا ہوں لیکن میرے لئے مسئلہ یہ ہے کہ میں اس بارے میں مشورہ کس سے کروں اور اسے شائع کہاں سے کراؤں۔ کیا آپ وقت نکال کر مجھے یہ بتائیں گے کہ جاسوسی ناول لکھنے کے لئے کن باتوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

محترم۔ کے۔ اعظم صاحب ...... خط لکھنے اور ناول شوق سے پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک لکھنے کے شوق کا تعلق ہے تو یہ اچھا شوق ہے۔ آپ ضرور لکھیے۔ اچھا لکھنے والوں کی ہمارے ملک میں بے حد کمی ہے لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آپ عمران سیریز کی طرز پر سیریز لکھنا چاہتے ہیں اور جس کا پلاٹ بھی آپ نے تفصیل سے اپنے خط میں لکھا ہے اور آخر میں آپ نے تحریر کیا ہے کہ میں آپ کو بتاؤں کہ جاسوسی ناول لکھنے کے لئے کن باتوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور آپ کا تحریر کردہ سیریز کون شائع کرے گا تو محترم اس سلسلے میں یہی عرض کر سکتا ہوں کہ ان باتوں کا علم آپ کو مطالعے سے ہی ہو سکے گا۔ اچھے اور معیاری جاسوسی ناولوں کا بغور مطالعہ کیجئے اور پھر اس کا خود ہی تجزیہ کیجئے کہ کن کن باتوں کی وجہ سے یہ آپ کو اچھے لگے تکنیکی طور پر ان میں کیا خوبیاں ہیں ان کے پلاٹ کس سطح کے ہیں کہانی کے آغاز، عروج اور انجام کے درمیان کیا منطقی ربط ہے۔ ٹمپو کی کیا رفتار ہے۔ واقعات کے تسلسل میں تو کوئی جھول نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ بے شمار باتیں آپ کو خود ہی معلوم ہو جائیں گی۔ باقی رہا شائع کرانے کی بات تو ظاہر ہے ناول پبلشر ہی شائع کرتے ہیں۔ لاہور میں بے شمار پبلشر ہیں جو اچھی تخلیقات شائع کرتے رہتے ہیں آپ بھی ان سے رجوع کیجئے اگر آپ کی تحریر ان کے معیار پر پوری اتری تو یقیناً وہ اسے شائع بھی کر دیں گے۔ آپ کے خط کا تفصیل سے جواب میں نے اس لئے دیا ہے کہ آپ کے علاوہ بھی بے شمار قارئین کی طرف سے مجھے اس قسم کے خطوط اکثر ملتے رہتے ہیں اور آپ کی طرح وہ بھی جوابی لفافہ ساتھ شامل کر دیتے ہیں۔ آپ کے خط کے اس جواب سے میں ان تمام قارئین تک بھی یہی پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ وہ اس سلسلے میں خود محنت کریں۔ معیار میں بذات خود کشش ہوتی ہے اس لئے معیاری تخلیقات کی اشاعت میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ شرط معیاری لکھنے کی ہی ہے اور معیاری پبلشروں سے درست رابطے کی بھی۔

چوک اعظم ضلع لیہ سے شیخ غلام حسین صاحب لکھتے ہیں...... "آپ کا ناول زیرو بلاسٹ ایک شاندار اور بے مثال ناول ہے آپ کے دوسرے ناولوں کی طرح یہ ناول بھی مجھے اور میرے دوستوں کو بے حد پسند آیا ہے

لیکن اس میں کرنل فریدی یہ سمجھتا ہے کہ فارمولا اس کے پاس موجود ہے لیکن عمران اسے پہلے ہی اس بنک لاکر سے حاصل کر چکا ہوتا ہے جہاں اسے کرنل فریدی نے رکھا ہوا تھا۔ تو کیا جب کرنل فریدی کو معلوم ہوگا کہ فارمولا بنک لاکر سے غائب ہے تو وہ اسے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے عمران کے ملک نہ آئے گا۔ اس طرح اس ناول کا انجام ادھورا رہ گیا ہے۔

محترم شیخ غلام حسین صاحب...... خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ فارمولا عمران کے ملک کی ملکیت تھا۔ اور جب حق بہ حقدار رسید ہو جاتا ہے تو پھر معاملے کو انجام پذیر ہی سمجھا جاتا ہے۔ ہاں اگر یہ فارمولا کرنل فریدی کے ملک کی ملکیت ہوتا تو پھر لازماً کرنل فریدی اس کو حاصل کرنے کی جدوجہد کرتا۔ امید ہے بات آپ کی سمجھ میں آگئی ہوگی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم۔اے

تنویر کے بم مارنے کے بعد دھماکے اور خوفناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی کوئی سخت اور بھاری چیز عمران کے سر سے ٹکرائی اور عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر کسی نے ایٹم بم مار دیا ہو۔ یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے محسوس ہوا تھا۔ اس کے بعد اس کے ذہن کو تاریکی نے ڈھانپ لیا تھا۔ مگر پھر تاریک چادر تیزی سے ہٹتی چلی گئی اور عمران کا ذہن بیدار ہو گیا۔ اس کی آنکھیں کھلیں مگر دوسرے لمحے بے اختیار اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ کیونکہ اسے آنکھوں کے سامنے دھواں سا محسوس ہوا۔ اور اب اسے چہرے پر شدید گرم لہروں کے پھیلنے کا بھی احساس ہوا۔ اس نے حرکت کرنا چاہی۔ لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم بے حس و حرکت ہے۔ اسی لمحے اسے کسی کے ہاتھ اپنی گردن پر محسوس ہوئے اور کسی نے اس کی گردن کو جھٹکا سا دیا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے بے حس

وحرکت جسم میں توانائی کی لہر سی دوڑتی چلی گئی ہو۔اور پھر اس چہرے پر سے کوئی چیز ہٹالی گئی۔

" اوہ ...... اس کا میک اپ تو صاف نہیں ہوا ...... دوسرے لمحے شاگل کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی تو عمران نے بڑی مشکل سے اپنے جسم کو حرکت کرنے سے روکا۔البتہ اس نے آنکھوں کو ذرا سا کھول رکھا تھا اور اب اسے سامنے کھڑا ہوا شاگل اور ساتھ کھڑے ہوئے چار آدمی صاف نظر آنے لگ گئے تھے ۔جب کہ پانچواں آدمی زمین پر جھکا کوئی مشین اٹھا رہا تھا۔

" میرا خیال ہے انہیں اٹھا کر اڈے میں لے جانا پڑے گا۔مگر نہیں یہ خطرناک لوگ ہیں ۔او ۔کے انہیں ختم ہی کر دو "...... شاگل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور عمران کا سیدھا ہاتھ جو پتھروں کے ڈھیر پر پڑا ہوا تھا۔ذرا سا ہلا اس نے ایک پتھر مٹھی میں دبا لیا تھا۔شاگل کے حکم پر سامنے کھڑے ایک آدمی نے سر ہلاتے ہوئے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری ہی تھی کہ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے اس آدمی کے حلق سے چیخ نکلی ۔اور ساتھ ہی عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔اور ساتھ ہی اس نے اس آدمی کے ہاتھ سے نکل کر اپنی طرف آنے والی مشین گن پھرتی سے جھپٹ لی۔

عمران نے اس آدمی کے ہاتھ پر خاص طور پر ایسے انداز میں پتھر مارا تھا کہ جھٹکا لگنے سے مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر سامنے کی طرف ہی گرے اور اس کی توقع کے عین مطابق ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں

مشین گن اس کے ہاتھ میں پہنچ چکی تھی ۔جب کہ شاگل اور اس کے ساتھی ابھی تک ذہنی طور پر سنبھل ہی نہ سکے تھے ۔کیونکہ یہ سب کچھ جیسے پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا۔اور عمران نے مشین گن ہاتھ میں آتے ہی اسے انتہائی برق رفتاری سے سیدھا کیا اور ٹریگر دبا دیا ۔دوسرے لمحے مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی وہ آدمی جس کے ہاتھ سے مشین گن نکلی تھی اپنے چاروں ساتھیوں سمیت چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل گرا ۔ شاگل کے حلق سے بھی بے اختیار چیخ نکلی ۔اور شاگل لاشعوری طور پر بھاگنے کے لئے مڑا ہی تھا کہ عمران چیخ پڑا۔

" خبردار ۔شاگل اگر بھاگے تو گولیوں سے چھلنی کر دوں گا ......" عمران نے چیختے ہوئے کہا۔اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" تم ۔تم "...... شاگل نے مڑ کر کہنا چاہا۔اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو "...... عمران نے غراتے ہوئے کہا ۔اور شاگل نے بے اختیار دونوں ہاتھ سر سے اوپر اٹھا لئے۔

" دیوار کی طرف منہ کر لو ۔جلدی کرو ورنہ میں فائر کھول دوں گا ......" عمران نے چیخ کر آگے بڑھتے ہوئے کہا اور شاگل آہستہ آہستہ مڑنے لگا۔لیکن پھر وہ واقعی یکلخت گھوما۔اس کے ہاتھ کی ضرب عمران کے ہاتھ پر پڑی اور عمران نہ صرف لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا بلکہ اس کے ہاتھ سے مشین گن بھی نکل کر ایک طرف جا گری ۔شاگل نے واقعی انتہائی تیزی اور مہارت دکھائی تھی ۔اس کی شاید توقع ہی عمران کو نہ تھی ۔مشین گن ہاتھ سے

نکلتے ہی عمران نے لاشعوری طور پر دوبارہ مشین گن اٹھانے کے لئے چھلانگ لگائی اور چھلانگ لگاتے وقت اس نے شاگل کو مڑتے دیکھا اور جب وہ مشین گن اٹھا کر سیدھا ہوا تو شاگل دوڑتا ہوا سرنگ کا موڑ کاٹ چکا تھا اور اس کے بے تحاشا دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز لمحہ بہ لمحہ دور ہوتی سنائی دے رہی تھی۔

"بھاگ گیا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے وہ اس طرف کو بڑھا جدھر ان کا سامان ایک طرف رکھا ہوا تھا۔ اس نے تیزی سے اپنا بیگ کھولا اور پھر اس میں سے ایک طاقتور بم نکالا اور سیدھا ہو کر وہ شاگل کے پیچھے دوڑ پڑا۔ لیکن اس نے اپنے دوڑنے کی رفتار بہرحال آہستہ ہی رکھی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سرنگ کے بیرونی دھانے کے قریب پہنچ گیا۔ شاگل اس سے پہلے ہی باہر جا چکا تھا۔ عمران تیزی سے پیچھے ہٹتا گیا اور موڑ کے قریب پہنچ کر وہ رکا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے بم کی پن کھینچی اور اسے سرنگ کے دہانے کے قریب سرنگ کی چھت پر پوری قوت سے مارا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ پھر سرنگ کے دھانے کے قریب سے چھت سے جیسے بڑے بڑے پتھروں کی بارش سی ہونے لگی اور خاک سی ہر طرف پھیل گئی دھانے سے آنے والی روشنی یکلخت بند ہو گئی۔ چند لمحوں بعد جب دھواں ختم ہوا۔

تو عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ سرنگ کا دہانہ بڑے بڑے پتھروں سے بند ہو چکا تھا۔ اس طرح اس نے شاگل کے واپس آنے کا

فوری راستہ بند کر دیا تھا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور ایک بار پھر دوڑتا ہوا واپس اپنے ساتھیوں کی طرف آیا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ کیونکہ اب تک وہ اپنے ساتھیوں کو چیک ہی نہ کر سکا تھا کہ وہ کس حالت میں ہیں۔ غازی شہید ہو چکا تھا۔ اس کا سر ایک بھاری چٹان نے کچل دیا تھا جبکہ عبدالرزاق کا نچلا آدھا جسم کچلا ہوا تھا۔ مگر وہ زندہ تھا تنویر اور صفدر کے سر سے خون نکلا تھا۔ لیکن شدید سردی کی وجہ سے وہ بہہ نہ سکا۔ جب کہ جولیا اور کیپٹن شکیل معمولی زخمی تھے۔ عمران نے جلدی سے اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانا شروع کر دیا۔ اور تھوڑی سی کوششوں کے بعد وہ سب کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئے جبکہ عبدالرزاق کو اس نے ہوش خود نہ دلایا تھا۔ کیونکہ اس کی حالت خاصی خراب تھی۔

"کیپٹن شکیل عبدالرزاق کو اٹھا لو۔ اور جولیا تم تنویر کو سہارا دو۔ میں صفدر کو سہارا دیتا ہوں۔ ہمیں فوری آگے بڑھنا چاہیے۔ ورنہ شاگل کسی بھی لمحے پوری فوج ہم پر چڑھا لائے گا"...... عمران نے ان کے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہوا تھا"...... ان سب نے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ان کی نظریں ایک طرف پڑی شاگل کے ساتھیوں کی لاشوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"بم زیادہ طاقت کا تھا۔ اس نے چٹان کے ساتھ ساتھ چھت کی چٹانوں کے بھی بخیے ادھیڑ دیئے۔ یہ تو شکر ہے کہ سرنگ قدرتی تھی۔ اس کے اوپر موجود پہاڑ قائم رہا۔ ورنہ اگر مصنوعی ہوتی تو اوپر کا سارا ملبہ بھی

ہم پر ہی آپڑتا...... باقی باتیں راستے میں ۔جلدی کرو۔راستہ کھل چکا ہے اس لئے ہم نے اب آگے بڑھنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو شدید زخمی ہے عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے عبدالرزاق کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن زندہ ہے ۔اگر درے تک اس حالت میں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تو اس کا کچھ ہو سکتا ہے ۔بہرحال یہ مجاہد ہے ۔اور اسے ہم اس طرح یہاں نہیں چھوڑ سکتے"...... عمران نے صفدر کو سہارا دے کر کھڑا کرتے ہوئے کہا۔جبکہ جولیا نے تنویر کو اٹھنے میں مدد دی تھی ۔ صفدر اور تنویر دونوں لڑکھڑا رہے تھے ۔

"چلو چلو ہمت کرو ورنہ شاگل ابھی موت کا فرشتہ بن کر یہاں پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ایک کر کے اپنے ایک طرف پڑے ہوئے تھیلے اٹھائے اور خود ہی اس نے انہیں سب ساتھیوں کی پشت پر باندھ دیا۔

"شاگل یہاں کیسے آجائے گا"...... صفدر نے کہا۔وہ اب اپنے آپ کو کافی حد تک سنبھال چکا تھا۔اور عمران نے اپنے ہوش میں آنے اور پھر شاگل کے واپس دوڑنے تک کی روئداد بتانی شروع کر دی۔

"اوہ تو یہ لاشیں شاگل کے ساتھیوں کی تھیں ۔آپ نے واقعی ہمت کی ہے ۔ورنہ اس بار ہماری موت میں کوئی کسر باقی نہ رہی تھی"...... صفدر نے کہا۔اب تنویر بھی اپنے آپ چلنے کے قابل ہو گیا تھا اس لئے جولیا ہٹ کر اکیلی چل رہی تھی۔

"میک اپ کی مخصوص گرم بھاپ نے میرے شعور کو بیدار کرنے میں مدد دی ۔لیکن شاید گردن مڑ جانے کی وجہ سے رگ دب گئی تھی ۔اور میرا جسم بے حس ہو گیا تھا۔لیکن پھر جب میک اپ کنٹوپ اتارنے کے لئے اس آدمی نے میری گردن کو موڑا تو دبی ہوئی رگ ٹھیک ہو گئی اور میرا جسم حرکت میں آگیا۔آج واقعی مجھے احساس ہوا ہے کہ آدمی کی زندگی باقی ہو تو موت خود اس کی حفاظت کرتی ہے"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اب جسم میں گرمی آجانے سے وہ زیادہ تیزی سے چل رہے تھے ۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے زبردستی عبدالرزاق کو لے لیا تھا۔اور اب وہ عبدالرزاق کو اٹھائے ہوئے چل رہا تھا۔

"اس دھانے کو بند کرنے کی بجائے اس شاگل کو ہی گولی مار دینا تھی"...... تنویر نے کہا۔

"شکر کرو کہ اس نے بھاگنے میں ہی عافیت سمجھی ۔ورنہ اس کی جیب میں ضرور ریوالور ہو گا ۔وہ مجھ پر فائر بھی کھول سکتا تھا۔اور جب تک میں مشین گن اٹھا کر سیدھا ہوا وہ بھاگ کر سرنگ کا موڑ کراس کر گیا تھا۔ اس لئے اب اس کے پیچھے بھاگنا فضول تھا۔میں نے صرف فوری طور پر اس کی واپسی روکنے کے لئے سرنگ کا دہانہ تباہ کر دیا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کہیں ان لوگوں کو یہ علم نہ ہو کہ یہ سرنگ کہاں جا نکلتی ہے اور وہ وہاں پہلے سے ہی ہمارے استقبال کے لئے موجود ہوں"...... چند لمحوں بعد

صفدر نے کہا۔

"دیکھو...... ان حالات میں سب کچھ ممکن ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد اچانک سرنگ کا دوسرا دہانہ نظر آنے لگ گیا۔ اسی لمحے عبدالرزاق کی کراہ سنائی دی۔ "پپ۔ پپ پانی۔ پانی"...... عبدالرزاق کے منہ سے ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"ابھی مل جاتا ہے پانی"...... عمران نے دھانے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف نکل کر انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک وادی میں پہنچ گئے تھے۔ وہاں بھی برف ہر طرف موجود تھی۔ عمران نے عبدالرزاق کو نیچے لٹایا۔ اور پھر برف کی ڈلی توڑ کر اس نے اس کا منہ کھول کر اس کے اندر ڈال دی۔ اسے معلوم تھا کہ منہ کی گرمی کی وجہ سے برف جلد ہی پانی میں تبدیل ہو جائے گی۔ اور وہی ہوا چند لمحوں بعد عبدالرزاق کے بے اختیار دونوں ہونٹ کھلے اور اس کے ساتھ ہی اس کا زرد پڑا ہوا چہرہ قدرے سرخ ہو گیا۔ اب عمران نے اس کی ٹانگوں کا باقاعدہ معائنہ شروع کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کہ اس کی دونوں ٹانگوں کا گوشت جگہ جگہ سے کچلا گیا تھا۔ مگر ہڈی نہیں ٹوٹی تھی۔ اس نے برف اٹھا کر اس کے زخموں پر ملنا شروع کر دی۔ رزاق کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں۔ لیکن عمران اپنے کام میں لگا رہا۔ اسے معلوم تھا کہ اس طرح زخموں میں موجود اینٹھن بھی رک جائے گی اور خون بھی صاف ہو جائے گا۔ پھر اس نے اس کی قمیض کا دامن پھاڑا اور اس نے

زخموں پر مخصوص انداز میں پٹیاں باندھ دیں۔

"حوصلہ کر عبدالرزاق۔ تم مجاہد ہو۔ تمہیں تو باحوصلہ ہونا چاہیے"...... عمران نے کہا تو عبدالرزاق کے چہرے پر عمران کے اس فقرے نے واقعی جادو کا سا اثر دکھایا۔ اور وہ مسکرا دیا۔

"اب یہ بتاؤ کہ ہم کہاں موجود ہیں اور درہ کس طرف ہے"...... عمران نے عبدالرزاق کو اٹھا کر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہم درے سے ابھی کافی دور ہیں جناب۔ لیکن ادھر شمال میں ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ مسلمانوں کی بستی ہے۔ وہ ہمیں ضرور پناہ دیں گے۔ آپ مجھے لے چلیں میں آپ کو راستہ بتاتا ہوں"۔ عبدالرزاق نے کہا اور عمران نے او۔کے کہہ کر اسے اٹھا کر ایک بار پھر کاندھے پر ڈالا۔

"مجھے دے دیں۔ آپ نے اسے کافی اٹھا لیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں۔ چلو جلدی کرو ہو سکتا ہے وہ ہیلی کاپٹر سے ہماری تلاش شروع کر دیں"...... عمران نے کہا اور پھر عبدالرزاق کے بتانے پر وہ سب تیزی سے اس طرف کو چل پڑے جدھر عبدالرزاق نے اشارہ کیا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد اچانک وہ ایک وادی میں جا پہنچے جہاں پتھروں کے بے شمار مکانات بنے ہوئے تھے اور وہاں آدمی بھی موجود تھے۔

"یہ کونسی بستی ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس کا نام حادی ہے۔ یہ مسلمانوں کی بستی ہے۔ اس کا سردار نذیر

میرے والد کا دوست ہے"۔...... عبدالرزاق نے کہا۔

پھر جیسے ہی وہ بستی کے قریب پہنچے بستی میں سے کئی مرد نکل کر ان کی طرف بڑھے۔ یہ سب پہاڑی لوگ تھے اور ان کے جسموں پر کسی جانور کی کھال کے بڑے بڑے کوٹ تھے۔ جو انہوں نے اپنے لباسوں کے اوپر پہن رکھے تھے۔ سروں پر بھی پر اسی کھال کی اونچی اونچی ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں

"کون ہو تم"...... ان میں سے ایک ادھیڑ عمر نے آگے بڑھ کر مقامی زبان میں کہا۔

"سردار نذیر میں عبدالرزاق ہوں۔ تمہارے دوست اور بستی سو جادہ کے سردار ہاشم کا بیٹا"...... عبدالرزاق نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تم...... اوہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں......"
اسی ادھیڑ عمر جسے سردار نذیر کہہ کر عبدالرزاق نے پکارا تھا آگے بڑھتے ہوئے کہا

"سردار یہ سب مجاہدین کے حمایتی ہیں۔ پاکیشیا سے آئے ہیں اور کافرستانی فوج ان کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ یہ زخمی بھی ہیں......"
عبدالرزاق نے کہا۔ عمران نے اسے اب اس کے قدموں پر کھڑا کر کے خود اسے سنبھالا ہوا تھا۔

"پاکیشیا...... اوہ پھر تو یہ ہمارے آدمی ہوئے۔ اوہ اوہ آؤ جلدی کرو...... میں تمہیں ایک خفیہ اڈے تک پہنچا دیتا ہوں ورنہ کافرستانی فوج نے تو ہماری ساری آبادی ہی توپوں سے اڑا دینی ہے"...... سردار نذیر نے

تیز لہجے میں کہا اور پھر اس نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں کہ وہ سب بستی میں پھیل کر سب کو اطلاع کر دیں کہ اگر کافرستانی فوج یہاں آئے تو ان میں سے کسی نے انہیں نہیں بتانا کہ یہاں مہمان آئے ہیں۔

"آؤ تمہیں اٹھا لوں"...... سردار نذیر نے آگے بڑھ کر عبدالرزاق سے کہا۔

"نہیں محترم میں اسے آسانی سے اٹھا لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں تم ہمارے مہمان ہو اور پھر عبدالرزاق میرے دوست کا بیٹا ہے"...... سردار نذیر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے عبدالرزاق کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا اور عمران اس کی جسمانی قوت سے خاصا متاثر ہوا۔ حالانکہ بظاہر وہ اس قدر طاقتور نظر نہ آتا تھا کہ ایک بھرپور نوجوان آدمی کو اس طرح اٹھا لیتا۔

سردار نذیر انہیں ساتھ لئے بستی کی طرف جانے کی بجائے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر کافی دور آنے کے بعد وہ مڑا اور ایک پہاڑی غار میں داخل ہو گیا۔ یہ غار پہلے تو سرنگ نما تھی لیکن کافی آگے جا کر جیسے ہی گھومی تو دوسری طرف ایک وسیع و عریض غار آ گیا۔ جس میں نہ صرف ادویات۔ میڈیکل باکسز۔ خوراک کے بند ڈبے بلکہ پانی کی بوتلوں کے ساتھ ساتھ انتہائی جدید ترین اسلحے کی بڑی بڑی پیٹیاں بھی موجود تھیں۔

"آپ لوگ یہاں ٹھہریں میں بعد میں آؤں گا"...... سردار نذیر نے کہا اور پھر تیزی سے واپس چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی گڑگڑاہٹ کی آواز

سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی باہر سے آنے والی روشنی بند ہو گئی لیکن اس غار کی چھت سے آنے والی روشنی بدستور قائم تھی۔

"یہ کس قسم کا اڈہ ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں اس سٹور کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں جناب میں بھی پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ سردار نذیر کے پاس اس قسم کا اڈہ ہوگا"...... عبدالرزاق نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے پانی کی بوتلیں اور ایک میڈیکل باکس اٹھایا۔ اور پھر سب سے پہلے اس نے عبدالرزاق کے زخموں کی بینڈیج کرنے کے ساتھ ساتھ اسے طاقت کے انجکشن بھی لگا دیئے۔ اس کے بعد باقی ساتھیوں کی بینڈیج بھی اس نے کی اور آخر میں اس نے دو انجکشن ملا کر صفدر کے ذریعے خود کو لگوائے کیونکہ اس کے سر پر خاصی چوٹ لگی تھی۔ اور اب بھی راستے میں اس کے ذہن کے اندر بار بار چنگاریاں سی پھوٹتی تھیں۔ لیکن چونکہ حالات ایسے تھے کہ وہ یہ سب کچھ برداشت کرتا چلا آ رہا تھا۔

"کاش ہم غازی کو کم از کم وہاں دفن کر سکتے"...... اچانک صفدر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں کا رنگ بدل گیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے کوئی کیا جواب دے سکتا تھا اس لئے سب خاموش ہی رہے۔

"چیف نے ابھی تک کال نہیں کی"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"مجھے خود بات کرنا ہوگی۔ اگر اس بستی کے متعلق عبدالرزاق یا غازی

پہلے بتا دیتا تو میں چیف کو کال ہی نہ کرتا"...... عمران نے کہا اور بیگ سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ابھی تک پہلے والی ایڈجسٹ تھی۔ اس لئے عمران نے صرف بٹن دبایا اور کال دینا شروع کر دی۔

"ایکسٹو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے چیف کی آواز سنائی دی

"سر آپ نے کال نہیں کی اوور"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا

"تمہارا ٹرانسمیٹر کال ہی وصول نہ کر رہا تھا اوور"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ سوری...... مجھے خیال ہی نہ رہا کہ آپ کو کال کرنے کے بعد میں فریکوئنسی بدل کر اپنی ذاتی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دیتا اوور"...... عمران نے شرمندہ سے لہجے میں کہا کیونکہ واقعی اسے تیز حالات کی وجہ سے اس کا خیال ہی نہ رہا تھا اور ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کی مخصوص فریکوئنسی ہی ایڈجسٹ ہوئی رہ گئی تھی۔ ظاہر ہے اس صورت میں کال رسیو ہی نہ کی جا سکتی تھی۔

"یہ مشن بے حد اہم ہے۔ اس لئے اپنے ذہن کو پوری طرح حاضر رکھا کرو۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں وہاں کافرستانی فوج نے اس قدر ایئر چیکنگ اڈے بنا رکھے ہیں کہ سوائے کافرستانی فوج کے اور کوئی ہیلی کاپٹر درے تک نہیں پہنچ سکتا اور اس کے ساتھ ساتھ سپیشل کوڈ بھی طے کئے گئے ہیں۔ البتہ درے سے جنوب مغرب کی طرف ایک چھوٹی سی بستی جس کا نام حادی ہے اس کا پتہ چلا ہے۔ اس بستی کے رہنے والوں کا تعلق

ایک خصوصی گروپ سے ہے جو وادی میں کام کرنے والے مجاہدین کو اسلحہ کی سپلائی کے لئے مخصوص ہے۔ بستی کے سردار کا نام نذیر ہے تم کسی طرح اس بستی تک پہنچو۔ نذیر سے بات چیت ہو چکی ہے۔ جیسے ہی تم اپنا پاکیشیائی ہونا اس پر ظاہر کرو گے وہ تمہیں خفیہ اڈہ بھی فراہم کرے گا اور دوسرا ہر قسم کا تعاون بھی۔ وہاں سے تمہیں تمہارے مطلب کا اسلحہ بھی مل سکتا ہے۔ سوائے ہیلی کاپٹر کے وہاں سے تم ہر چیز حاصل کر سکتے ہو اوور"...... چیف نے جواب دیا تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"میں سردار نذیر کے اڈے سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں۔ ہم اتفاق سے وہاں پہنچے ہیں۔ لیکن جیسے ہی سردار نذیر نے پاکیشیائیوں کی بابت سنا اس نے ہمیں اس اڈے تک پہنچا دیا۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"او۔ کے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میں بھی سوچ رہا تھا کہ سردار نذیر صرف پاکیشیائی کے الفاظ سن کر ہمیں اپنے اس قدر اہم ترین اڈے میں کیسے لے آیا ہے حالانکہ ایسے اڈے بنانے اور ان کی حفاظت کرنے والے انتہائی محتاط ہوتے ہیں اب پتہ چلا ہے کہ چیف صاحب پہلے ہی بندوبست کر چکے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک بار پھر گڑگڑاہٹ کی آواز باہر سے سنائی

دی اور وہ سب چوکنا ہو گئے۔ چند لمحوں بعد سردار نذیر اکیلا اندر داخل ہوا

"کافرستانی سیکرٹ سروس آپ کے تعاقب میں ہے"...... سردار نذیر نے آگے بڑھ کر فرش پر بچھی ہوئی دری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا وہ لوگ یہاں آئے ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا

"انہوں نے پوری بستی کی تلاشی لی ہے۔ ایک ایک گھر کی۔ ایک ایک آدمی سے سوال جواب کئے ہیں۔ ویسے وہ ابھی تک مشکوک ہیں اور ارد گرد پھیل کر آپ لوگوں کو تلاش کر رہے ہیں"...... سردار نذیر نے جواب دیا۔

"آپ کو کیسے پتہ چلا کہ وہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"انہوں نے خود اپنا تعارف کرایا تھا اور یہ بھی انہوں نے بتایا ہے کہ چند پاکیشیائی ایجنٹ جن میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل ہیں۔ اور جو زخمی بھی ہیں وہ انہیں تلاش کر رہے ہیں"...... سردار نذیر نے جواب دیا۔

"آپ سے ہمارے متعلق کس نے بات کی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"امیر مجاہدین کا پیغام آیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے ہی عبدالرزاق نے آپ کے پاکیشیائی ہونے کا حوالہ دیا میں آپ کو یہاں لے آیا"۔ سردار نذیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بستی مسلمانوں کی ہے۔ پھر یہ کافرستانی فوجی آپ کو کیسے

معاف کر دیتے ہیں۔وہ تو مسلمانوں کی بستیوں پر بے پناہ ظلم ڈھا رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا اور سردار نذیر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ان کے لئے ہم بے ضرر لوگ ہیں۔کیونکہ ہم کہیں آتے جاتے نہیں اور نہ ہمارا کسی سے رابطہ ہے۔یہاں قریب ہی ان کی ایک ایئر چیکنگ پوسٹ ہے۔اور وہ اس کے ذریعے ہماری نگرانی کرتے رہتے ہیں ہمارا سارا کام انتہائی خفیہ ہے۔ہم یہاں کے رہنے والے ہیں ہمیں یہاں کے ان خفیہ راستوں کا علم ہے کہ جس کا کافرستانی فوج کو کبھی خواب میں بھی تصور نہیں ہو سکتا"...... سردار نذیر نے جواب دیا

"آپ کو ہمارے متعلق کیا بتایا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"صرف اتنا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چند ایجنٹ جو مجاہدین کو کسی بہت بڑے کافرستانی خطرے سے بچانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اگر ہمارے پاس پہنچیں تو ہم ان کی مکمل مدد کریں۔شناخت کے لئے صرف پاکیشیائی ہی بتایا گیا تھا"...... سردار نذیر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کو ہم سے جس قسم کی مدد چاہیے۔ہم حاضر ہیں۔لیکن ہم رات کے وقت آپ کو یہاں نہیں رکھ سکتے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ایئر چیکنگ اڈے میں ایسی مشینری موجود ہے جس میں ہماری بستی کے سب افراد کے بارے میں معلومات بھری ہوئی ہیں۔رات کو ایک آدمی بھی اگر آجائے چاہے وہ مسافر ہی کیوں نہ ہو۔وہ مشین اسے چیک کر لیتی ہے۔اور اس کی رینج بے حد وسیع ہے۔یہ تو غنیمت ہے کہ وہ اس مشین کو

صرف رات کے وقت استعمال کرتے ہیں۔کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ اس پر بھاری اخراجات اٹھتے ہیں۔اس لئے آپ اگر رات کو یہاں رہے تو وہ فوری طور پر چیک کر لیں گے اور نہ صرف آپ کو چیک کر لیں گے بلکہ ہمارا یہ اڈہ بھی ان کی نظروں میں آجائے گا۔اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہماری پوری بستی کو بموں سے اڑا دیا جائے گا بلکہ سپلائی لائن ختم ہو جانے سے وادی میں موجود مجاہدین کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا"...... سردار نذیر نے کہا۔

"کیوں نہ ایسی چیکنگ چوکی کو ہی اڑا دیا جائے"...... تنویر نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

"نہیں اس طرح کافرستانی فوج چونک پڑے گی۔فی الحال انہیں کوئی شک نہیں۔لیکن پھر انہیں یقین ہو جائے گا کہ یہ بستی ان کے دشمنوں کی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور تنویر نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے بات اس کی سمجھ میں آگئی ہو۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں جناب۔وہ ہم سے پوری طرح مطمئن ہیں اس لئے ہماری سپلائی لائن بھی کامیابی سے جاری ہے۔اگر وہ لوگ مشکوک ہو گئے تو پھر معاملہ خراب ہو جائے گا"...... سردار نذیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سردار نذیر وادی وارنگ میں وارنگ پہاڑی پر کافرستان ایک خفیہ پروجیکٹ مکمل کر رہا ہے۔جو اطلاع کے مطابق زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر مکمل ہو جائے گا۔اور جب یہ پروجیکٹ مکمل ہو جائے گا تو پھر اس

کی رینج پوری وادی مشکبار تک ہو گی اور اس سے نکلنے والی مخصوص ریز کی وجہ سے پوری وادی میں ہر قسم کا بارودی اسلحہ بیکار ہو کر رہ جائے گا۔ صرف وہ ہتھیار کام کریں گے جن پر ان ریز کے توڑ والے آلات لگے ہوئے ہوں گے۔ اور یہ آلات ظاہر ہے صرف کافرستانی فوج کے پاس ہوں گے مجاہدین کے لئے ان کا حصول ناممکن ہے۔ اور جب اسلحہ بیکار ہو جائے گا تو مجاہدین کی تمام سرگرمیاں بھی زیرو ہو کر رہ جائیں گی اور تحریک ختم ہو جائے گی اور کافرستانی فوج ایک ایک مجاہد کو چن چن کر ختم کر دے گی۔ اور ہو سکتا ہے کہ مجاہدین کی آڑ میں وادی مشکبار کے مسلمانوں کا ہی قتل عام کر دیا جائے۔ حکومت کافرستان نے اس منصوبے کو انتہائی خفیہ رکھا ہے۔ اور اسے مکمل کرنے کے لئے ایسے موسم اور جگہ کا انتخاب کیا ہے کہ جہاں عام آدمی پہنچ ہی نہیں سکتا۔ وارنگ پہاڑی کے گرد اور پہاڑی میں چیکنگ اڈے قائم کئے گئے ہیں۔ جو پوری وادی وارنگ کی زمین اور آسمان دونوں کو مسلسل چیک کرتے رہتے ہیں۔ وہاں انہوں نے جدید ترین اسلحہ نصب کر رکھا ہے۔ اس اسلحے سے وہ نہ صرف ہر قسم کا طیارہ اور ہیلی کاپٹر تباہ کر سکتے ہیں بلکہ پوری وادی میں حرکت کرنے والے ہر جاندار کا خاتمہ بھی کر سکتے ہیں۔ ہم اس اڈے کو تباہ کرنے کا مشن لے کر چلے ہیں تاکہ وادی مشکبار کی تحریک کو ختم ہونے سے بچایا جا سکے"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور سردار نذیر کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔۔۔۔ انتہائی بھیانک اور خطرناک شیطانی منصوبہ ہے۔ اگر

یہ منصوبہ مکمل ہو گیا تو پھر مشکباریوں کی لاکھوں جانوں کی قربانیاں بھی ضائع ہو جائیں گی اور مزید لاکھوں جانیں بھی ضائع ہوں گی۔ وادی مشکبار پر ظلم کا اندھیرا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مسلط ہو جائے گا"۔۔۔۔ سردار نذیر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم اب اچھی طرح سمجھ گئے ہو کہ ہمارا مشن کیا ہے اور کافرستانی سیکرٹ سروس ہماری تلاش میں کیوں ہے۔ ہمارا اصل مسئلہ وادی وارنگ میں داخل ہونا اور ان چیکنگ اڈوں کی مشینری سے بچ کر اس پروجیکٹ کو تباہ کرنا ہے۔ کیا تم اس سلسلہ میں ہماری کوئی مدد کر سکتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سردار نذیر نے جلدی سے آگے کی طرف جھک کر عمران کے ہاتھوں کو ہاتھ لگایا اور پھر اپنے ہاتھ کو چوم لیا

"آپ عظیم ہیں۔۔۔۔ جناب آپ اس تحریک کے عظیم محسن ہے۔ آپ کی مدد تو ہم پر فرض ہے۔ جہاں تک وادی وارنگ میں داخلے کا تعلق ہے۔ وہاں جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ وہ اس قدر بلند وادی ہے کہ وہاں ہر وقت برفانی طوفان چلتے رہتے ہیں۔ البتہ اس وادی کے ایک حصے تک میں آپ کو لے جا سکتا ہوں"۔۔۔۔ سردار نذیر نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

"کون سے حصے کی طرف۔ کیا تم نقشے پر مجھے اس حصے کی نشاندہی کر سکتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں میں پڑھا لکھا ہوں۔ پہلے کافرستانی فوج کے ایک دفتر میں ملازم بھی رہا ہوں۔ پھر جب میرا باپ فوت ہو گیا تو میں نوکری چھوڑ کر



یہاں اپنی بستی میں آ گیا۔ ہمارا گزارہ سمگلنگ سے ہوتا تھا۔ لیکن جب سے تحریک شروع ہوئی ہے۔ ہم نے سمگلنگ چھوڑ کر سپلائی کا کام شروع کر دیا ہے"...... سردار نذیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر میرے تھیلے میں سے نقشہ نکالنا"...... عمران نے صفدر سے کہا۔ جو سامان کے قریب بیٹھا ہوا تھا اور صفدر نے تھیلے میں سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے نقشہ کھول کر سامنے پھیلا دیا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ ہم اس وقت کہاں موجود ہیں"...... عمران نے سردار نذیر سے کہا اور سردار نذیر نقشے پر جھک گیا۔ وہ کافی دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک جگہ انگلی رکھ دی۔

"یہاں ہے ہماری بستی"...... سردار نذیر نے کہا اور عمران نے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر اس جگہ دائرہ بنا دیا۔

"اب مجھے تفصیل سے وہ راستہ بتاؤ جہاں سے تم ہمیں وادی وارنگ تک پہنچانا چاہتے ہو۔ اور وادی وارنگ کے جس حصے میں ہم پہنچیں گے اس کی نشاندہی بھی کر دو"...... عمران نے بال پوائنٹ سردار نذیر کے ہاتھ دیتے ہوئے کہا۔ اور سردار نذیر نے نقشے پر لکیریں ڈالنے اور نشانات لگانے شروع کر دیئے۔

"یہ راستہ تو خاصا طویل ہے۔ اسے طے کرنے میں کتنا عرصہ لگ جائے گا"...... عمران نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی دشوار گزار اور خطرناک راستہ ہے۔ لیکن بہرحال محفوظ ہے

اگر مسلسل بھی سفر کیا جائے تو ایک ہفتہ لگ ہی جائے گا"...... سردار نذیر نے کہا۔

"نہیں ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ ایک ہفتے کے اندر پروجیکٹ مکمل ہو کر کام شروع ہو جائے گا۔ اور ایک بار پروجیکٹ مکمل ہو گیا تو پھر اسے تباہ بھی نہ کیا جا سکے گا"...... عمران نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ تو جناب میں اور کوئی راستہ نہیں جانتا"...... سردار نذیر نے بے بسی کے سے انداز میں کہا۔

"عمران صاحب...... ہمیں اس شاگل والے اڈے پر ہر صورت قبضہ کرنا پڑے گا۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے"...... صفدر نے کہا

"وہ اب پوری طرح محتاط ہیں۔ اور ہمارے پاس ایسا کوئی ہتھیار نہیں ہے کہ ہم یہاں بیٹھے بیٹھے اس اڈے کو کھلوا کر اس میں داخل ہو سکیں۔ اوہ اوہ ایک منٹ تم بتا رہے تھے کہ کافرستانی لوگ ابھی ادھر ادھر موجود ہیں"...... عمران نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"جب میں یہاں آیا تھا اس وقت تو موجود تھے"...... سردار نذیر نے کہا۔

"وہ کس چیز پر یہاں پہنچے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک فوجی ہیلی کاپٹر تھا ان کے پاس۔ جو بستی کے قریب ہی انہوں نے کھڑا کیا ہوا تھا"...... سردار نذیر نے جواب دیا۔

"اب جا کر معلوم کرو۔ اگر وہ ہیلی کاپٹر موجود ہے تو پھر ہم اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر کے آگے بڑھیں گے۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں

ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن جناب...... پھر ہماری بستی کو تباہ کر دیا جائے گا اور ہیلی کاپٹر بھی فضا میں تباہ کیا جا سکتا ہے اور جناب وادی دارنگ جس قدر بلندی پر ہے۔ وہاں یہ ہیلی کاپٹر پہنچ ہی نہیں سکتا......" سردار نذیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں تک تو پہنچ سکتا ہے جہاں تم ہمیں ان خفیہ راستوں سے پہنچانا چاہتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... سردار نذیر نے کہا۔

"تم معلوم تو کرو اس وقت کیا پوزیشن ہے۔ پھر ہم اپنا مشن اس طرح ترتیب دیں گے کہ تمہاری بستی پر کوئی حرف نہ آئے گا......" عمران نے کہا۔ اور سردار نذیر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ابھی معلوم کر کے آتا ہوں۔ اگر میری بستی کے لوگوں کی قربانی سے آپ کا یہ مشن مکمل ہوتا ہے تو سودا مہنگا نہیں ہے۔" سردار نذیر نے کہا اور تیزی سے دہانے کی طرف مڑ گیا۔

"جب کسی قوم کے افراد میں ایسا جذبہ پیدا ہو جائے تو پھر اس قوم کو دنیا کی کوئی طاقت غلام نہیں رکھ سکتی"...... عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب...... کیا اس مشن میں سکیٹنگ کو استعمال نہیں کیا جا سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ کیسے۔ ہم نے نیچے سے اوپر جانا ہے۔ اوپر سے نیچے تو نہیں آنا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جن گاڑیوں کو آپ حاصل کرنے یہاں آئے تھے کیا وہ نیچے سے اوپر جا سکتی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں وہ برف پر پھسلتی ہوئیں کسی جیپ کی طرح اوپر بلندی تک چلی جاتی ہیں۔ ان میں مخصوص انجن لگے ہوئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ ہم ہیلی کاپٹر کی بجائے یہاں موجود شاگل کے آدمیوں کو پکڑیں۔ اور ان کے یونیفارم اور حلیوں میں اڈے میں داخل ہو جائیں۔ پھر اڈہ تباہ کرنا اور وہاں سے گاڑیاں حاصل کرنا مشکل نہ ہوگا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اور اگر اڈے کے داخلے والے حصے میں میک اپ چیکنگ کمپیوٹر مشین ہوئی تو پھر ہمارا کریا کرم بھی کسی نے نہیں کرنا"...... عمران نے جواب دیا اور کیپٹن شکیل خاموش ہو گیا۔

"اس بار واقعی ہم بڑے عذاب میں پھنس گئے ہیں۔ کوئی لائن آف ایکشن ہی سامنے نہیں آ رہی اور وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے......" جولیا نے کہا۔ لیکن اس کی بات کا کسی نے جواب نہ دیا۔ ظاہر ہے اس کی بات درست تھی۔

تھوڑی دیر بعد گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر سردار نذیر اندر داخل ہوا تو اس کے ساتھ ایک اور مقامی آدمی بھی تھا۔

"وہ لوگ تو جا چکے ہیں جناب...... ہیلی کاپٹر بھی وہاں موجود نہیں ہے

البتہ میں اپنے ساتھ ایک آدمی کو لے آیا ہوں ۔ اس کا نام مطلوب ہے ۔ اور یہ وادی وارنگ میں مخصوص موسم میں وہاں برفانی جانوروں کا شکار کھیلنے کا ماہر ہے ۔ وہاں ایک مخصوص نسل کا جانور ملتا ہے ۔ جس کی کھال انتہائی گراں قیمت پر بکتی ہے ۔ مقامی زبان میں اس جانور کو روشا کہا جاتا ہے ۔ اس لئے وادی وارنگ کا ایک ایک چپہ اس کا دیکھا ہوا ہے "...... سردار نذیر نے اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا ۔ مطلوب نے بڑے عقیدت مندانہ انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو سلام کیا ۔ شاید سردار نذیر نے اسے ان کے متعلق پہلے ہی بتا دیا تھا ۔

" تم وہاں شکار کیسے کرتے ہو میرا مطلب ہے کہ اس قدر بلند علاقے میں تم کیسے پہنچتے ہو "...... عمران نے مطلوب سے سوال کرتے ہوئے کہا

" مجھے سردار نذیر نے آپ کے متعلق سب کچھ بتا دیا ہے ۔ اس لئے میں اپنا وہ راز جسے میں نے آج تک اپنی ذات تک محدود رکھا ہے آپ کو بتا دیتا ہوں ۔ کیونکہ اس راز کی وجہ سے میں وہاں شکار کھیلتا ہوں ۔ اور روشا کی کھالوں کی وجہ سے میں نے بے شمار دولت اکٹھی کر لی ہے ۔ میرے کافرستان میں دو ہوٹل ہیں ۔ میں سارا سال وہیں رہتا ہوں ۔ لیکن شکار کے موسم میں یہاں آجاتا ہوں ۔ آجکل بھی شکار کا موسم ہے ۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس وادی کو بند کر دیا گیا ہے ۔ اس لئے میں بستی میں آگیا تھا ۔ تاکہ یہاں کچھ دن گزار کر واپس چلا جاؤں ۔ مجھ سے جس نے بھی یہ راز پوچھا ہے ۔ میں نے اسے ہمیشہ ٹال دیا ہے ۔ لیکن آپ میری وادی کی تحریک آزادی کے تحفظ اور لاکھوں مجاہدین کی مدد کے لئے یہاں آئے ہیں"

اس لئے میں بخوشی وہ راز آپ بتا دیتا ہوں ۔ دراصل وادی وارنگ سے کافی دور ایک غار کے اندر میں نے ایک مخصوص بیلون رکھا ہوا ہے اس بیلون کی مدد سے میں وادی وارنگ پہنچ جاتا ہوں اور پھر وہاں شکار کھیل کر اس بیلون کی مدد سے واپس آجاتا ہوں ۔ پہلے میں نے ایک عام سا بیلون ایک کافرستانی سے خریدا تھا ۔ لیکن وہ بے حد چھوٹا اور کمزور بیلون تھا ۔ اس لئے مجھے بے حد مشکل پیش آئی تھی ۔ لیکن جب میں نے دولت اکٹھی کر لی تو میں نے کافرستانی فوج کے ایک اعلیٰ افسر کی مدد سے ایک جدید ترین بیلون خرید لیا ۔ یہ بیلون روسیاہ نے کافرستان کو دیئے تھے ۔ اس افسر نے انتہائی بھاری قیمت کے بدلے اسے مجھے دے دیا تھا ۔ اس کی مخصوص گیس میں ہر سال کافرستان سے لے آتا ہوں ۔ میں سیزن میں اس بیلون کی مدد سے ایک ڈیڑھ سو روشا شکار کر لیتا ہوں ۔ اور روشا کی کھال کے تو اتنے پیسے نہیں ملتے ۔ لیکن سب یہی سمجھتے ہیں کہ میں صرف کھالیں بیچتا ہوں حالانکہ میرا اصل کاروبار روشا کا گوشت فروخت کرنا ہے میں روشا کا گوشت صاف کر کے اسے پیکٹوں میں بند کر دیتا ہوں اور ایکریمیا کی ایک کمپنی اس گوشت کو مجھ سے خرید لیتی ہے اور ایک روشا کے گوشت کے بدلے مجھے دس لاکھ روپے مل جاتے ہیں ۔ یہ گوشت کسی انتہائی قیمتی دوا بنانے میں استعمال ہوتا ہے اور اس سے وہ کمپنی کروڑوں اربوں ڈالر کما لیتی ہے "...... مطلوب نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" لیکن وادی وارنگ میں تو انتہائی تیز سرد ہوا کے طوفان چلتے رہتے ہیں وہاں تمہارا بیلون کیسے کام کرتا ہے "...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا ۔

"وہ بہت خوبی سے کام کرتا ہے۔ وہ انتہائی جدید ترین بیلون ہے۔ اس فوجی افسر نے مجھے بتایا تھا کہ اسے ریڈیو سارڈ بیلون کہتے ہیں۔ اس کے اندر انتہائی جدید مشینری فٹ ہے"...... مطلوب نے جواب دیا۔ تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا...... کیا کہہ رہے ہو۔ ریڈیو سارڈ بیلون تمہارے پاس ہے۔ اوہ اوہ...... یہ تو واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری مدد کا اشارہ ہے۔ اوہ ویری گڈ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس قدر جدید ترین بیلون یہاں مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جناب جب سے تحریک شروع ہوئی ہے۔ میں نے اپنی تمام دولت مجاہدین کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اور اگر میرا یہ بیلون تباہ بھی ہو جائے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن وادی مشکبار کو کافرستانی قبضے سے نجات ملنی چاہیے"...... مطلوب نے جواب دیا۔

"حیرت ہے تمہارا لباس تو بتا رہا ہے کہ تم اس بستی میں رہنے والے عام سے آدمی ہو۔ لیکن جو کچھ تم نے بتایا ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے"...... عمران نے حیرت سے کہا۔

"جناب یہ میری آبائی بستی ہے۔ میں جب یہاں آتا ہوں تو میں اپنی امارت اور اپنا رہن سہن سب کچھ وہیں چھوڑ کر آتا ہوں اور ویسے بھی جب سے یہاں چیکنگ اڈہ بنا ہے۔ مجھے اسی لباس میں یہاں آنا پڑتا ہے اور اڈے پر جا کر اپنا باقاعدہ اندراج کرنا پڑتا ہے۔ اس کے لئے میں انہیں تحفے دیتا ہوں۔ ورنہ تو وہ مجھے ایک رات بھی یہاں رہنے نہ دیں"...... مطلوب

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جہاں تمہارا بیلون موجود ہے۔ وہ جگہ یہاں سے کتنی دور ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ویسے تو ایک دن کا سفر ہے۔ لیکن اگر ایک دشوار گزار راستہ اختیار کیا جائے تو چند گھنٹوں میں بھی وہاں تک پہنچا جا سکتا ہے"...... مطلوب نے جواب دیا۔

"کتنا بڑا ہے بیلون۔ کتنا وزن سہار لے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کتنے افراد وہاں جانا چاہتے ہیں"...... مطلوب نے پوچھا۔

"پانچ افراد...... اور ہمارے ساتھ اسلحہ اور سامان بھی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے...... دس افراد تک کا وزن وہ سہار سکتا ہے"...... مطلوب نے جواب دیا۔

"گڈ شو...... اب بات بنی...... واقعی جب اللہ تعالیٰ مدد کرنا چاہے تو ناممکن بھی بن جاتا ہے"...... عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہ بیلون بھی تو ان چیکنگ اڈوں والوں کو نظر آ جائے گا۔ وہ اسے فضا میں تباہ نہ کر دیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"وارنگ پہاڑی پر پروجیکٹ مکمل ہو رہا ہے۔ اس کے چاروں طرف پہاڑیوں پر چیکنگ اڈے ہیں اور ظاہر ہے ان کا رخ اس پہاڑی کی طرف سے ہو گا۔ ہم اگر بیلون کی مدد سے ان میں سے کسی بھی پہاڑی کے عقب

میں مناسب فاصلے پر اتر جائیں تو ہم آسانی سے اس اڈے پر قبضہ کر سکتے ہیں اور پھر وہاں سے اس پروجیکٹ کو نشانہ بنایا جاسکتا ہے "...... عمران نے کہا لیکن وہاں کی بے پناہ سردی میں ہمارا یہ لباس تو کام نہیں آسکتا" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" لباس کی آپ فکر نہ کریں ۔ وہاں غار میں وادی کا پلو میں پائی جانے والی ایک مخصوص جڑی بوٹی کے جوہر کے کیپسول میں نے رکھے ہوئے ہیں ۔ ان کیپسولوں کو کھانے سے انسان کے جسم کے اندر اس قدر حرارت پیدا ہو جاتی ہے کہ چوبیس گھنٹوں تک شدید سردی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ۔ میں وہاں رہتے ہوئے ہر چوبیس گھنٹے بعد یہی کیپسول کھا لیتا ہوں ۔ لیکن یہ کیپسول وہاں کی خوفناک سردی میں ہی کھائے جاسکتے ہیں ۔ اگر ہم یہاں انہیں کھالیں تو ہمارے جسم کا گوشت ہی پھٹ جائے" ...... مطلوب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے پھر بسم اللہ کرو...... وادی وارنگ پہنچ جائیں پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا ۔ اصل مسئلہ وہاں پہنچنا تھا" ...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

عبدالرزاق تو ہمارے ساتھ نہیں جاسکتا اور یہاں بھی نہیں رہ سکتا ۔ اس کا کیا کیا جائے" عمران نے عبدالرزاق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اس کا آپ فکر نہ کریں ۔ میں ابھی اپنے آدمیوں کے ہاتھ اسے دوسرے اڈے پر پہنچا دوں گا ۔ وہاں یہ محفوظ رہے گا" ...... سردار نذیر نے کہا اور عمران نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

آخر وہ لوگ کہاں غائب ہو سکتے ہیں ۔ کیا وہ جادوگر ہیں کہ جادو کے زور سے غائب ہو گئے ہیں ۔ وہ زخمی بھی ہیں اور ان کے پاس کوئی سواری بھی نہیں ۔ پھر آخر وہ کہاں جاسکتے ہیں ۔ وہ یقیناً یہیں کہیں چھپے ہوئے ہوں گے "...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس ہم نے دور دور تک چیکنگ کر لی ہے ۔ وہ سرنگ جہاں جاکر نکلتی ہے ۔ اس طرف کا سارا علاقہ چھان مارا ہے ۔ لیکن وہ کہیں بھی نظر نہیں آئے ۔ ہم نے ہیلی کاپٹر کی مدد سے دور دور تک چیک کیا ہے ۔ لیکن وہاں انسان تو انسان کوئی جانور تک نظر نہیں آیا...... " اس کے ایک ساتھی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ان کے پاس سلیمانی ٹوپیاں تھیں ۔ یہی کہنا چاہتے ہو تم "...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" کیا کہہ سکتا ہوں باس "...... اس آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے حادی بستی کو چیک کیا ہے۔ وہ مسلمانوں کی بستی ہے کہیں وہ اس میں چھپے ہوئے نہ ہوں"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کرنل ارجن نے کہا اور شاگل مسلمانوں کی بستی کا سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"جی ہاں جناب...... ہم نے ایک ایک آدمی، ایک ایک گھر کی تلاشی لی ہے اور اس بستی کے ارد گرد کا علاقہ بھی چیک کر لیا ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔ جو پہلے جواب دے رہا تھا۔

"کیا یہ بستی اسی طرف ہے جدھر اس سرنگ کا دھانہ کھلتا ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"پھر وہ یقیناً اس بستی میں ہی موجود ہوں گے یا اس بستی والوں نے انہیں کسی غار وغیرہ میں چھپا رکھا ہوگا...... جاؤ جا کر اس بستی کے سردار کو یہاں لے آؤ۔ ٹھہرو میں خود ساتھ چلتا ہوں۔ میں اس بستی کے رہنے والے ہر فرد کی بوٹیاں اڑا دوں گا۔ چلو میرے ساتھ"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے کہا۔

"میں آپ کے ساتھ چلوں باس۔ عورتوں سے پوچھ گچھ کر لوں گی"...... کاشی نے کہا۔

"وہ ریکھا کہاں ہے۔ اسے بلاؤ وہ زیادہ اچھی طرح پوچھ گچھ کر سکتی ہے وہ کہاں بیٹھ گئی ہے۔ وہ میری ماتحت ہے بلاؤ اسے"...... شاگل نے یکلخت چونک کر کہا۔

"میں اسے لے آتی ہوں باس"...... کاشی نے کہا اور تیزی سے کمرے

سے باہر نکل گئی۔ تھوڑی دیر بعد ریکھا اندر داخل ہوئی۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔

"کیا حکم ہے باس"...... ریکھا نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا

"کیا تمہیں کافرستانی کاز سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ دشمن یہاں پہنچ کر غائب ہو گئے ہیں اور تم کمرے میں چھپی ہوئی بیٹھی ہو۔ جھگڑا تمہارا میرا ہے۔ اسے بعد میں طے کر لیں گے۔ لیکن کافرستان سے تو تمہارا کوئی جھگڑا نہیں ہے"...... شاگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کافرستان کے لئے کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ حکم دیں"...... ریکھا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ چلو"...... شاگل نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا

تھوڑی دیر بعد وہ ایک ہیلی کاپٹر میں بیٹھے فضا میں پرواز کر رہے تھے۔ کاشی ریکھا کو آہستہ آہستہ سابقہ حالات بتا رہی تھی ہیلی کاپٹر میں ان تینوں کے علاوہ ان کے چار مسلح ساتھی بھی موجود تھے پائلٹ البتہ اڈے کا تھا۔ دس منٹ بعد بستی انہیں نظر آنے لگ گئی اور پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو بستی کے قریب نیچے اتار دیا۔ دوسرے لمحے شاگل اچھل کر نیچے اترا، ریکھا، کاشی اور چار مسلح افراد بھی نیچے آ گئے۔ ان کے باہر آتے ہی بستی کے ایک مکان سے تین آدمی نکل کر ان کی طرف بڑھنے لگے۔

"یہ سب سے آگے والا سردار ہے جناب۔ اس کا نام نذیر ہے"...... شاگل کے ساتھی نے مؤدبانہ لہجے میں شاگل سے مخاطب ہو کر کہا اور شاگل سر ہلاتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

"سلام جناب ...... میرا نام نذیر ہے اور میں اس بستی کا سردار ہوں جناب" ...... نذیر نے شاگل کے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں۔ کہاں چھپایا ہے تم نے ان لوگوں کو" ...... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ جناب پہلے بھی یہاں کی مکمل تلاشی لی جا چکی ہے۔ اب بھی آپ تلاشی لے سکتے ہیں۔ ہم نے ادھر کسی کو بھی آتے ہوئے نہیں دیکھا" ...... نذیر نے پہلے سے زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو ...... میرا نام شاگل ہے اور میں کافرستانی سیکرٹ سروس کا چیف ہوں۔ میرے سامنے تمہاری یہ اداکاری نہیں چل سکتی۔ سچ سچ بتا دو۔ ورنہ تم تو کیا تمہاری بستی کے ایک ایک آدمی کو گولیوں سے اڑا دوں گا" ...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ مالک ہیں جناب ...... ہم تو انتہائی غریب لوگ ہیں جناب" ...... نذیر نے جواب دیا۔

"ریکھا اور کاشی تم باقی آدمیوں کو لے کر بستی میں جاؤ اور انہیں تلاش کرو" ...... شاگل نے مڑ کر اپنے پیچھے موجود ریکھا، کاشی اور دوسرے لوگوں سے کہا۔ اور وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے بستی کی طرف بڑھ گئے۔ نذیر اور اس کے ساتھی ہاتھ باندھے اور آنکھیں نیچی کئے کھڑے ہوئے تھے۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر تم سچ بتا دو تو پوری بستی ہلاکت سے بچ جائے گی" ...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ مالک ہیں ...... ویسے یہاں قریب ہی ایک چیکنگ اڈہ

ہے۔ وہ لوگ ساری بستی کو مسلسل دن رات چیک کرتے رہتے ہیں۔ آپ بے شک ان سے پوچھ لیں۔ اگر کوئی آدمی ادھر آیا ہوتا تو ان کی نظروں سے نہ چھپ سکتا تھا" ...... نذیر نے جواب دیا تو شاگل چونک پڑا۔

"اڈہ ہے یہاں۔ کہاں ہے" ...... شاگل نے حیران ہو کر پوچھا کیونکہ اسے کسی نے اس کے متعلق نہ بتایا تھا۔

"وہ جناب چوٹی پر" ...... نذیر نے دائیں طرف ایک اونچی چوٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"چلو میرے ساتھ" ...... شاگل نے کہا اور ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔ نذیر خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑا۔

"کیا یہاں کوئی چیکنگ اڈہ ہے" ...... شاگل نے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے پائلٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس سر ایک چیکنگ پوسٹ ہے" ...... پائلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو وہاں مجھے لے چلو۔ واقعی اگر یہ لوگ یہاں آئے ہوں گے تو لازماً انہوں نے انہیں چیک کیا ہوگا" ...... شاگل نے ہیلی کاپٹر پر سوار ہوتے ہوئے کہا اور اس نے سردار نذیر کو بھی ہیلی کاپٹر میں اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے اس چوٹی کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ چوٹی سے تھوڑی دور تھا کہ ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

"ہیلو ہیلو ...... ایئر چیکنگ پوسٹ تھری ون کالنگ ہیلی کاپٹر پائلٹ اوور" ...... ٹرانسمیٹر سے تیز آواز سنائی دی۔ اور پائلٹ نے یہ کال سنتے ہی

ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھانے کی بجائے وہیں فضا میں ہی معلق کر دیا۔ شاگل نے جو ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو چیف آف کافرستانی سیکرٹ سروس شاگل انڈنگ یو اوور" شاگل نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ ہیلی کاپٹر میں موجود ہیں جناب اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ اور ہم تمہاری چیک پوسٹ پر آرہے ہیں ہمارا استقبال کرو اوور" شاگل نے پہلے سے زیادہ تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔۔۔ یس سر۔۔۔۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

پائلٹ نے ہیلی کاپٹر آگے بڑھانا شروع کیا اور چند لمحوں بعد اس نے ہیلی کاپٹر اس چوٹی کی ایک مسطح چٹان پر اتار دیا اور جب شاگل سردار نذیر کے ساتھ نیچے اترا تو ایک چٹان ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہٹی اور اس میں سے ایک فوجی باہر آگیا۔ کاندھوں پر موجود سٹارز سے وہ کیپٹن تھا۔ اس نے شاگل کو فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔

"کیپٹن ماترم جناب"۔۔۔۔ کیپٹن نے سلیوٹ کرتے ہوئے اپنا تعارف کرا دیا۔

"کیا تم ہی اس پوسٹ کے انچارج ہو"۔۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن ماترم نے جواب دیا۔

"ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چند انتہائی خطرناک ایجنٹوں کو تلاش کر رہے ہیں۔ ان کی تعداد پانچ چھ ہے۔ یہ زخمی بھی ہیں۔ ان میں ایک عورت ہے اور باقی مرد ہیں۔ ہمیں مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کی اس بستی میں پناہ لئے ہوئے ہیں لیکن اس بستی کا سردار مان نہیں رہا۔ اس نے مجھے بتایا کہ تم یہاں سے بستی پر بھی نظر رکھتے ہو"۔۔۔۔ شاگل نے چٹان کی طرف بڑھتے ہوئے کیپٹن ماترم کو اپنے یہاں آنے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا۔ نذیر مؤدبانہ انداز میں ان دونوں کے پیچھے چل رہا تھا۔

"یس سر۔۔۔۔ ہم باقاعدہ اس بستی کی نگرانی کرتے ہیں۔ ہم نے ادھر کسی اجنبی کو آتے ہوئے نہیں دیکھا"۔۔۔۔ کیپٹن ماترم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

وہ اب چیک پوسٹ میں داخل ہو چکے تھے۔ یہ ایک خاصا بڑا غار تھا جس میں چار افراد موجود تھے۔ ایک سائیڈ پر بڑی اور چھوٹی کئی مشینیں نصب تھیں۔ جن میں سے ایک کمپیوٹرائزڈ طیارہ شکن میزائل سسٹم کی آپریٹنگ مشین تھی۔ ایک مشین کی سکرین پر بستی اور اس کے ارد گرد کا علاقہ نظر آ رہا تھا۔ جبکہ اس مشین کی ایک دوسری سکرین پر اس چیک پوسٹ کے چاروں طرف کا بیرونی منظر نظر آ رہا تھا۔ ایک مشین بند تھی۔

"تمہارے پاس طیارہ شکن میزائل سسٹم بھی ہے۔ میزائل کہاں ہیں" ۔۔ شاگل نے مشین کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"چوٹی پر جناب۔ وہ یہاں سے فائر کئے جاتے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن ماترم

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے لفظ اجنبی استعمال کیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ کیا تم بستی کے ہر فرد کو ذاتی طور پر جانتے ہو"...... اچانک ایک خیال کے آتے ہی شاگل نے پوچھا۔

"یس سر۔ اس بستی کی مکمل نگرانی بھی ہمارے فرائض میں شامل ہے اور اس کے لئے ہمارے پاس ایک مشین ہے جسے ہم بی۔ ایس مشین کہتے ہیں۔ یہ کمپیوٹرائزڈ مشین ہے۔ اس میں سے ایسی مخصوص لہریں نکلتی ہیں جو پوری بستی اور اس کے گرد دور دور تک پھیل جاتی ہیں۔ کمپیوٹر میں بستی میں رہنے والے ہر جاندار کے بارے میں فیڈنگ موجود ہے۔ اس لئے جیسے ہی کوئی اجنبی بستی کی حدود میں داخل ہوتا ہے ہمیں فوراً اطلاع مل جاتی ہیں"...... کیپٹن ماترم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ کون سی مشین ہے وہ"...... شاگل نے کہا۔

"یہ ہے جناب"...... کیپٹن ماترم نے بند پڑی مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ تو بند پڑی ہے"...... شاگل نے حیران ہو کر کہا۔

"یس سر...... اس میں جو مخصوص گیس استعمال ہوتی ہے وہ چونکہ بے حد قیمتی ہے اس لئے ہمیں حکم ہے کہ ہم اسے رات کو چلائیں دن کو ہم ان دوسری مشینوں کے ذریعے چیکنگ کرتے رہیں۔ اصل خطرہ جناب یہ ہے کہ ان لوگوں کی مدد سے کہیں مجاہدین کو سپلائی نہ مل رہی ہو۔ اور آپ تو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ سپلائی کا کام رات کو ہی ہوتا ہے۔ ویسے

جناب مجھے یہاں آئے ہوئے چار ماہ ہو چکے ہیں۔ اس بستی کے لوگوں کی طرف سے ان چار ماہ میں ایک شکایت بھی نہیں ملی...... یہ انتہائی بے ضرر اور سادہ لوگ ہیں"...... کیپٹن ماترم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے افراد ہیں بستی ہیں"...... شاگل نے پوچھا۔

"دو سو بارہ افراد ہیں جناب جن میں عورتیں۔ بچے۔ مرد سب شامل ہیں"...... کیپٹن ماترم نے جواب دیا۔

"ذرا مشین چلاؤ اور مجھے بتاؤ۔ اس وقت بستی میں کتنے افراد اجنبی موجود ہیں"...... شاگل نے کہا۔ وہ شاید اس مشین کی کارکردگی کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ تاکہ اگر واقعی اس کی کارکردگی ایسی ہے تو ایسی مشینیں وہ وارنگ میں موجود اڈوں کے لئے بھی مہیا کرنے کے لئے حکومت سے بات چیت کرے۔ کیپٹن ماترم نے آگے بڑھ کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اور مشین پر موجود مختلف ڈائل نہ صرف روشن ہو گئے بلکہ ان میں موجود سوئیاں حرکت کرنے لگیں۔ مشین سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور اس پر چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ کیپٹن ماترم غور سے ایک ڈائل کو دیکھ رہا تھا۔

"اس وقت بستی میں جناب دو سو پندرہ افراد موجود ہیں"...... کیپٹن ماترم نے ڈائل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"دو سو پندرہ۔ وہ کیسے۔ میرے ساتھ دو عورتیں اور چار مرد آئے تھے یعنی چھ وہ بھی بستی میں ہیں اور تم کہہ رہے تھے کہ بستی میں دو سو بارہ افراد

ہیں۔ تو یہ دو سو اٹھارہ ہونے چاہئیں۔ تین آدمی کہاں ہیں "...... شاگل نے کسی ماہر ریاضی دان کی طرح حساب کتاب کرتے ہوئے کہا۔

"جناب ان میں سے ایک یہ نذیر تو یہاں موجود ہے۔" کیپٹن ماترم نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو ایک کم کر دو۔ باقی دو کہاں ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ میں دوبارہ چیک کرتا ہوں"...... کیپٹن ماترم نے کہا اور دوبارہ مشین پر جھک گیا۔

"واقعی سر...... اس لحاظ سے تو دو آدمی بستی میں موجود نہیں ہیں" ...... کیپٹن ماترم نے چند لمحوں بعد سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی شاگل بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے اپنے پیچھے کھڑے نذیر کو گریبان سے پکڑ لیا۔

"بولو کہاں ہیں دو آدمی۔ بولو تمہیں معلوم ہوگا۔ بولو کہاں ہیں" ...... شاگل نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب سب موجود ہیں۔ آپ بے شک جا کر گن لیں۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ یہاں سے کوئی کہاں جا سکتا ہے جناب۔" نذیر نے جواب دیا

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کیپٹن کہ وہ دو آدمی جو غائب ہیں کون ہیں۔" شاگل نے نذیر کا گریبان چھوڑ کر جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا

"یس سر"...... کیپٹن ماترم نے کہا اور تیزی سے ایک بار پھر مشین پر جھک گیا اس نے اس کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"سر...... بستی میں اس وقت چھ اجنبی افراد موجود ہیں اور بستی کے دو

آدمی جن میں سے ایک نام مطلوب ہے اور دوسرے کا احمد ہے وہ دونوں غائب ہیں"...... کیپٹن ماترم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بولو کہاں ہیں یہ دونوں۔ بولو"...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

"جناب سب موجود ہیں"...... نذیر نے کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ شاگل نے پوری قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا تھا۔

"اسے گرفتار کر لو"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور کمرے میں موجود چار فوجی بھوکے بھیڑیوں کی طرح فرش پر گر کر اٹھتے ہوئے نذیر پر جھپٹ پڑے اور چند لمحوں بعد اس کے ہاتھوں کو عقب میں کر کے کلپ ہتھکڑی ڈال دی گئی۔

"اب اس کی ہڈیاں توڑ دو۔ جب تک یہ اصل بات نہ بتائے توڑ دو اس کی ہڈیاں"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ غار نذیر کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ چاروں فوجیوں کے ساتھ کیپٹن ماترم بھی شامل ہو گیا تھا۔ اور سردار نذیر کے جسم پر مسلسل لاتیں پڑنے لگی تھیں۔ وہ اسے اس بے دردی سے ضربیں لگا رہے تھے جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی فٹ بال ہو۔

"توڑ دو ہڈیاں جب تک یہ بولے ناں توڑ دو ہڈیاں۔ اور سنو بستی کے ہر فرد ہر عورت اور ہر بچے کا بھی یہی حشر کرو۔ ٹرانسمیٹر پر میری بات کراؤ میرے آدمیوں سے۔ بات کراؤ"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور کیپٹن ماترم مڑ کر تیزی سے ایک ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھا۔

"فریکولسی جناب"...... کیپٹن ماترم نے کہا۔

"رک جاؤ۔ بستی والوں کو کچھ نہ کہو۔ میں بتاتا ہوں وہ لوگ بے گناہ ہیں"...... یکلخت مار کھاتے اور چیختے ہوئے نذیر نے کہا اور شاگل نے ہاتھ اٹھا کر فوجیوں کو ضربیں لگانے سے روک دیا۔

"سنو۔ اگر تم سچ سچ بتا دو تو تمہیں اور تمہاری بستی کے لوگوں کو کچھ نہ کہا جائے گا۔ ورنہ یہ سن لو کہ اس پوری بستی کو۔ اس کے لوگوں سمیت زندہ جلا دوں گا"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں۔ خدا کے لئے بستی کے معصوم لوگوں کو کچھ نہ کہو......" نذیر نے خون تھوکتے ہوئے کہا وہ اب اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون نکل رہا تھا۔ ان فوجیوں نے واقعی چند لمحوں میں اسے ادھیڑ کر رکھ دیا تھا۔ لیکن چونکہ وہ پہاڑی آدمی تھا اس لئے اس قدر تشدد بھی برداشت کر گیا تھا۔ ورنہ اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو نجانے کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ یہاں بستی میں نہیں آئے۔ بلکہ بستی کے دو آدمیوں مطلوب اور احمد کو وہ ایک سرنگ میں ملے تھے۔ پھر مطلوب جو کافرستان میں رہتا ہے اور ایک خاص موسم میں یہاں آتا ہے۔ میرے پاس آیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ان آدمیوں کو ساتھ لے کر وادی وارنگ جا رہا ہے۔ میں بستی کا سردار ہوں۔ مجھ سے اجازت لئے بغیر کوئی بستی میں نہیں جا سکتا میں نے اس سے پوچھا کہ وہ لوگ کون ہیں جنہیں وہ وادی وارنگ میں لے جا رہا ہے۔ تو اس نے بتایا کہ کافرستانی فوجی ہیں اور ان کا ایک اہم

مشن وادی وارنگ میں ہے۔ جس سے کافرستان کو بے حد فائدہ ہو گا۔ اس لئے وہ جا رہا ہے تاکہ اگر اس کی مدد سے یہ مشن مکمل ہو گیا تو کافرستان حکومت سے اسے بے حد فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ وہ کافرستان میں رہتا ہے۔ اس لئے وہ کافرستانی حکومت سے فائدہ اٹھانے کے لئے بے چین تھا۔ کافرستانی فوجیوں کا سن کر میں نے اسے اجازت دے دی۔ احمد اس کا بھائی ہے۔ وہ بھی ساتھ گیا ہے"...... نذیر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اس نے جان بوجھ کر زخمی مجاہد عبدالرزاق کو دوسرے اڈے پر لے جانے والے احمد کا نام مطلوب کے ساتھ نتھی کر دیا تھا۔ تاکہ عبدالرزاق تک یہ لوگ نہ پہنچ سکیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اسے فکر نہ تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ لوگ اب ان کے ہاتھ نہیں آ سکتے۔

"وادی وارنگ میں وہ کیسے جا سکتے ہیں۔ وہاں پہنچنے کا کوئی راستہ ہی نہیں۔ کیا اس مطلوب کے پاس کوئی ہیلی کاپٹر ہے"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ میں نے اس سے پوچھا تھا"...... نذیر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم اصل بات چھپا رہے ہو۔ اس لئے اب تمہاری بستی کے ایک ایک فرد کو مرنا پڑے گا۔ اسے اٹھاؤ اور میرے ہیلی کاپٹر میں ڈالو اور تم لوگ بھی اسلحہ لے کر میرے ساتھ چلو۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس بستی کے مسلمان اب کس طرح زندہ رہتے ہیں۔ میں ایک ایک کو گولیوں سے اڑا دوں گا"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ ۔ رک جاؤ مت مارو انہیں ۔ وہ بے گناہ ہیں ...... مطلوب کے پاس کوئی مخصوص بیلون ہے ۔ جو اس نے وادی وارنگ سے کچھ دور چھپایا ہوا ہے ۔ وہ اس بیلون کی مدد سے وادی وارنگ میں روشا کا شکار کھیلتا ہے ۔ وہ انہیں لے کر وہاں گیا ہے تاکہ بیلون کی مدد سے انہیں وادی وارنگ پر لے جائے" ...... آخر کار نذیر نے رک رک کر ساری بات بتادی ۔

"کہاں رکھا ہوگا اس نے وہ بیلون ۔ جلدی بتاؤ کس طرف گئے ہیں یہ" ...... شاگل نے آگے بڑھ کر زور سے نذیر کی پسلیوں میں لات مارتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ مطلوب جانتا ہوگا مجھے نہیں معلوم" ...... نذیر نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس کی ہڈیاں توڑ دو ۔ یہ ابھی سب کچھ بتائے گا ۔ جلدی کرو" ...... شاگل نے پیچھے ہٹ کر چیختے ہوئے کہا ۔ اور فوجی ایک بار پھر نذیر پر پل پڑے ۔ اور غار نذیر کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا ۔ لیکن پھر نذیر کے منہ سے خون کا فوارہ سا نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کی چیخیں بھی ڈوبتی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد اس کا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا ۔

"یہ تو مر گیا ہے جناب" ...... ایک فوجی نے شاگل سے مخاطب ہو کر ایسے لہجے میں کہا جیسے نذیر کا اس طرح مر جانا اس کے لئے حیرت کا باعث بنا ہو ۔

"نانسنس ...... اتنی جلدی مر گیا ہے ۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔ اس کی

لاش اٹھاؤ اور باہر ہیلی کاپٹر میں ڈالو ۔ اب بستی میں جا کر اس کے ساتھیوں سے پوچھ گچھ کرنی ہوگی کہ وہ بیلون کہاں سے اڑے گا" ...... شاگل نے کہا

"جناب میں بتا سکتا ہوں ۔ میں گذشتہ سیزن وادی وارنگ کے ساتھ ملحقہ نشیبی وادی روکڈی کی چیک پوسٹ پر تعینات تھا ۔ یہ مطلوب وہاں کے انچارج کا دوست تھا اور اسے بھاری رقم تحفے میں دیتا تھا ۔ یہ بیلون وادی روکڈی سے اڑتا ہے اور کافی بلندی پر جا کر وادی وارنگ پر اتر جاتا ہے جہاں مطلوب ایک مخصوص جانور روشا کا شکار کھیلتا ہے ۔ سنا ہے روشا کی کھال بے حد مہنگی بک جاتی ہے ۔ بہت بڑا بیلون ہے ۔ سفید رنگ کا ہے ۔ اس سے دس بارہ آدمی آسانی سے اڑ سکتے ہیں" ...... ایک سپاہی نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ پھر تو بستی میں جانا بیکار ہے ۔ مجھے فوراً وادی وارنگ پہنچنا چاہیے ۔ تاکہ وہاں اس بیلون کو فضا میں ہی ہٹ کیا جا سکے" ...... شاگل نے کہا اور تیزی سے باہر کی طرف مڑا۔

"اس کی لاش کا کیا کرنا ہے" ...... کیپٹن ماترم نے نذیر کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"اٹھا کر باہر پھینکوا دو" ...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی مطلوب کی رہنمائی میں جب ایک غار میں داخل ہوئے تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ غار میں ایک بڑا سا باکس پڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی دو چھوٹے باکس بھی تھے۔ ایک طرف گرم کمبل پانی کی بوتلیں۔ فرسٹ ایڈ باکس اور تیار غذا کے بند ڈبے سب کچھ موجود تھا۔

"اس باکس میں بیلون بند ہے جناب"...... مطلوب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے چونکہ شکار کے لئے کئی دن وادی وارنگ میں گزارنے پڑتے ہیں اس لئے میں ضرورت کا ہر سامان ساتھ لے جاتا ہوں"...... مطلوب نے دوسرے سامان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس بیلون کو باہر نکال کر تیار کرو ہمیں فوری وہاں پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مگر اب تو رات پڑنے والی ہے۔ رات کو ہم راستہ بھٹک بھی سکتے آج رات آپ یہاں آرام کریں صبح ہم روانہ ہو جائیں گے"...... مطلوب نے کہا۔

"نہیں...... دن کو تو یہ بیلون وہاں موجود افراد سب کو نظر آجائے گا اور جو لوگ طیارے اور ہیلی کاپٹر تباہ کر سکتے ہیں۔ وہ اس بیلون کا کیا حشر کریں گے۔ اس لئے ہمیں رات کو ہی جانا ہو گا"...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی جناب"...... مطلوب نے کہا اور باکس کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر دو گھنٹوں کی جدوجہد کے بعد بیلون پرواز کے لئے تیار ہو چکا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بھی مطلوب کی مدد کی تھی۔

"اب اسے اٹھا کر باہر لے چلو۔ تاکہ پرواز کا آغاز کیا جا سکے"...... عمران نے کہا اور ان سب نے مل کر بیلون کے بڑے باکس کو اٹھایا اور غار کو چوڑے دھانے کی طرف چل پڑے۔

"اس بیلون پر سفر ہمارے لئے واقعی ایک نیا تجربہ ہو گا۔" جولیا نے عمران کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"ہاں...... نیا بھی اور انوکھا بھی"...... عمران نے جواب دیا۔ باہر آ کر وہ بیلون کو لئے ایک کھلی جگہ پر پہنچ گئے اور پھر مطلوب نے غبارے میں گیس بھرنے کا کام شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد دیوہیکل غبارہ فضا میں لہرانے لگا۔

"اپنا سامان اٹھا لاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی تیزی سے

واپس غار کی طرف دوڑ پڑے ۔ جبکہ عمران ۔ مطلوب اور جولیا بیلون کے ساتھ لٹکے بڑے سے باکس میں داخل ہوگئے ۔ جس کے چاروں طرف شیشے لگے ہوئے تھے ۔ اندر باقاعدہ ایک چھوٹے سے حصے میں جدید آپریٹنگ مشینری بھی موجود تھی ۔ عمران نے جیب سے نقشہ نکالا اور اسے کھول کر سامنے رکھا اور پھر ٹارچ جلا کر مطلوب کی مدد سے اس نے اس پر نشانات لگانے شروع کر دیئے ۔

" یہ کون سی وادی ہے جہاں ہم موجود ہیں "...... عمران نے مطلوب سے پوچھا ۔

" وادی رودکذی ...... وادی وارنگ اس کے شمال میں انتہائی بلندی پر واقع ہے "...... مطلوب نے جواب دیا ۔

" رات کے وقت ہماری رہنمائی صرف قطب نما سے ہو سکے گی ۔ اور دوسری بات یہ کہ رات کو ان کے کسی اڈے پر پہنچنا ناممکن ہے ۔ اس لئے ہم صرف اتنا کریں گے کہ رات کو وادی وارنگ میں کسی ایسی جگہ اتر جائیں گے جہاں سے ان کا اڈہ دور نہ ہو ۔ اور پھر صبح کو باقی کارروائی ہو گی تم نے چونکہ وادی وارنگ کا چپہ چپہ دیکھ رکھا ہے ۔ اس لئے تم اس سلسلہ میں رہنمائی کرو گے "...... عمران نے مطلوب سے مخاطب ہو کر کہا

بالکل کروں گا جناب ۔ لیکن رات کے وقت تو اندازہ ہی ہو سکتا ہے ۔ ورنہ دن کے وقت تو میں وہاں اس بڑے غار کے پاس بیلون اتارتا جہاں اسے چھپایا جا سکتا ہے ۔ میں ہمیشہ بیلون کو اس غار میں بند کر دیتا تھا اور شکار بھی اس غار میں اکٹھا کرتا البتہ پھر واپسی پر وہاں سے بیلون لے کر

واپس آجاتا تھا "...... مطلوب نے جواب دیا ۔

" کوشش کرنا آدمی کا فرض ہوتا ہے ۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے "...... عمران نے کہا اور مطلوب نے سر ہلا دیا ۔ عمران کے ساتھی کیبن میں پہنچ چکے تھے ۔ عمران نے سامان کا جائزہ لیا ۔ تاکہ کوئی ضروری چیز رہ نہ گئی ہو ۔ اور پھر وہ آپریٹنگ سیکشن میں آگیا ۔ کیبن کے چاروں طرف شیشے لگے ہوئے تھے لیکن اب باہر تاریکی پھیلتی چلی جا رہی تھی ۔ عمران نے مطلوب کو بیلون کو اوپر اٹھانے کا اشارہ کیا اور مطلوب نے کام شروع کر دیا ۔ دوسرے لمحے کیبن کو ایک جھٹکا لگا ۔ وہ اوپر تیزی سے اٹھنے لگا ۔ اس کی اوپر اٹھنے کی رفتار آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی ۔ عمران خاموش کھڑا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا ۔

" مطلوب تم نے بتایا تھا کہ یہ ریڈیو سارڈ بیلون ہے "...... اچانک عمران نے ایک خیال آتے ہی چونک کر پوچھا ۔

" جی ہاں مجھے یہی نام بتایا گیا تھا "...... مطلوب نے جواب دیا ۔

" لیکن ریڈیو سارڈ مشینری تو مجھے نظر نہیں آ رہی ۔ یہ تو عام آپریٹنگ مشینری ہے "...... عمران نے کہا ۔

" وہ مشینری اس کیبن کے نچلے حصے میں ہے ۔ میں نے اسے کبھی آپریٹ نہیں کیا اور نہ مجھے اس کی ضرورت پڑی ہے "...... مطلوب نے جواب دیا ۔

" نچلا حصہ ۔ اوہ تو کیا اس کے نیچے کوئی اور حصہ بھی ہے "...... عمران نے کہا

"جی ہاں۔ نیچے تہہ خانہ ہے"...... مطلوب نے جواب دیا۔

"اوہ اسے کھولو جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور مطلوب نے سر ہلاتے ہوئے ایک سائیڈ پر لگے ہوئے سوئچ پینل میں سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی ایک سائیڈ کا حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ نیچے لوہے کی ایک سیڑھی جا رہی تھی۔ عمران تیزی سے اس سیڑھی کے ذریعے نیچے اتر گیا۔ وہاں واقعی ریڈیو سارڈ کی انتہائی جدید ترین مشینری موجود تھی۔ لیکن وہ سب کورڈ تھی۔ عمران نے کور ہٹائے اور پھر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے اندر مخصوص قسم کی بیٹریاں ہوتی ہیں جو سالہا سال تک کام دیتی ہیں اور اوپر آپریٹنگ مشینری بھی ان بیٹریوں سے چلتی ہے۔ اس نے مشین آپریٹ کی تو مشین پر بے شمار مختلف بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور پھر ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر بیلون کے باہر کی فضا نظر آ رہی تھی اور مخصوص ریز کی وجہ سے وہ اس طرح روشن نظر آ رہی تھی جیسے باہر دن کا اجالا پھیلا ہوا ہو۔

مطلوب اوپر کی آپریٹنگ مشینری آف کر کے نیچے آ جاؤ۔ ہم اب اسے یہیں سے آپریٹ کریں گے"...... عمران نے کھلی ہوئی چھت سے آواز دیتے ہوئے کہا۔

"نیچے سے بھی اسے آپریٹ کیا جا سکتا ہے"...... مطلوب کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں آ جاؤ۔ اب رات کے اندھیرے والا مسئلہ حل ہو گیا ہے" عمران

نے کہا اور چند لمحوں بعد کیبن کو جھٹکا سا لگا۔ تو عمران نے تیزی سے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے اور بیلون ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا۔ پھر مطلوب کے ساتھ ساتھ جولیا بھی نیچے آ گئی اور عمران نے مطلوب کو اس جدید مشینری کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

"ویری گڈ...... مجھے تو اس کی تفصیل کا علم ہی نہ تھا"...... مطلوب نے کہا۔

"اب اس سکرین پر تم باہر کا منظر دیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے اب تم اس جگہ تک ہماری رہنمائی کرو جہاں تم بیلون چھپاتے ہو"...... عمران نے کہا۔ اور مطلوب نے سر ہلا دیا۔ کیبن تیز ہوا کی وجہ سے مسلسل جھول رہا تھا۔ لیکن عمران مطمئن تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جدید بیلون انتہائی محفوظ چیز ہے۔ بیلون خاصی بلندی پر جا کر اب وادی وارنگ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور جیسے جیسے عمران وادی وارنگ کے قریب ہوتا جا رہا تھا اس کے دل میں مسرت کی لہر سی دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ کیونکہ یہ وہی وادی تھی جس تک پہنچنا اس کے اور اس کے ساتھیوں کے لئے ایک لاینحل مسئلہ بن چکا تھا۔

"وادی اب قریب آ رہی ہے۔ مجھے بیلون اور اوپر اٹھانا ہو گا عمران صاحب اور اب آپ لوگ سنبھل جائیں۔ کیونکہ اب طوفان کی زد میں آکر اور زیادہ جھولے گا"...... مطلوب نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"جولیا تم اوپر جا کر ساتھیوں سے کہہ دو کہیں وہ گر کر زخمی نہ ہو جائیں"...... عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے سیڑھیاں

چڑھتی اوپر چلی گئی۔ مطلوب نے مشین کے نچلے حصے میں موجود بیلٹ نکال کر اپنی کمر کے گرد باندھ لی تھی اب وہ اطمینان سے بیلون کو آپریٹ کر سکتا تھا۔ بیلون ایک بار پھر اوپر اٹھنے لگا تھا۔ اور جیسے جیسے وہ اوپر کو جا رہا تھا۔ اس کے جھولنے کی رفتار تیز ہوتی جا رہی تھی۔ عمران نے ایک ہاتھ سے دیوار میں نصب ایک ہینڈل کو پکڑ رکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کیبن کی حالت ایسے ہو گئی جیسے کوئی دیو اسے پوری قوت سے جھولا جھلا رہا ہو۔ اور عمران کو اب مجبوراً دونوں ہاتھوں سے ہینڈل کو پکڑنا پڑا۔

"اب بیلون آگے بڑھے گا جناب" ...... مطلوب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا تا۔ اب عمران کو سکرین پر واقعی برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑیاں سامنے نظر آ رہی تھیں۔ بیلون واقعی انتہائی بلندی تک پہنچ گیا تھا

"اب ہم وادی پر پرواز کر رہے ہیں جناب" ...... مطلوب نے باقاعدہ کنٹری کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے ایک بار پھر سر ہلا دیا۔ سکرین پر مسلسل ایک جیسا منظر ہی نظر آ رہا تھا۔ تقریباً بیس منٹ بعد اچانک وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ دور برف سے ایک سرخ رنگ کا شعلہ سے نکلا اور تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگا۔

"یہ ...... یہ ...... کیا ہے" ...... مطلوب کے منہ سے نکلا ہی تھا کہ وہ سرخ شعلہ ان کی نظروں سے غائب ہوا اور اس کے ساتھ ہی بری طرح جھولتا ہوا کیبن ایک زوردار جھٹکے سے کسی بھاری چٹان کی طرح نیچے گرنے لگا۔

"اوہ اوہ ...... ہمارا بیلون ہٹ کر دیا گیا ہے" ...... عمران کے منہ سے نکلا اور پھر ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے

وہ فضا میں اڑتا ہوا کسی ٹھوس چیز سے ٹکرایا ہو۔ اور پھر اس کے پورے جسم کے پرزے اڑ گئے ہوں۔ اس کا ذہن یکلخت تاریک ہو گیا۔ مگر تاریک ہونے سے پہلے اس کے کانوں میں مطلوب اور اپنے ساتھیوں کی چیخیں بھی اس دھماکے کے ساتھ ساتھ محفوظ ہو گئی تھیں لیکن دھماکے کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات ختم ہو کر رہ گئے تھے اور شاید ہمیشہ کے لئے۔

شاگل کا ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے وادی وارنگ کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ چھوٹا ہیلی کاپٹر وادی وارنگ کی بلندی تک نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اس کے باوجود وہ انتہائی تیز رفتاری سے اسے اڑائے چلا جا رہا تھا چیکنگ پوائنٹ سے باہر آنے کے بعد اس نے پائلٹ کو نیچے اتار کر اسے حکم دے دیا کہ وہ بستی سے ریکھا اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو لے کر پیدل اڈے پر چلا جائے۔ جبکہ وہ خود وادی وارنگ جا رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر لے کر خود وادی وارنگ کی طرف چل پڑا تھا۔ درہ ساروک کراس کرنے کے بعد اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار سست کی اور پھر اسے ایک جگہ اتار دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"ہیلو ہیلو چیف آف سیکرٹ سروس شاگل کالنگ چیکنگ ہیڈ کوارٹر اوور"...... شاگل نے چیخ چیخ کر کال دینا شروع کر دی۔

"یس میجر کرشن اٹنڈنگ یو فرام چیکنگ ہیڈ کوارٹر اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی۔

"میجر کرشن میں ایک چھوٹے ہیلی کاپٹر پر درہ ساروک سے آگے وادی وارنگ کے آغاز میں نیچے گہرائی میں موجود ہوں۔ فوراً ایک بوما ہیلی کاپٹر یہاں بھیجو تاکہ میں تمہارے پاس پہنچ سکوں۔ دشمن ایجنٹ وادی وارنگ پہنچنے والے ہیں۔ اگر انہیں فوری طور پر ختم نہ کیا گیا تو پھر پروجیکٹ ختم ہو جائے گا اوور"...... شاگل نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"وہ کیسے یہاں پہنچ سکتے ہیں جناب...... ہم یہاں پوری طرح ہوشیار ہیں اوور"...... دوسری طرف سے میجر کرشن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یو نانسنس۔ وقت مت ضائع کرو...... وہ ایک بیلون کے ذریعے وہاں پہنچ رہے ہیں جلدی بھیجو بوما ہیلی کاپٹر اوور"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"بیلون...... بہرحال ٹھیک ہے۔ میں ہیلی کاپٹر بھیج دیتا ہوں۔ لیکن جناب معافی چاہتا ہوں شناخت ضروری ہے۔ آپ وہ کوڈ دوہرائیں جو آپ نے وادی وارنگ سے واپس کافرستان دارالحکومت جاتے ہوئے طے کیا تھا اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گڈ...... تمہاری فرض شناسی اور احتیاط مجھے پسند آئی ہے۔ کوڈ پال سنگھ اوور"...... شاگل نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے واقعی میجر کرشن کی یہ احتیاط پسند آئی تھی۔ اور یہ تھی بھی ضروری کیونکہ عمران اگر کسی طرح چیکنگ ہیڈ کوارٹر کی مخصوص فریکونسی معلوم کر لیتا تو وہ بڑے

اطمینان سے شاگل کی آواز میں وہاں سے نہ صرف مخصوص ہیلی کاپٹر منگوا لیتا بلکہ اس پر سوار ہو کر سیدھا چیکنگ ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جاتا۔

"یس سر۔ میں بھجواتا ہوں بوما ہیلی کاپٹر اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ لیکن وہ باہر نہ نکلا تھا۔ کیونکہ باہر کی نسبت اندر موسم ٹھیک تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے بوما ہیلی کاپٹر نظر آیا تو وہ ہیلی کاپٹر سے باہر آگیا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر فضا میں لہرانے لگا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر اس کے قریب اتر گیا اور شاگل دوڑ کر اسکی طرف بڑھا اور ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔

"آپ اکیلے ہیں جناب یا"...... پائلٹ نے پوچھا۔

"میں اکیلا ہوں۔ چلو جلدی کرو"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور پائلٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ چیکنگ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو رہا تھا۔ یہ بہت بڑی ہال نما غار تھی جس میں ہر طرف مشینری ہی مشینری نصب تھی اسے خصوصی طور پر تیار کیا گیا تھا۔ ایک لمبے تڑنگے میجر نے آگے بڑھ کر شاگل کا استقبال کیا

"میجر کرشن جناب انچارج"...... میجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری احتیاط واقعی مجھے پسند آئی ہے اور اس لئے میں نے اس بات کو نظر انداز کر دیا ہے کہ تم نے مجھے سیلوٹ بھی نہیں کیا۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ پروٹوکول کے تحت تمہیں میرا استقبال سیلوٹ مار کر کرنا چاہیے تھا"...... شاگل نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آئی ایم سوری سر"...... میجر کرشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے سیلوٹ مار دیا۔ کمرے میں موجود چھ فوجیوں نے بھی سیلوٹ مارا اور شاگل کے چہرے پر تفاخر بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔

"او۔ کے...... اب میری بات غور سے سنو"...... شاگل نے مطمئن لہجے میں کہا اور میجر کرشن کے ساتھ چلتا ہوا ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہاں سے کچھ دور نشیب میں کوئی وادی رو کڈی ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر...... جنوب کی طرف ہے"...... میجر کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ جن کے لیڈر کا نام عمران ہے اپنے ساتھیوں سمیت اس وادی میں گیا ہے۔ اس کے ساتھ حادی بستی کے آدمی ہیں۔ یہ لوگ کسی بیلون کی مدد سے وادی رو کڈی سے وادی وارنگ پہنچنا چاہتے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"جناب...... یہاں اول تو اس قدر بلندی تک کوئی بیلون پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اور اگر پہنچ جائے تو انتہائی تیز سرد طوفانی ہوا میں اس کی پرواز ہی ناممکن ہے"...... میجر کرشن نے جواب دیا۔

"تم اس عمران کو نہیں جانتے۔ تم بیلون کی بات کر رہے ہو۔ اگر مجھے اطلاع ملتی کہ وہ بغیر کسی مشین کے پرندوں کی طرح اڑتا ہوا یہاں پہنچ رہا ہے تو میں اس پر فوراً یقین کر لیتا۔ وہ کام جنہیں ہم ناممکن سمجھتے ہیں وہ اپنی شیطانی ذہانت کی بنا پر انہیں ممکن بنا لیتا ہے۔ اس لئے اگر عمران نے

بیلون کی مدد سے یہاں آنے کا فیصلہ کیا ہے تو پھر وہ لازماً یہاں پہنچے گا۔اس لئے تم بجائے تنقید کرنے کے فوراً اس قسم کا بندوبست کرو کہ جیسے ہی بیلون وادی وارنگ میں پہنچے تم اسے فضا میں ہی ہٹ کر دو"...... شاگل نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"یس سر لیکن اب جلد ہی رات پڑنے والی ہے۔رات کو تو بیلون آئے گا نہیں۔وہ کل ہی آئے گا۔آپ فکر نہ کریں میں اسے آسانی سے چیک بھی کر لوں گا اور اسے تباہ بھی کر دوں گا"...... میجر کرشن نے جواب دیا۔

"اور اگر رات کو وہ یہاں پہنچ گئے تو پھر"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب میں سپیشل لیزر مشینری آن کر دیتا ہوں اگر رات کو بھی وہ لوگ آئے تو چیک کر لئے جائیں گے"...... میجر کرشن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔میجر کرشن نے سامنے پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"کیپٹن مالکا...... میجر کرشن بول رہا ہوں۔سپیشل ریز مشینری آن کرادو اور اس کا رخ جنوب کی طرف وادی روکڑی کی طرف فکس کر دو ...... دشمن ایجنٹ پروجیکٹ کو تباہ کرنے کے لئے وادی روکڑی سے کسی بیلون کی مدد سے وادی وارنگ پہنچنا چاہتے ہیں۔ہم نے انہیں چیک کرنا ہے"...... میجر کرشن نے تیز لہجے میں احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور میجر کرشن نے رسیور رکھ دیا۔

"اب جیسے ہی یہ بیلون وادی وارنگ کی حدود میں داخل ہو گا ہمیں اطلاع مل جائے گی۔اور جیسے ہی اطلاع ملے گی۔ہم یہاں بیٹھے بیٹھے ایک بٹن دبا کر اس بیلون کو میزائل سے ہٹ کر دیں گے"...... میجر کرشن نے رسیور رکھ کر شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گڈ۔لیکن کیا یہ تمہاری سپیشل ریز رات کو بھی کام کرتی ہیں مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ رات کو ہی یہاں پہنچنے کی کوشش کریں گے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر...... ان ریز کے لئے دن اور رات میں کوئی فرق نہیں ہے" ...... میجر کرشن نے جواب دیا اور شاگل نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"میں تمہیں ایک فریکونسی بتاتا ہوں۔تم اس پر میری بات میجر ارجن سے کراؤ"...... شاگل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا

"میجر ارجن"...... میجر کرشن نے چونک کر پوچھا۔

درہ ساروک کے پاس ایک خفیہ اڈے کا انچارج ہے میرے ساتھی وہیں ہیں"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتانا شروع کر دی۔میجر کرشن نے لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر اٹھا کر شاگل کے سامنے میز پر رکھ دیا۔شاگل نے بٹن دبایا اور کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کالنگ میجر ارجن اوور"...... شاگل کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"یس ..... میجر ارجن اسٹنڈنگ یو سر۔ اوور" ..... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے میجر ارجن کی آواز سنائی دی۔

"مادام کاشی سے بات کراؤ" ..... شاگل نے کہا۔

"جناب مادام کاشی اور مادام ریکھا دوسرے ہیلی کاپٹر پر کافرستان واپس چلی گئی ہیں۔ مادام ریکھا نے یہاں پہنچ کر لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر دارلحکومت پرائم منسٹر صاحب کے ملٹری سیکرٹری کو کال کیا تھا اور ملٹری سیکرٹری صاحب نے مجھے حکم دیا کہ مادام ریکھا اور مادام کاشی دونوں کو میں فوری طور پر کافرستان بھجوانے کا بندوست کروں۔ چنانچہ دوسرے ہیلی کاپٹر پر میں نے انہیں فوری طور پر بھجوا دیا۔ البتہ آپ چار ساتھی یہاں ہمارے پاس موجود ہیں اوور" ..... میجر ارجن نے جواب دیا۔

"وہ ہیلی کاپٹر واپس آگیا ہے جس میں مادام کاشی اور ریکھا گئی ہیں اوور" ..... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا وہ جان بوجھ کر ریکھا کے ساتھ مادام کا لفظ نہ لگا رہا تھا۔

"نو سر ..... ابھی تک واپسی نہیں ہوئی اوور" ..... میجر ارجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سنو تمہارا ہیلی کاپٹر جو میں لے کر گیا تھا۔ درہ ساروک کے قریب وادی میں موجود ہے۔ اسے وہاں سے منگوالو اور پھر میرے چاروں ساتھیوں کو بھی واپس دارلحکومت بھجوادو اوور" ..... شاگل نے کہا۔

"یس سر اوور" ..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ریکھا کے واپس دارلحکومت جانے

پر اس کے ذہن میں یہ اندیشہ کلبلانے لگا تھا کہ وہ ضرور پرائم منسٹر کے پاس جا کر اس سے شکایت کرے گی اور وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ پرائم منسٹر جو پہلے ہی اس سے خار کھاتا ہے اس کے خلاف کوئی سخت ایکشن لینے سے دریغ نہ کرے گا۔

"کیا بات ہے جناب آپ پریشان نظر آنے لگے ہیں" .... میجر کرشن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرو۔ یہ صدر مملکت کی مخصوص فریکونسی ہے۔ مجھے صدر صاحب سے بات کرنی ہے" ..... شاگل نے کہا۔ تو میجر کرشن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر بے یقینی کے تاثرات ابھر آئے۔

"صدر صاحب ۔ سے اس طرح ۔ کیا" ..... میجر کرشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میجر کرشن میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں سمجھے۔" شاگل نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ فریکونسی بتایئے سر" ..... میجر کرشن نے جلدی سے کہا اور پھر شاگل کے بتانے پر اس نے فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"میجر کرشن۔ کیا آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں سے باہر جا سکتے ہیں۔ کیونکہ میں نے صدر صاحب سے سیکرٹ بات کرنی ہے" ..... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ اس اڈے کے نیچے ہم نے ایک تہہ خانہ بنایا ہوا ہے۔ ہم رات کو وہیں سوتے ہیں۔ ہم وہاں چلے جاتے ہیں۔ آپ بے فکر ہو کر بات

کر لیں .... میجر کرشن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور ایک کونے میں جا کر اس نے فرش کا ایک حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھایا اور پھر وہ ایک ایک کر کے نیچے اتر کر غائب ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ڈھکن بند ہو گیا۔ اور شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو .... چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کالنگ اوور"...... شاگل نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس پریذیڈنٹ سیکورٹی۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"صدر صاحب سے فوری بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی۔ اوور......" شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صدر کی باوقار آواز سنائی دی۔

"مسٹر شاگل کیا بات ہے۔ کیوں سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کی ہے اوور" ...... صدر کے لہجے میں حیرت تھی اور جواب میں شاگل نے انہیں وادی وارنگ میں تکمیل پذیر پروجیکٹ کو تباہ کرنے کی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کوشش اور اس کے خلاف اپنی جدوجہد کی تفصیل اپنی طرف سے کچھ زیادہ ہی رنگ آمیزی کر کے سنا دی۔

"اوہ گڈ۔ مجھے پرائم منسٹر صاحب نے اس کی فائل بھجوائی تھی مگر مصروفیت کی وجہ سے میں اسے دیکھ نہ سکا۔ لیکن کال کی وجہ اوور"...... دوسری طرف سے صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور شاگل نے اس بار ریکھا کے ساتھ ہونے والی جھڑپ کو اس انداز میں بتایا جس سے سارا قصور سراسر ریکھا کا ہی نکلتا تھا۔

"سر...... اب ریکھا دارالحکومت چلی گئی ہے۔ یقیناً وہ پرائم منسٹر صاحب سے میری شکایت کرے گی اور آپ سمجھتے ہیں جناب کہ یہ کس قدر اہم اور نازک مشن ہے۔ اگر پرائم منسٹر صاحب نے میرے خلاف کوئی ایکشن لیا تو پھر یہ پروجیکٹ یقینی طور پر ختم ہو جائے گا میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ اگر پرائم منسٹر صاحب اس سلسلہ میں آپ سے بات کریں تو آپ انہیں اس مشن کی تکمیل تک میرے خلاف کوئی ایکشن لینے سے روک دیں۔ بعد میں چاہے قصور میرا نہ بھی ہو تو بھی میں مادام ریکھا سے معافی مانگ لوں گا۔ کیونکہ بہرحال وہ خاتون ہیں اوور"...... شاگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے...... تم بے فکر ہو کر کام کرو میں پرائم منسٹر صاحب کو سمجھا لوں گا اوور"...... صدر نے کہا اور شاگل نے ان کا شکریہ ادا کر کے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے۔ پھر وہ کرسی سے اٹھا اور اس طرف کو بڑھ گیا۔ جدھر نیچے تہہ خانے میں جانے والا راستہ تھا۔ اس نے ڈھکن اٹھا کر میجر کرشن کو اوپر آنے کا کہا اور خود واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ تھکے ہوئے ہوں گے جناب اس لئے آپ تہہ خانے میں آرام کریں وہاں شراب بھی موجود ہے اور گرم بستر بھی۔ اگر کوئی بات ہوئی تو میں آپ کو بتادوں گا"...... میجر کرشن نے اوپر آتے ہوئے کہا اور شاگل نے اثبات میں سرہلا دیا۔

تہہ خانہ بھی خاصا بڑا تھا اور وہاں آرام دہ بستر بھی موجود تھا اور شاگل کی پسندیدہ شراب بھی اور چونکہ وہ مسلسل بھاگ دوڑ اور ذہنی دباؤ کی وجہ سے خاصا تھک گیا تھا اس لئے چند جام شراب پینے کے بعد وہ بستر میں گھس گیا اور تھوڑی دیر بعد اس کے خراٹوں سے تہہ خانہ گونجنے لگا۔

"جناب۔ جناب...... اٹھیئے...... جناب ہم نے اس بیلون کو ہٹ کر دیا ہے"...... اچانک کسی نے شاگل کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا اور شاگل بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

"کیا ہوا...... کیا ہوا"...... شاگل نے کہا۔

"جناب ہم نے اس بیلون کو میزائل مار کر ہٹ کر دیا ہے۔ میجر صاحب نے کہا کہ آپ کو اطلاع کر دی جائے"...... اس کے پاس کھڑے میجر کرشن کے آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور شاگل بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نیند یہ سنتے ہی غائب ہو گئی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا بیلون تباہ کر دیا گیا ہے۔ وہ تیزی سے سیڑھیوں کی طرف لپکا اور چند لمحوں بعد وہ اوپر پہنچ چکا تھا۔

"جناب...... سپیشل ریز سے اس بیلون کو چیک کیا تھا وہ واقعی انتہائی حیرت انگیز طور پر اس طوفانی ہوا میں اڑا چلا آ رہا تھا۔ پھر میرے کہنے

پر اسے سپیشل میزائل کا نشانہ بنایا گیا اور بیلون میزائل لگنے سے پھٹ گیا اور اس کے نیچے موجود کیبن کسی بھاری چٹان کی طرح نیچے پہاڑیوں پر گرا اور پرزے پرزے ہو گیا۔ آپ واقعی درست کہتے تھے کہ وہ رات کو بھی تو آ سکتے ہیں"...... میجر کرشن نے اس کے وہاں پہنچتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ ایک ایک لمحے کی روئداد"...... شاگل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پھر سر آپ اس کی فلم دیکھ لیں"...... میجر کرشن نے جواب دیا اور شاگل چونک پڑا۔

"فلم...... فلم بھی بنالی ہے تم نے اس کی۔ ویری گڈ"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یہاں ہر ایکشن کی باقاعدہ فلم بنائی جاتی ہے۔ ریکارڈ کے لئے"...... میجر کرشن نے جواب دیا اور پھر اس نے اپنے ایک آدمی کو فلم آپریٹ کرنے کے لئے کہا اور چند لمحوں بعد ایک مشین کی سکرین روشن ہوئی اور اس پر بیرونی فضا کی دھندلی تصویر نظر آنے لگی۔ پھر اس دھندلی فضا میں ایک بڑا سا بیلون نظر آنے لگا۔ یہ کافی بڑا بیلون تھا جس کے نیچے ایک بڑا سا کیبن لٹکا ہوا ہوا میں جھول رہا تھا۔

"یہ ہے بیلون جناب"...... میجر کرشن نے کہا اور شاگل نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک سرخ رنگ کا شعلہ اس بیلون کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ شعلہ سیدھا اس بڑے بیلون سے ٹکرایا اور یکلخت وہ بیلون غائب ہو گیا اور وہ بڑا سا باکس کسی بھاری پتھر کی طرح

نیچے گرتا دکھائی دیا چند لمحوں بعد وہ کسی گہرائی میں گر کر سکرین سے غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین دوبارہ تاریک ہو گئی۔

"تم تو کہہ رہے تھے کہ وہ کیبن پہاڑیوں سے ٹکرا کر پرزے پرزے ہو گیا تھا۔ مگر فلم میں تو اس قسم کی کوئی بات سامنے نہیں آئی......" شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سر۔ اس میں شک ہی کیا رہا ہے۔ بیلون کافی بلندی پر تھا جب اسے ہٹ کیا گیا ہے۔ اور اتنی بلندی سے یہ کیبن لامحالہ پہاڑیوں پر گرا ہو گا تو اس کے پرزے ہی اڑے ہوں گے......" میجر کرشن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے حیرت ہو رہی ہو کہ شاگل اتنی معمولی سی بات بھی سمجھ نہیں پا رہا۔

"اور اگر پرزے پرزے نہ ہوا ہو۔ وہ کسی ایسے میٹریل کا بنا ہوا ہو جو گرنے کے باوجود نہ ٹوٹ سکتا ہو۔ اور نیچے برف کی دبیز تہہ ہے۔ وہ بچ گیا ہو پھر"...... شاگل نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"جناب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وہ لازماً تباہ ہو گیا ہو گا۔ چاہے جیسا بھی ہو"...... میجر کرشن نے جواب دیا۔

"یہ میزائل کس نے چلایا تھا"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے جناب۔ اس کا کنٹرول پینل یہاں ہے"...... میجر کرشن نے کہا۔

"تو احمق آدمی کیا تم اس کیبن کو نشانہ نہ بنا سکتے تھے......" شاگل

نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ نہیں جناب یہ کیبن مسلسل جھول رہا تھا اور بیلون اڑ بھی رہا تھا۔ اگر میں اسے نشانہ بناتا تو نشانہ خطا بھی ہو سکتا تھا۔ اس لئے میں نے بیلون کو نشانہ بنایا تھا۔ تاکہ نشانہ یقینی ہو سکے"...... میجر کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن اب اس بات کا یقین کرنا ضروری ہے۔ کہ اس کیبن کا کیا ہوا۔ اور اس میں کون لوگ موجود تھے۔" شاگل نے کہا۔

"صبح کو سر ٹیم بھجوا دی جائے گی"...... میجر کرشن نے کہا۔

"صبح کو...... احمق ہو گئے ہو...... وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی زندہ بچ گیا تو پروجیکٹ کو لے ڈوبے گا ابھی اور اسی وقت چیکنگ ضروری ہے"...... شاگل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ اس وقت تو بے حد مشکل ہو گا۔ باہر سخت اندھیرا ہے۔" میجر کرشن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ بھی ہو۔ ابھی اور اسی وقت ان کا پتہ کرنا ہے۔ تاکہ اگر وہ زندہ ہیں تو انہیں گولی ماری جا سکے"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر...... جیسے آپ حکم کریں۔ لیکن اس کے لئے مجھے خصوصی لباس اور مخصوص ٹارچوں کا بندوبست کرنا ہو گا۔ اور اس میں ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ کیا آپ بھی ساتھ چلیں گے۔" میجر کرشن نے کہا

"نہیں۔ میں یہاں سے چیکنگ کر دوں گا۔ تمہارے آدمی جائیں گے۔

"میں ہدایات دیتا رہوں گا"...... شاگل نے کہا اور میجر کرشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب"...... اچانک عمران کے منجمد احساسات سے ایک آواز ٹکرائی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے اعصاب بیدار ہونے لگ گئے ہو۔ ذہن پر موجود تاریک چادر آہستہ آہستہ سرکتی جا رہی تھی۔

"عمران صاحب ہوش میں آیئے۔ ہم انتہائی خطرناک پوزیشن میں ہیں"...... اس بار عمران نے صفدر کی آواز کو شناخت کر لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور اس کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا۔

"عمران صاحب"..... صفدر نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"یس۔ یس تم تو میری باقی ماندہ سالم ہڈیاں بھی توڑ ڈالو گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"شکر ہے کہ آپ کو ہوش تو آیا"...... سامنے کھڑے صفدر نے ایک

طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بری طرح چونک پڑا کہ وہ ایک غار میں تھا۔ جہاں اس کے سارے ساتھی بھی موجود تھے۔ لیکن وہ سب بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں۔ سب بخیریت ہیں ناں"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں خدا کا شکر ہے کہ معمولی زخموں کے علاوہ کوئی بڑی چوٹ نہیں آئی۔ کیبن لڑھکتا ہوا گہرائی میں گرا تھا۔ میں ہوش میں رہا تھا۔ جب کیبن رکا تو وہ ٹوٹ چکا تھا کیونکہ سرد ہوا اندر آ رہی تھی۔ میں باہر نکلا تو اتفاق سے اس غار کا دہانہ مجھے نظر آ گیا۔ دہانے پر تو برف ہے لیکن اندر کافی لمبی سرنگ کے بعد یہ غار آ گیا۔ میں سب ساتھیوں کو اٹھا کر باری باری اندر لے آیا۔ اور آپ کو ہوش میں لانے کی کوشش شروع کر دی۔" صفدر نے جواب دیا۔

"تمہاری جگہ تنویر ہوتا تو سب سے پہلے جولیا کو ہوش لے آتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کے سر سے خون بہہ کر جم گیا تھا۔ اس لئے مجھے آپ کی فکر زیادہ تھی۔ باقی افراد کے جسم معمولی زخمی ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور عمران نے مسکرا کر سر ہلا دیا چند لمحوں بعد ان دونوں نے مل کر مطلوب سمیت سب کو ہوش دلا دیا۔

"اوہ۔ اوہ ہم بچ گئے۔ مگر یہ ہوا کیا تھا"...... مطلوب نے ہوش میں آتے ہی کہا۔

"بیلون کو میزائل سے پھاڑ دیا گیا اور کیبن نیچے آ گرا۔ وہ لڑھکتا ہوا گہرائی میں جا رکا اور ٹوٹ پھوٹ گیا۔ صفدر شاید مجھ سے بھی زیادہ ڈھیٹ مٹی کا بنا ہوا ہے کہ وہ ہوش میں رہا اور اس نے یہ غار ٹریس کر لی اور ہمیں وہاں سے یہاں پہنچا دیا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ میرا بیلون ختم ہو گیا اوہ"...... مطلوب کا چہرہ صدمے سے یکلخت زرد پڑ گیا۔

"فکر مت کرو...... مطلوب اس مشن کے بعد میں تمہیں اس سے بھی جدید بیلون مہیا کرا دوں گا"...... عمران نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

"مشن۔ ہاں مشن مکمل ہونا چاہیے ورنہ پوری وادی مشکبار میں چلنے والی تحریک ختم ہو جائے گی، ٹھیک ہے اب مجھے بیلون کی کوئی فکر نہیں ہے۔ مشکبار کے لئے میں اس جیسے ہزاروں بیلون قربان کر سکتا ہوں"...... مطلوب نے کہا۔ اس کا ہلدی کی طرح زرد پڑا ہوا چہرہ دوبارہ سرخ ہو گیا تھا۔

"گڈ...... یہی جذبے سچے ہوتے ہیں۔ اب تم اٹھو ہم نے اب اس غار کو تلاش کرنا ہے۔ جہاں تم بیلون چھپاتے ہو۔ تاکہ ہم وہاں پہنچ کر اطمینان سے مشن کی تکمیل کے لئے منصوبہ بندی کر سکیں۔ وہ لوگ صرف بیلون تباہ کر کے نہ بیٹھ جائیں گے بلکہ وہ لازماً چیکنگ کے لئے یہاں آئیں گے"...... عمران نے کہا تو مطلوب سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ایک ایک کر کے وہ اس غار سے باہر آ گئے ۔ چونکہ بیلون کی روانگی سے پہلے وہ مطلوب کے دیئے ہوئے وہ مخصوص کیپسول کھا چکے تھے ۔ اس لئے اس قدر بے پناہ سردی کے باوجود وہ اپنے آپ کو نارمل محسوس کر رہے تھے

" ہمیں پہلے کیبن میں جانا ہے ۔ وہاں ہمارا سامان ہے ۔ اگر وہ سامان نہ مل سکا تو پھر یہ پروجیکٹ کیسے تباہ ہو گا "...... عمران نے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے ۔ کیبن تھوڑی دور موجود تھا ۔ اس لئے وہ آسانی سے اس میں پہنچ گئے ۔ ان کا سامان محفوظ تھا اور چند لمحوں بعد وہ سامان پشت پر لادے کیبن سے باہر آ گئے ۔

" غار یہاں سے قریب ہے آیئے ۔ میں جگہ سمجھ گیا ہوں ۔" مطلوب نے اندھیرے میں کھڑے رہ کر کافی دیر تک ادھر ادھر دیکھنے کے بعد کہا ۔

" کمال ہے تمہاری آنکھوں میں شاید بلی کی آنکھیں فٹ ہیں ۔ جو اس قدر اندھیرے میں بھی تم ماحول کو اتنی جلدی پہچان گئے ہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مطلوب بے اختیار ہنس پڑا ۔

" عمران صاحب ...... یہاں کا ایک ایک چپہ میرا دیکھا بھالا ہے آپ اندھیرے کی بات کر رہے ہیں میں آنکھیں بند کر کے بھی یہاں سے اس غار تک پہنچ سکتا ہوں "...... مطلوب نے کہا ۔ اور عمران نے سر ہلا دیا ۔

اور پھر مطلوب نے واقعی بغیر بھٹکے ان کی رہنمائی کرتے ہوئے تقریباً نصف گھنٹے کے سفر کے بعد انہیں اس غار تک پہنچا دیا اور عمران نے دیکھا کہ جس جگہ کیبن نیچے گر کر برف سے ٹکرایا تھا ۔ یہ غار اس سے تھوڑے

فاصلے پر موجود تھا ۔ انہیں یہ وقت بھی صرف گہرائی سے اوپر آنے میں لگا تھا غار کافی کشادہ تھا اور اس کے اندر واقعی ضرورت کا سب سامان موجود تھا

" اوہ ۔ اوہ کیپسولوں کے ڈبے تو وہیں کیبن میں ہی رہ گئے ان کے بغیر تو ہم یہاں زندہ بھی نہ رہ سکیں گے "...... اچانک مطلوب نے چونک کر کہا ۔ تو اس کی بات سن کر عمران سمیت سب چونک پڑے ۔

" واقعی ان کا خیال نہیں آیا تھا "...... عمران نے کہا ۔

" میں لے آتا ہوں آپ بیٹھیں "...... مطلوب نے کہا اور ایک بار پھر باہر کی طرف لپک پڑا ۔

" اب کیا پروگرام ہے ۔ کیا صبح کا انتظار کرنا ہو گا "...... صفدر نے کہا ۔

" ہاں ظاہر ہے ۔ اس غار میں ہم دو تین روز آسانی سے گزار سکتے ہیں ۔ جب تک اس سارے علاقے کو پوری طرح چیک نہ کر لیا جائے مشن کا آغاز نہیں کیا جا سکتا ۔ بہرحال یہ بات غنیمت ہے کہ ہم وادی وارنگ میں موجود ہیں "...... عمران نے جواب دیا مگر دوسرے لمحے سرنگ نما دہانے سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب بے اختیار چونک کر ادھر دیکھنے لگے ۔ چند لمحوں بعد مطلوب دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا ۔

" باہر ہیلی کاپٹر پرواز کر رہا ہے ۔ میں کچھ دور گیا تھا کہ اس ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر بھاگتا ہوا واپس آ گیا ہوں "...... مطلوب نے کہا ۔

" اوہ تو وہ چیکنگ کے لئے آئے ہیں ۔ یہ اچھا موقع ہے ۔ اگر یہ ہیلی کاپٹر ہاتھ لگ جائے تو "...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور باہر کی طرف دوڑ پڑا باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑے اور پھر غار سے باہر آ کر انہوں نے دیکھا

کہ واقعی دور ایک ہیلی کاپٹر کا ہیولہ سا نظر آ رہا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی اس کا جائزہ لے رہے تھے کہ اچانک ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے فضا میں بلند ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ آگے گہرائی میں جا کر غائب ہو گیا۔

"یہ ہمیں وہاں نہ پا کر یقیناً ادھر ادھر تلاش کریں گے اس لئے سب لوگ پوری طرح ہوشیار رہیں"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اصل مسئلہ یہ تھا کہ وہاں چھپنے کے لئے کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں وہ خود تو دوسروں کو چیک کر سکتے۔ لیکن انہیں کوئی چیک نہ کر سکتا۔

"واپس غار میں چلو ہمیں وہاں دہانے پر رکنا ہے ورنہ ہم یہاں آسانی سے نظر آ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور وہ تیزی سے واپس مڑے۔ ابھی وہ دہانے میں داخل ہوئے ہی تھے کہ ہیلی کاپٹر کا ہیولا گہرائی سے ابھرتا نظر آیا اور پھر وہ تیزی سے فضا میں بلند ہو کر دور جا کر اندھیرے میں غائب ہو گیا۔

"یہ تو واپس چلے گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ہماری تلاش کے لئے کوئی خاص مشینری لینے گئے ہوں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کی وجہ سے ان کی واپسی ہو گئی ہو۔ اور اب یہ صبح کو آئیں۔ بہرحال مطلوب تم جا کر وہ کیپسول لے آؤ۔ تنویر تمہارے ساتھ جائے گا۔ اسلحہ ساتھ لے لو۔ ہو سکتا ہے نیچے کچھ لوگ موجود ہوں۔ کیپسولوں کے بغیر یہاں ہمارا گزارا نہ ہو سکے گا"...... عمران نے کہا اور مطلوب سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ جبکہ تنویر بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ اور پھر

ان کے دیکھتے دیکھتے وہ گہرائی میں اتر گئے۔ ان کی واپسی تک وہ سب غار کے دہانے پر ہی موجود رہے۔ لیکن ہیلی کاپٹر دوبارہ نہ آیا تھا۔

"وہاں کوئی آدمی نہیں ہے۔ وہ سب جا چکے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"کیپسول مل گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... مطلوب نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تنویر تم یہیں دہانے پر رکو۔ میں مطلوب کے ساتھ نقشے پر ایک بار پھر مغز ماری کر لوں۔ ہمیں یہاں سے دور نکل جانا چاہیے ورنہ ہم یہاں بری طرح پھنس بھی سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر مطلوب کو لے کر وہ اندر غار میں آ گیا یہاں مطلوب نے پہلے سے موجود پیٹرومیکس لیمپ جلا دیا تھا اور جس کی وجہ سے غار میں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ عمران نے جیب سے نقشہ نکالا اور اسے فرش پر پھیلا دیا۔

"اب بتاؤ اس وقت ہم کہاں ہیں"...... عمران نے کہا اور مطلوب نے ایک جگہ انگلی رکھ دی اور عمران نے اس جگہ نشان لگا کر نقشے کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"ہمیں ان کے کسی اڈے پر قبضہ کرنا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشے پر پہلے سے لگے ہوئے نشانات کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

"دیکھو یہاں سے قریب ترین یہی اڈہ ہے۔ کیا تم وہاں تک ہماری رہنمائی اس اندھیرے میں کر سکتے ہو"...... عمران نے ایک نشان پر بال

پوائنٹ رکھتے ہوئے مطلوب سے پوچھا۔

"جی ہاں ...... آسانی سے کر سکتا ہوں ۔اس پہاڑی کا نام میں نے اپنی سہولت کے لئے راک ہڈر رکھا ہوا ہے ۔کیونکہ اس کا اوپر کا حصہ کسی ہڈ کی طرح ایک طرف کو نکلا ہوا ہے ۔لیکن پہاڑی کافی بلند ہے اور نجانے وہ اڈہ کس طرف ہو ۔اور کتنی بلندی پر ہو"...... مطلوب نے کہا۔

"رخ تو اس کا وارنگ پہاڑی کی طرف ہو گا جبکہ ہماری طرف تو اس کا عقبی حصہ ہو گا ۔البتہ بلندی کا علم یہاں بیٹھے نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر وہاں پہنچ کر ہم اوپر کیسے جائیں گے"...... مطلوب نے کہا۔

"جس طرح کوہ پیما جاتے ہیں ۔ہمارے پاس اس کا مختصر مگر جدید سامان موجود ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"او۔کے ٹھیک ہے ۔پھر چلیں"...... مطلوب نے کہا۔

"میرے ساتھیوں کو بلاؤ ۔تاکہ یہاں سے جو بھی مزید ضروری سامان ہم ساتھ لے جا سکیں لے جائیں ۔کیونکہ یہ غار تو انہوں نے دن کے وقت لامحالہ ٹریس کر لینا ہے"...... عمران نے کہا اور مطلوب سر ہلاتا ہوا اٹھا اور دہانے کی طرف بڑھ گیا۔

چیکنگ ہیڈ کوارٹر میں شاگل اور میجر کرشن مشینوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ۔ایک مشین کی سکرین پر فضا میں اڑتا ہوا ہیلی کاپٹر دکھائی دے رہا تھا ۔پھر اچانک ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور شاگل نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن دبا دیا ۔کیونکہ ٹرانسمیٹر اس نے اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔

"ہیلو ۔ہیلو ...... کیپٹن ملوکا بول رہا ہوں ۔ہم نے اس کیبن کو ٹریس کر لیا ہے ۔وہ ٹوٹی پھوٹی حالت میں گہرائی میں پڑا ہوا نظر آرہا ہے اوور"...... ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی۔

"اسے چیک کرو اور دیکھو کہ وہاں کتنی لاشیں پڑی ہیں لیکن سب لوگ اکٹھے نہ جائیں ۔ہو سکتا ہے وہ لوگ فائر کھول دیں اوور"

شاگل نے کسی فوجی کمانڈر کی طرح ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر

نیچے اترنے لگا اور پھر وہ سکرین پر ایک جگہ ساکت ہو گیا۔ اس میں سے دس افراد مخصوص لباس پہنے نیچے اترے۔ اور دو تو وہیں رک گئے جبکہ باقی آٹھ نیچے گہرائی میں غائب ہو گئے۔ شاگل سانس روکے بیٹھا رہا۔ پھر اچانک وہ دونوں بھی ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر گہرائی میں اترتا چلا گیا۔

"یہ کیوں چلے گئے ہیں"۔۔۔ شاگل نے حیران ہو کر میجر کرشن سے پوچھا۔

"شاید نیچے سے کوئی اطلاع دی گئی ہو"۔۔۔ میجر کرشن نے کہا اور شاگل نے سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا اور اس میں سے کیپٹن ملوکا کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ اوور"۔۔۔ شاگل نے بے چین لہجے میں کہا۔

"سر۔ کیبن خالی ہے۔ اس کے اندر کوئی لاش نہیں ہے اور نہ ہی اردگرد کوئی لاش نظر آ رہی ہے اب کیا حکم ہے اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔۔۔ مجھے یہی خطرہ تھا۔ وہ فرار ہو گئے"۔۔۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سر۔۔۔ یہاں سے وہ بھاگ کر بھی کہاں جائیں گے زیادہ سے زیادہ کسی غار میں چھپے ہوئے ہوں گے۔ صبح انہیں یہاں بیٹھے ٹریس کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ میجر کرشن نے کہا۔

"ہیلو کیپٹن ملوکا۔۔۔ انہیں اچھی طرح ادھر ادھر تلاش کرو۔ غاریں

ٹریس کرو۔ لیکن احتیاط سے۔ اوور"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"سر ہم نے ٹریس کیا ہے اس طرف ایک ہی غار ہے۔ وہاں ایسے شواہد ملے ہیں کہ کچھ افراد وہاں موجود رہے ہیں۔ لیکن اب یہ خالی پڑی ہوئی ہے اور کوئی غار نہیں ہے اوور"۔۔۔ کیپٹن ملوکا نے جواب دیا۔

"او۔ کے واپس آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ شاگل نے مایوسانہ لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"کاش تم اس کیبن کو میزائل مار دیتے تو یہ نتیجہ نہ نکلتا۔ اب نجانے وہ کہاں ہوں گے"۔۔۔ شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا

سر میں نے آپ کو بتایا تھا اور آپ نے بھی فلم میں دیکھا ہو گا کہ کیبن کا نشانہ بنانا مشکل تھا اور میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس قدر بلندی سے کیبن کے گرنے کے باوجود یہ لوگ زندہ بچ جائیں گے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ وہ کسی نہ کسی وقت تو غار سے نکلیں گے۔ صبح کو ہم پوری وادی کو چیکنگ رینج میں لے آئیں گے اور برف پر پھسلتا ہوا کیڑا بھی ہماری نظروں سے نہ چھپ سکے گا اور ہم یہاں بیٹھے بیٹھے صرف ایک بٹن دبا کر ان پر موت وارد کر سکیں گے"۔۔۔ میجر کرشن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے شاگل کو حوصلہ دلایا۔

"ہاں دیکھو بہرحال"۔۔۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور میجر کرشن نے سکرین پر ہیلی کاپٹر کو فضا میں اڑتے دیکھ کر مشین آف کر دی

"آخر کار یہ لوگ وادی وارنگ میں پہنچنے میں کامیاب ہو ہی گئے۔ حالانکہ ہم نے ان کا راستہ روکنے کی بے حد کوشش کی تھی"۔۔۔ شاگل

نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی ذہنی طور پر بے حد الجھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب وہ اگر پہنچ بھی گئے ہیں تو موت ہی انہیں یہاں لے آئی ہے" .... میجر کرشن نے کہا اور شاگل کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ جو کچھ ہو گا دن کو ہو گا میں سونے جا رہا ہوں لیکن تم اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ ہر لحاظ سے پوری طرح ہوشیار رہیں۔ اگر کوئی بھی ایسی ویسی بات ہو تو تم نے مجھے فوراً جگا دینا ہے" ..... شاگل نے میجر کرشن سے کہا۔

"یس سر" .... میجر کرشن نے جواب دیا۔ اور شاگل تیز تیز قدم اٹھاتا نیچے تہہ خانے کی طرف جانے والے راستے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کی وادی وارنگ میں موجودگی کے خیال کی وجہ سے اسے نیند اتنی جلدی کیسے آ سکتی تھی۔ لیکن بہرحال رات گزارنی تو تھی اس نے فیصلہ کیا تھا کہ صبح ہوتے ہی وہ وادی وارنگ میں موجود تمام چیکنگ اڈوں کی مشینری آن کرا کر پوری وادی کو کھنگال ڈالے گا۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ اس بار آخری فتح بہرحال اس کا مقدر بنے گی۔ اس کے ذہن میں بار بار یہ خیال آتا تھا کہ سرنگ کے اندر جب عمران اور اس کے ساتھی بے بس پڑے ہوئے تھے۔ وہ اگر چیکنگ کے چکر میں نہ پڑتا تو بڑی آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتا تھا۔ اور جب سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مختلف مہمات میں اس کا سابقہ پڑا تھا۔ اس جیسے بے

شمار مواقع آئے تھے۔ لیکن نجانے کیا بات تھی کہ ہر بار کوئی نہ کوئی ایسی بات ہو جاتی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی صاف بچ نکلتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ بھی خیال آ رہا تھا کہ بے شمار ایسے یقینی مواقع عمران کو بھی حاصل ہوئے تھے جن میں وہ اسے اور کے ساتھیوں کو آسانی سے ختم کر سکتا تھا۔ لیکن ہر بار عمران اسے مارنے کی بجائے اس بچانے کی لئے جدوجہد کرتا تھا۔ وہ اس بارے میں جتنا بھی سوچتا اسے یہی محسوس ہوتا کہ عمران کا مقصد دراصل مشن میں کامیابی ہوتا ہے۔ جب کہ شاگل کا مشن ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ رہا ہے۔ ایسی مختلف باتیں سوچتے سوچتے آخر کار اسے نیند آ ہی گئی۔ اور ایک بار پھر اس کی آنکھ کھلی تو اسے کوئی آدمی بری طرح جھنجھوڑ رہا تھا۔

"کیا۔ کیا ہے۔ کون ہو تم" ...... شاگل نے ہڑبڑا کر اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"میجر کرشن ہوں جناب ..... جلدی اٹھیئے ہم نے دشمنوں کو پکڑ لیا ہے" .... میجر کرشن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دشمنوں کو ...... کون دشمن" ...... شاگل کا ذہن ابھی تک نیند کے خمار میں تھا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ جناب ...... اس لئے تو میں خود آیا ہوں" .... میجر کرشن نے کہا تو شاگل کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ۔ اوہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی بات کر رہے ہو۔ کیا واقعی کہاں ہیں وہ زندہ ہیں یا مر گئے ہیں" ...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"زندہ ہیں جناب اور چیک پوسٹ نمبر تھری پر ہیں ۔" میجر کرشن نے کہا۔

"چیک پوسٹ نمبر تھری ۔ وہ کونسی ہے ۔ وہاں وہ کیسے پہنچ گئے"...... شاگل نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

"آپ اوپر تو آیئے پھر تفصیل بتاتا ہوں"...... میجر کرشن نے کہا اور شاگل سر ہلاتا ہوا تیزی سے سیڑھیوں کی طرف لپکا چند لمحوں بعد وہ دونوں اوپر مشین روم میں پہنچ چکے تھے ۔

"بتاؤ ۔ جلدی بتاؤ ۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... شاگل نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"جناب آپ اطمینان سے کرسی پر بیٹھ جائیں ۔ وہ لوگ اس وقت بے بس ہیں ۔ اور ہم سب آپ کے حکم کے انتظار میں ہیں ۔" میجر کرشن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی تمہید ۔ پھر وہی فضول باتیں نانسنس...... میں کہہ رہا ہوں اصل بات بتاؤ اور تم فضول باتیں کئے چلے جا رہے ہو......" شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب چیک پوسٹ نمبر تھری سے پچھلی رات مجھے اطلاع ملی کہ ان کی مشینری نے ایک عورت اور پانچ مردوں کو اس پہاڑی پر چڑھتے ہوئے چیک کیا جس پر چیک پوسٹ قائم ہے ۔ وہ بے حد حیران ہوئے ۔ لیکن ان کے پاس ایسے آلات نہ تھے کہ وہ اس پہاڑی کی عقبی طرف فائر کھول سکتے ۔ چوٹی پر موجود میزائل دور تو فائر ہو سکتے تھے لیکن عین اس جگہ وہ کام نہ ہو سکتے تھے ۔ اس لئے وہ انتظار کرتے رہے ۔ پھر یہ لوگ سامنے کے رخ

پر آئے اور انہوں نے چیک پوسٹ پر حملہ کر دیا لیکن وہ لوگ چونکہ پہلے سے تیار تھے ۔ اس لئے انہوں نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا فائر ان پر کھول دیا ۔ اور وہ سب کیڑے مکوڑوں کی طرح وہیں گر گئے ۔ چنانچہ انہیں باندھ لیا گیا ۔ چونکہ وہ سب کافرستانی فوج کی یونیفارم میں تھے اور شکل وصورت سے بھی کافرستانی ہی لگتے تھے اس لئے انہوں نے انہیں گولی مارنے کی بجائے انہیں باندھ کر مجھے اطلاع دی ۔ میں نے انہیں ہدایت کی کہ وہ انہیں اچھی طرح قابو میں رکھیں ان کے متعلق بعد میں فیصلہ ہو گا اور میں آپ کو جگانے نیچے تہہ خانے میں آ گیا ۔ اب آپ جیسے حکم دیں"...... میجر کرشن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم انہیں بیہوشی کے عالم میں یہاں منگوا سکتے ہو......" شاگل نے کہا

"منگوایا تو جا سکتا ہے سر ۔ لیکن یہ رولز کی خلاف ورزی ہو گی ۔ کیونکہ یہ ہیڈ کوارٹر ہے ۔ یہاں اجنبی افراد کی موجودگی رولز کے خلاف ہے"...... میجر کرشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

"اوہ ۔ ہاں مجھے خیال نہیں رہا ۔ رولز کی تو مجھے پرواہ نہیں ہے ۔ رولز تو ہم جیسے چیف خود ہی بناتے ہیں ۔ یہ واقعی ہیڈ کوارٹر ہے یہاں ان کا داخل ہونا رسک ہے ۔ ٹھیک ہے مجھے وہاں لے چلو"...... شاگل نے کہا۔

"سر کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ پہلے انہیں گولی مارنے کا حکم دے دیا جائے اور جب اس کی تصدیق ہو جائے پھر ہم وہاں جائیں...... پروجیکٹ کے معاملے میں کسی قسم کا رسک لینا دانشمندی نہیں ہے ۔ میں صرف آپ کی وجہ سے خاموش رہا ہوں ۔ ورنہ میں ایسے معاملات میں گولی مارنے کا حکم

پہلے صادر کرتا ہوں۔ دوسری بات بعد میں کرتا ہوں"۔۔۔ میجر کرشن نے جواب دیا۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ اس شناخت وغیرہ کے چکر میں پڑنے کی وجہ سے وہ بچ جاتے ہیں۔ میری خواہش تھی کہ اس عمران کو اپنے ہاتھوں سے گولی ماروں۔ لیکن بہرحال ٹھیک ہے۔ اپنے ہاتھوں نہ سہی اپنے حکم سے سہی۔ بات تو ایک ہی ہے"۔۔۔ شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پھر میں احکامات دے دوں"۔۔۔۔ میجر کرشن نے کہا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور میجر کرشن نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔۔۔۔ ہیلو۔ میجر کرشن کالنگ اوور"۔۔۔۔ میجر کرشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیپٹن ٹیک چند اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کیپٹن ٹیک چند گرفتار افراد کی پوزیشن کیا ہے۔ اوور۔۔۔۔" میجر کرشن نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"وہ بیہوش ہیں اور بندھے ہوئے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے۔۔۔۔ انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دو اور پھر مجھے کال کرو۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ میجر کرشن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ شاگل ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ اس وقت اس کی ذہنی حالت عجیب سی ہو رہی تھی

اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میجر کرشن نے یہ حکم عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کا نہ دیا ہو۔ بلکہ کسی دوسرے آدمی کے بارے میں دیا ہو۔ اسے کسی مسرت کا احساس نہ ہو رہا تھا۔ حالانکہ ایسے موقعوں پر وہ ہمیشہ دل میں بے پناہ جوش و خروش محسوس کرتا تھا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی شاگل بھی اس طرح چونکا جیسے گہری نیند سے جاگا ہو۔ میجر کرشن نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔۔۔۔ کیپٹن ٹیک چند کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیک پوسٹ انچارج کیپٹن ٹیک چند کی آواز سنائی دی۔

"یس میجر کرشن اٹنڈنگ یو۔۔۔۔ کیا رپورٹ ہے اوور"۔۔۔۔ میجر کرشن نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ ایک عورت اور پانچ افراد کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے۔ اب ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے۔ چیک پوسٹ سے باہر پھینک دی جائیں اوور۔۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔۔۔۔ میں چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ واقعی مر چکے ہیں اوور"۔۔۔۔ یکلخت شاگل نے چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔۔۔۔ سو فیصد یقین ہے۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان پر گولیاں چلائی ہیں اور وہ میرے سامنے ہی موت کی وادی میں اترے ہیں اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ٹیک چند کی آواز سنائی دی۔

"لاشوں کو وہیں رکھو میں میجر کرشن کے ساتھ خود آرہا ہوں۔ میں ان کی موت کی خود تصدیق کرنا چاہتا ہوں۔ اوور اینڈ آل ....." شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور خود ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو اٹھو ہمیں فوری وہاں جانا ہے"..... شاگل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"..... میجر کرشن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر اس نے غار میں موجود اپنے دوسرے ساتھیوں کو ہدایات دیں۔ اور پھر وہ اس راستے کی طرف چل پڑا۔ جو اس جگہ جا کر نکلتا تھا جہاں اس کا مخصوص ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی غار سے نکل کر مطلوب کی راہنمائی میں چلتے ہوئے آخر کار اس پہاڑی تک پہنچ ہی گئے۔ جس پر چیک پوسٹ واقع تھی۔ رات کا گہرا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ سرد ہوا کے طوفان بھی مسلسل پوری وادی میں چل رہے تھے اور ان کے جسموں پر مخصوص لباس بھی موجود نہ تھے۔ اس کے باوجود انہیں اب ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے عام سی سردی ہو۔ یہ سب ان مخصوص کیپسولوں کا کمال تھا۔ جو مطلوب نے مہیا کئے تھے۔ پہاڑی کا جائزہ لینے پر عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا کیونکہ پہاڑی اس قدر سیدھی نہ تھی کہ اس پر چڑھائی ناممکن یا بے حد مشکل ثابت ہو۔ عام سی پہاڑی تھی۔ اور ایسی پہاڑی پر چڑھنا کچھ زیادہ مشکل نہ تھا۔ اور ان کے پاس کوہ پیمائی کا جدید اور مکمل سامان بھی موجود تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد ان کا سفر دوبارہ شروع ہو گیا۔ اب وہ پہاڑی کے اوپر چڑھ رہے تھے۔ قدم قدم چلتے ہوئے وہ خاصی بلندی پر پہنچ گئے۔ سب

سے آگے عمران تھا اور سب سے آخر میں مطلوب ۔ انہوں نے ایک دوسرے کو مخصوص رسیوں سے باندھا ہوا تھا ۔ کافی بلندی پر پہنچ کر اچانک عمران کو بائیں ہاتھ پر کچھ دور ہلکی سی روشنی کا احساس ہوا ۔ تو وہ چونک کر رک گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آہستہ آہستہ ادھر کا رخ کرنا شروع کر دیا ۔ ذرا سا آگے بڑھتے ہی وہ ٹھٹھک کر رک گیا ۔ کیونکہ برف کے اندر یہ ایک روزن سا تھا ۔ جس میں سے روشنی باہر آ رہی تھی ۔ عمران نے سر آگے کیا اور روزن کے کنارے سے اندر جھانکا ۔ اس کے ساتھ ہی اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی ۔ روزن سے اسے ایک غار نما کمرہ نظر آ رہا تھا ۔ جس کے اندر روشنی موجود تھی ۔ عمران نے ہاتھ پیچھے کر کے اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے ٹٹول کر ایک چھوٹا سا پسٹول نکالا اور اس کی نالی کا رخ روزن کے اندر کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا ۔ ہلکی سی ٹک کی آواز کے ساتھ ہی پسٹول کی نالی سے ایک چھوٹا سا کیپسول نکل کر روزن کے اندر غائب ہو گیا ۔ عمران نے دوسری بار ٹریگر دبایا اور پھر پسٹول کو واپس تھیلے میں ڈال دیا ۔ اس دوران اس کے پیچھے آنے والی جولیا اسکے قریب پہنچ چکی تھی ۔

"جولیا تم اس روزن سے اندر داخل ہو سکتی ہو ۔ میں نے بے ہوش کر دینے والی گیس کے دو کیپسول اندر فائر کر دیئے ہیں ۔ یہ گیس پانچ منٹ بعد اپنا اثر ختم کر دے گی ۔ اور تم اس روزن سے اندر جا کر اس اڈے کا اصل راستہ کھول دینا ۔ ورنہ باہر سے تو اس راستے کو کھولنا تو ایک طرف اسے تلاش کرنا بھی مشکل ہو جائے گا"...... عمران نے جولیا سے مخاطب

ہو کر کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ اس دوران صفدر بھی چلتا ہوا ان کے قریب پہنچ چکا تھا ۔ جولیا نے بیلٹ سے بندھی ہوئی رسی کھولی اور جولیا کے کہنے پر صفدر روزن کے نیچے بیٹھ گیا اور جولیا اس کے کاندھوں پر چڑھ کر اچک کر روزن میں داخل ہوئی اور گھسٹتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی چند لمحوں بعد وہ انکی نظروں سے غائب ہو چکی تھی ۔ اس دوران تنویر بھی وہاں پہنچ گیا ۔ عمران اس دوران گھوم کر دوسری طرف جا چکا تھا ۔ جبکہ صفدر وہیں روزن کے پاس ہی کھڑا رہا ۔

"جولیا کہاں ہے"...... تنویر نے وہاں پہنچتے ہی صفدر سے پوچھا اور صفدر نے اسے تفصیل بتا دی ۔

"اوہ ۔ جولیا کو اکیلے اندر نہ جانا چاہیے تھا"...... تنویر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا ۔

"جولیا بچی نہیں ہے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے ۔ اور پھر اس روزن میں وہی جا سکتی تھی"...... صفدر نے جواب دیا ۔ اور تنویر نے سر ہلا دیا ۔ اس دوران کیپٹن شکیل بھی وہاں پہنچ گیا پھر کھٹاک کی آوازیں دوسری طرف سے ابھریں اور وہ سب چونک پڑے ۔

"آجاؤ ۔ دروازہ کھل گیا ہے"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی ۔ اور وہ سب اس طرف کو چل پڑے ۔ جدھر عمران گیا تھا ۔ مطلوب بھی پہنچ گیا تھا اور پھر دوسری طرف گھومتے ہوئے وہ جیسے ہی آگے بڑھے انہوں نے سرنگ کا ایک دہانہ کھلا ہوا دیکھا اور وہ اس میں داخل ہو گئے ۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے غار نما کمرے میں پہنچ چکے تھے جہاں تین

افراد کرسیوں سے نیچے گرے ہوئے پڑے تھے۔ اور غار کی ایک دیوار کے ساتھ تین بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔ ایک طرف میز پر ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا اور غار کے ایک کونے میں صندوق کے ڈھکن جیسا ڈھکنا اوپر کو اٹھا ہوا تھا اور لوہے کی سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

"یہاں ایک آدمی بےہوش پڑا ہوا ہے"...... نیچے سے عمران کی آو سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد عمران ایک آدمی کو کاندھے پر لادے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔

"ارے تم نے دروازہ بند نہیں کیا۔ اسے بند کر دو"...... عمران نے اس آدمی کو فرش پر لٹاتے ہوئے جولیا سے کہا اور جولیا نے دیوار پر لگا ایک سرخ رنگ کا ہینڈل گھمایا تو کھٹاک کی آواز سے وہ سرنگ دوس طرف سے تاریک ہو گئی۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر باندھ دو۔ یہ یہاں کا چیف لگتا ہے"...... عمرا نے تنویر سے کہا اور خود اس نے اپنی پشت پر بندھا ہوا تھیلا کھول کر ا سامنے رکھا اور پھر اس کے اندر سے ایک شیشی نکال لی۔ صفدر نے ایک کونے میں موجود رسی تلاش کر لی تھی۔ اور پھر تنویر اور اس نے مل کر جب اس آدمی کو کرسی پر باندھ دیا تو عمران آگے بڑھا۔ اور اس نے شیشی ڈھکنا ہٹا کر اسے اس آدمی کی ناک پر لگایا اور چند لمحوں بعد شیشی ہٹا کر ا نے اس کا ڈھکنا بند کر کے اسے تھیلے میں ڈالا اور تھیلا ایک طرف رکھ دیا چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"کک کک کون ہو تم۔ اور یہاں۔ یہ۔ یہ۔ کیا ہو رہا ہے کون ہو تم" ...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت جیسے مجسم ہو کر رہ گئی تھی۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹیک چند۔ کیپٹن ٹیک چند۔ مگر تم۔ اوہ۔ اوہ کہیں تم وہ پاکیشیائی تو نہیں ہو۔ جنہیں ہم نے تلاش کرنا تھا"...... ٹیک چند نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں ہم وہی ہیں کیپٹن ٹیک چند ہم نے سوچا کہ تم کہاں تلاش کرتے پھرو گے۔ اس لئے ہم خود ہی یہاں پہنچ گئے ہیں"۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور ٹیک چند نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم اندر کیسے آ گئے۔ باہر سے تو راستہ کسی طرح بھی نہیں کھل سکتا" ...... ٹیک چند نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس روزن سے میری ساتھی خاتون مس جولیانا فٹز واٹر اندر آئیں اور پھر دروازہ کھل گیا۔ نجانے تم نے اتنا بڑا روزن کیوں کھول رکھا ہے۔ حالانکہ اس کی وجہ سے اندر کا موسم خاصا سرد ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا اور ٹیک چند نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ رام راج کی حماقت ہے۔ وہ شراب کی بو سے شدید نفرت کرتا ہے جب کہ دوسرے ساتھی مسلسل شراب نوشی کرنے کے عادی ہیں۔ اس

لیے مجبوراً تازہ ہوا کے لیے یہ روزن کھولنا پڑتا ہے"...... ٹیک چند نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اگر تمہارا انٹرویو ختم ہو گیا ہو تو میں بھی کچھ پوچھوں۔" عمران نے کہا۔

"تم کیا پوچھو گے۔ یہاں تمہارے مطلب کا کوئی چیز نہیں ہے۔ یہاں صرف چیکنگ مشینری ہے اور بس"...... ٹیک چند نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میزائل گنیں تو ہوں گی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ صرف ہیڈ کوارٹر میں ہیں۔ ہمارے پاس نہیں ہیں۔ ورنہ یہاں ان کا کنٹرول پینل بھی ہوتا"...... کیپٹن ٹیک چند نے جواب دیتے ہوئے کہا وہ اب ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل گیا تھا۔

"اور بوماہیلی کا پتہ تو ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں صرف ہیڈ کوارٹر میں ہے"...... ٹیک چند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کا انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میجر کرشن۔ اور وہ بے حد ہوشیار آدمی ہے۔ میری طرح [illegible] ہے کہ اتنی آسانی سے پکڑا گیا ہوں"...... ٹیک چند [illegible] اور عمران مسکرا دیا۔

"اس کا مطلب ہے ہمارا یہاں آنا بے کار ثابت ہوا ہے۔ ہمیں ہیڈ کوارٹر جانا چاہیے تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہاں تم جا بھی نہ سکتے تھے۔ وہاں انتہائی سخت سائنسی انتظامات ہیں"...... ٹیک چند نے جواب دیا۔

"کیسے انتظامات تفصیل بتاؤ"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"سوری۔ مجھے کچھ نہیں معلوم"...... یکلخت ٹیک چند نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ اچھے بھلے جواب دیتے دیتے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اچانک پٹڑی سے اتر گئے ہو"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ تمہاری قبیل کا لگتا ہے"...... تنویر نے کہا اور اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تم سے جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا۔ اب مزید کچھ نہیں بتا سکتا"...... ٹیک چند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے نہ بتاؤ۔ نہ چلو اس ہیڈ کوارٹر کی مخصوص فریکونسی بتا دو۔ تاکہ میں تمہارے اس میجر کرشن کو یہ اطلاع تو دے دوں کہ وہ تمہاری لاشیں یہاں سے آکر اٹھا لے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹیک چند کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتا دی۔

"اور کوئی کوڈ وغیرہ ہو تو وہ بھی بتا دو تاکہ میجر کرشن کو یقین آجائے کہ کال واقعی اسی چیک پوسٹ سے ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا وہ ٹیک چندر کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک سے اس کے ذہن میں ابھرے والے خیال کو سمجھ گیا تھا کہ ٹیک چند خود یہ چاہتا ہے کہ

عمران میجر کرشن سے بات کرے تاکہ میجر کرشن اسے اور اس کے ساتھیوں کو چھڑانے کا کوئی بندوبست کرے۔

"کوئی کوڈ نہیں ہے"...... ٹیک چند نے کہا۔

"اس کے منہ میں کوئی کپڑا ٹھونس دو"...... عمران نے ٹرانسمیٹر کی طرف مڑتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور صفدر نے اس کی ہدایت پر فوری عمل کر ڈالا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر ٹیک چند کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو...... ٹیک چند کالنگ ہیڈ کوارٹر اوور"...... عمران نے ٹیک چند کے لہجے اور میں آواز میں کال دینی شروع کر دی۔

"یس...... میجر کرشن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے میجر کرشن کی آواز سنائی دی اور عمران نے اسے ٹیک چند کے لہجے میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی گرفتاری کے متعلق بتانا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ...... ویری گڈ کیپٹن ٹیک چند تم نے تو بہت بڑا معرکہ مارا ہے۔ ویری گڈ۔ اوور"...... دوسری طرف سے میجر کرشن کی مسرت سے بھرپور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اب ان کا کیا کرنا ہے سر۔ کیا انہیں گولی مار دی جائے یا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"سیکرٹ سروس کے چیف شاگل یہاں ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں۔ اس لئے فائنل آرڈر ان سے لینا پڑے گا۔ تم ان کا خیال رکھنا میں ان سے بات کر کے تمہیں دوبارہ کال کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"شاگل یہاں موجود ہے۔ اوہ اس کا مطلب ہے کہ سردار نذیر سے اس نے سب کچھ معلوم کر لیا ہے۔ ورنہ وہ یہاں کیسے پہنچ جاتا۔ اور اب یہ بات بھی سمجھ میں آگئی ہے کہ ہمارے بیلون کو کیوں ہٹ کیا گیا ہے۔ پہلے میں سمجھا تھا کہ شاید اسے چیک کر لیا گیا ہے۔ اس لئے اڑا دیا گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے چیک کیا گیا ہے تو ہٹ بھی کیا گیا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں...... بیلون ایک بالکل ہی مختلف چیز ہے۔ اگر شاگل یہاں موجود نہ ہوتا تو یہ بیلون کو فوری ہٹ کرنے کی بجائے اس بات کی چیکنگ کرتے کہ یہ بیلون کیسا ہے اور کون اس میں سوار ہے کیونکہ ایسے بیلون عام افراد کے پاس نہیں ہوتے۔ اور کافرستانی فوج کے پاس موجود ہیں۔ اس لئے یقیناً انہیں خیال آتا کہ شاید کافرستانی فوج کا کوئی گروپ اسے استعمال کر رہا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ لیکن اب کیا کرنا ہے۔ شاگل تو یہ سنتے ہی کہ ہم یہاں پکڑے گئے ہیں۔ جنگلی بھینسے کی طرح دوڑتا ہوا یہاں پہنچ جائے گا"...... تنویر نے کہا۔

"اور میں چاہتا بھی یہی ہوں۔ یہ چیک پوسٹ بیکار ہے یہاں رہ کر ہم اس پروجیکٹ کا خاتمہ نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے ہمیں لازماً اس ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کرنا پڑے گا۔ اور ویسے بھی ہمیں ابھی تک یہ معلوم نہیں ہے کہ اس پروجیکٹ کی عمارت کی ساخت کیا ہے اور اس کو محفوظ رکھنے کے لئے

لیا انتظامات کیے گئے ہیں۔ یقیناً میجر کرشن کو اس بارے میں معلوم ہو گا" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور تنویر سمیت سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران مڑا اور اس نے آگے بڑھ کر ٹیک چند کے منہ میں ٹھنسا ہوا کپڑا کھینچ کر باہر نکال لیا اور ٹیک چند بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

" کیپٹن ٹیک چند ...... اگر میں چاہتا تو اب تک تم اور تمہارے ساتھی موت کے گھاٹ اتر چکے ہوتے۔ لیکن میں بے فائدہ قتل وغارت کا عادی نہیں ہوں۔ لیکن اگر تم نے میرے ساتھ تعاون نہ کیا تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو واقعی گولیوں سے اڑا دوں گا۔ اور اگر تعاون کرو گے تو زندہ چھوڑ دوں گا......" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں کیا تعاون کر سکتا ہوں۔ اور تم نے بالکل میری آواز اور میرے لہجے میں بات کر کے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے تم انتہائی خطرناک آدمی ہو"...... ٹیک چند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بوما ہیلی کاپٹر یہاں کہاں آ کر رکتا ہے"...... عمران نے پوچھا

"ہیلی کاپٹر یہاں دروازے سے بائیں طرف ایک کھلی چٹان ہے اس پر" ...... ٹیک چند نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" شکریہ بس فی الحال اتنا ہی تعاون کافی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ سے اس کے جبڑے بھینچتے اور دوسرے ہاتھ میں موجود کپڑا جبڑے بھینچنے کی وجہ سے اس کے کھل جانے والے منہ میں ٹھونس دیا۔ تقریباً پندرہ بیس منٹ کے

شاید انتظار کے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر کرشن کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے میجر کرشن کی آواز سنائی دی۔

"یس کیپٹن ٹیک چند اٹنڈنگ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

" کیپٹن ٹیک چند گرفتار افراد کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور......" میجر کرشن نے پوچھا۔

"وہ بیہوش ہیں اور بندھے ہوئے ہیں اوور"...... عمران نے جواب دیا

"او۔ کے انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ اور مجھے کال کرو۔ اوور اینڈ آل" ...... دوسری طرف سے میجر کرشن نے بڑے سرد مہرانہ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور مڑنے ہی لگا تھا کہ کمرہ مشین پسٹل کی فائرنگ سے گونج اٹھا۔

" یہ ...... یہ کیا کیا تم نے"...... عمران نے حیران ہو کر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ جس کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آرہا تھا اور کرسی پر بندھا ہوا ٹیک چند اور فرش پر پڑے تینوں بیہوش افراد گولیاں کھا کر ہلاک ہو چکے تھے۔

"اس میجر کرشن نے جس سرد مہرانہ انداز میں ہمارے خاتمے کا حکم دیا ہے۔ اس صورت میں ان کافرستانیوں کو بھی زندہ رہنے کا حق نہیں ہے" ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ اس قدر سفاک کیوں ہو رہے ہو۔ بندھے اور بے بس افراد پر گولیاں چلانا کہاں کی بہادری ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا میں دشمنوں پر رحم کھانا اپنے آپ پر ظلم کرنے کے مترادف سمجھتا ہوں۔ یہ لوگ کسی بھی وقت مسئلہ بن سکتے ہیں"...... تنویر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"او۔ کے اس کا مطلب ہے بہر حال اس میجر کرشن کے حکم کی تعمیل ہو گئی۔ کسی بھی انداز میں ہی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دوبارہ ٹرانسمیٹر کی طرف مڑ گیا۔ اس نے اس کا بٹن آن کیا اور میجر کرشن کو کال کر کے اس نے اس کے حکم کی تعمیل کی رپورٹ دے دی۔ لیکن اس بار میجر کرشن کی بجائے ٹرانسمیٹر سے شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہیلو...... میں چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ واقعی مر چکے ہیں اوور"...... شاگل نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"یس سر۔ مکمل یقین ہے...... میں نے اپنے ہاتھوں سے ان پر گولیاں چلائی ہیں اور وہ میرے سامنے ہی موت کی وادی میں اترے ہیں اوور"...... عمران نے ٹیک چند کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لاشوں کو وہیں رکھو میں میجر کرشن کے ساتھ خود آرہا ہوں۔ میں ان کی موت کی خود تصدیق کرنا چاہتا ہوں اوور اینڈ آل"...... شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے ایک طویل سانس لیا۔

"شاگل کو ہماری موت کا یقین نہیں آرہا۔ اس لئے وہ خود تصدیق

کرنے آرہا ہے"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اب تم کہو گے کہ اسے ہلاک نہ کیا جائے۔ جبکہ وہ ہر بار ہمیں فوری طور پر ہلاک کرنے کا حکم دے دیتا ہے"...... تنویر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس بار کوئی حماقت نہیں ہو گی تنویر۔ شاگل کی زندگی ہمارے لئے اس کی موت سے کہیں زیادہ مفید ہے سمجھے۔ ابھی ہم نے مشن مکمل نہیں کیا۔ اور مشن شاگل کی مدد سے ہی مکمل ہونا ہے"...... عمران نے سخت لہجے میں جواب دیا اور تنویر نے منہ بنا لیا۔

"ان لاشوں کو اٹھا کر نیچے پھینک دو۔ ہم نے شاگل اور میجر کرشن دونوں کو زندہ پکڑنا ہے تاکہ ان سے پروجیکٹ کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں"...... عمران نے کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر کرسی سے بندھی ہوئی ٹیک چند کی لاش کو کھولنا شروع کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد کمرہ لاشوں سے صاف ہو چکا تھا۔

"کیا ہمیں باہر رکنا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ وہ بہر حال اندر تو آئیں گے اور پوری طرح مطمئن بھی ہوں گے۔ اس لئے زیادہ تردد نہیں کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور عمران نے آگے بڑھ کر ایک بند بڑی مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد مشین کی سکرین پر بیرونی منظر ابھر آیا۔ باقی ساتھی۔ بھی خاموش کھڑے اس سکرین کو ہی دیکھ رہے تھے۔ تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد سکرین پر بوما ہیلی کاپٹر کا ہیولا

نظر آنے لگا۔ چونکہ ابھی باہر رات کا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ اس لئے سکرین پر صرف ہیولا ہی نظر آ رہا تھا۔ جو تیزی سے قریب آتا جا رہا تھا۔ جب وہ کافی قریب آگیا تو اچانک اس کا رخ بدلا اور اس نے تیزی سے چکر کاٹا اور پھر سیدھا ہو کر اس کی بلندی کم ہونے لگی اور پھر وہ ایک جگہ ساکت ہو گیا۔

" یہ کیا ہوا ہے انہیں...... یہ رک کیوں گئے ہیں "...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔ لیکن ظاہر ہے کہ کسی کے پاس اس کا جواب نہ تھا۔ کچھ دیر بعد اچانک ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔

" شاگل مزید تصدیق کرنا چاہتا ہے شاید "...... عمران نے کہا اور تیزی سے ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو میجر کرشن کالنگ اوور "...... میجر کرشن کی آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

" یس سر...... کیپٹن ٹیک چند اٹنڈنگ اوور "...... عمران نے ٹیک چند کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیپٹن ٹیک چند اپنا ملٹری کوڈ نمبر بتاؤ اوور "...... میجر کرشن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران اسکی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" وہ کیوں سر۔ کیا بات ہو گئی ہے اوور "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔ ظاہر ہے ٹیک چند مر چکا تھا اور اب اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اس کے سامان کی تلاشی لے کر اس کا خصوصی کوڈ نمبر ٹریس کرتا۔

" نمبر بتاؤ ٹیک چند۔ جلدی بتاؤ اوور "...... دوسری طرف سے میجر

کرشن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ اگر آپ کو مجھ پر شک ہے تو آپ کھل کر بات کریں۔ اس طرح اچانک کوڈ پوچھنا زیادتی ہے۔ اوور "...... عمران نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی ٹیک چند نہیں ہو...... سر شاگل کا شک درست ہے اوور "...... دوسری طرف سے میجر کرشن کی آواز سنائی دی۔

" میں ٹیک چند ہی ہوں۔ آپ بے شک یہاں آکر پوری طرح تصدیق کر لیں اوور "...... عمران نے کہا۔

" بکواس نہ کرو عمران۔ میں اب سمجھ گیا ہوں کہ یہ تم ہو۔ تم ٹیک چند کے لہجے میں بات کر رہے ہو۔ میرا دل پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ تم جیسا شیطان اتنی آسانی سے نہیں مر سکتا۔ اگر تم ہمیں چیک کرنے کیلئے پہاڑی میں باقاعدہ روزن نہ بناتے تو شاید مجھے اس کا خیال نہ آتا۔ اب میں تمہیں اس پہاڑی سمیت فنا کر دوں گا۔ اوور اینڈ آل "...... شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف ٹرانسمیٹر کا رابطہ ختم ہو گیا بلکہ سکرین پر نظر آنے والا ہیلی کاپٹر بھی ایک جھٹکے سے مڑا اور تیزی سے دور ہونے لگ گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کرنے کے بعد مشین بھی آف کر دی۔

" اس کھلے ہوئے روزن سے نکلنے والی روشنی نے سارا کام خراب کر دیا اس احمق نے یہی سمجھا کہ ہم اس سوراخ سے اسے چیک کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ یہاں چیکنگ مشینری موجود ہے۔ اس

کے لئے ہمیں اتنا بڑا روزن کھولنے کی کیا ضرورت تھی "....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اصل میں اسے یقین ہی نہ آرہا تھا کہ ہم واقعی ہلاک ہو سکتے ہیں ۔اس لئے روزن سے نکلنے والی روشنی دیکھ کر وہ بھڑک اٹھا۔بہر حال اب کیا کرنا ہے ۔ہو سکتا ہے جس طرح انہوں نے میزائل فائر کر کے بیلون تباہ کیا تھا اسی طرح اس پہاڑی پر بھی میزائلوں کی بارش کر دیں "....... صفدر نے کہا

" وہ واقعی ایسا ہی آدمی ہے وہ وہاں پہنچتے ہی پوری پہاڑی اڑانے کی کوشش کرے گا۔اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم اس پہاڑی سے نیچے اتر کر یہاں سے دور نکل جائیں ۔اگر تنویر شیک چند کو ہلاک نہ کر دیتا تو اس سے کم از کم اس چیکنگ ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع تو معلوم کیا جا سکتا تھا" .... عمران نے کہا۔

" سوری عمران ۔واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی ہے "....... تنویر نے اپنی فطرت کے عین مطابق کھلے دل سے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔

" ایسی کوئی بات نہیں تنویر ۔حالات و واقعات لمحہ بہ لمحہ بدلتے رہتے ہیں ۔اس لئے میری ہمیشہ یہی کوشش رہتی ہے کہ کم از کم ایک دروازہ کھلا رکھا جائے ۔بہر حال اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہاں سے نیچے اترتے میں تو کافی وقت لگ جائے گا ۔" صفدر نے کہا۔

" اب ہم کیپٹن شکیل والی اسکیٹنگ کی ترکیب استعمال کر سکتے ہیں

ویسے بھی نیچے تہہ خانے میں اسکیٹس موجود ہیں ۔شاید یہ لوگ بھی نیچے جانے کے لئے انہیں ہی استعمال کرتے "....... عمران نے کہا اور وہ سب تیزی سے کام میں مصروف ہو گئے ۔اسکیٹس لے کر وہ سب اڈے سے باہر نکلے اور پھر پیروں میں اسکیٹس پہن کر اور ان کی مخصوص چھڑیاں لے کر ایک مناسب جگہ سے انہوں نے اپنا واپسی کے سفر کا آغاز کر دیا۔سب سے آگے عمران تھا اور اس کے پیچھے ایک قطار کی صورت میں باقی ساتھی تھے ۔گو انہیں شروع میں ان اسکیٹس کی مدد سے سفر کرنے میں قدرے دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔لیکن اس مشکل پر جلد ہی قابو پا لیا گیا۔اور وہ سب بجلی کی سی تیز رفتاری سے نیچے اترتے چلے گئے ۔لیکن اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اسکیٹس کے نیچے موجود برف غائب ہو گئی ہو ۔اور اس کا جسم فضا میں بلند ہوتا چلا جا رہا ہو ۔چند لمحوں تک تو اسے احساس بھی نہ ہوا کہ اسکے ساتھ کیا ہوا ہے ۔لیکن چند لمحوں بعد جب اسے احساس ہوا کہ جس راستے کا اس نے انتخاب کیا تھا وہ پہاڑی کے دامن تک نہ جاتا تھا بلکہ آگے جا کر اچانک ختم ہو گیا تھا اس لئے اس کا جسم اب فضا میں اڑتا چلا جا رہا تھا ۔اور سرد اور زور دار طوفان اس کے گرد چنگھاڑ رہا تھا ۔جس حد تک اس کا جسم سپیڈ کی وجہ سے آگے بڑھتا رہا ۔وہ متوازن رہا لیکن جیسے ہی سپیڈ اور دباؤ میں کمی واقع ہوئی طوفان نے اسے جکڑ لیا ۔اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم فضا میں اس طرح پٹخنیاں کھانے لگا جیسے کوئی دھوبی کسی کپڑے کو دھونے کے بعد نچوڑنے کے لئے اسے مسلسل مروڑتا چلا جاتا ہے ۔وہ فضا میں قلا بازیاں کھاتا ہوا نجانے کس طرف اڑا چلا جا رہا تھا ۔اسے یوں

محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ خوفناک طوفان میں کسی حقیر تنکے کی طرح اڑتا اور پٹخنیاں کھاتا ہوا نہ جانے کہاں بڑھا چلا جا رہا تھا اس نے اپنے ذہن کو قابو میں رکھنے کی بے حد کوشش کی لیکن طوفان اس قدر زور دار تھا کہ اس کی یہ کوشش آخر کار ناکامی میں بدل گئی اور اس کے ذہن اور اس کے احساسات نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔

"یہ ...... یہ سامنے تیز روشنی کہاں سے آ رہی ہے ......" ہیلی کاپٹر میں بیٹھے ہوئے شاگل نے یکلخت چیخ کر کہا اور پائلٹ سیٹ پر بیٹھا میجر کرشن بھی چونک پڑا۔

"یوں لگتا ہے جیسے سرچ لائٹ لگائی گئی ہو ...... میجر کرشن نے کہا۔

"سرچ لائٹ اوہ پھر ہمیں شدید خطرہ ہے۔ ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کر دو" ...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"خطرہ ...... خطرہ کیسا سر۔ چیک پوسٹ تو ہماری اپنی ہے ......" میجر کرشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کر دی۔ ویسے وہ ابھی پہاڑی سے کافی دور تھے۔

"تمہیں نہیں معلوم میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ لائٹ ہمارے لئے خطرہ ہے۔ پہلے چیک کرو کہ یہ لائٹ کس قسم کی ہے ......" شاگل

نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... میجر کرشن نے کہا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر کو آہستہ آہستہ آگے بڑھاتا گیا۔ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اور اس اندھیرے میں پہاڑی سے نکلنے والی لائٹ واقعی کسی فکسڈ سرچ لائٹ کی طرف نظر آ رہی تھی۔ لیکن اس کی روشنی سرچ لائٹ کی طرح تیز نہ تھی۔

"سر...... سر یہ روزن ہے۔ شاید ہوا کے لئے بنایا گیا ہے لائٹ اس کے اندر سے آ رہی ہے"...... اچانک میجر کرشن نے کہا۔

"روزن اور ہوا کے لئے۔ اس شدید سردی میں۔ ہیلی کاپٹر کو معلق کر دو"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور میجر کرشن نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو تیزی سے گھمایا اور پھر اسے سیدھا کرتے ہوئے اس نے اسے فضا میں معلق کر دیا۔

"سر۔ کیپٹن ٹیک چند نے آپ سے خود بات کی ہے کہ دشمن ختم ہو چکے ہیں۔ اب خطرہ کس قسم کا ہو سکتا ہے"...... میجر کرشن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر شاگل کس قسم کے خطرے کی بات کر رہا ہے۔

"تم اس شیطان کو نہیں جانتے جس کا نام عمران ہے۔ وہ ٹیک چند کے لہجے میں تو کیا تمہارے سامنے تمہارے لہجے میں اس طرح بات کر سکتا ہے کہ تمہیں خود یقین نہ آئے گا کہ تم بول رہے ہو یا وہ۔ اس کے پاس یہ ایسی صلاحیت ہے کہ اس نے ہمیشہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ ہو سکتا ہے ٹیک چند اور اس کے ساتھی ختم ہو چکے ہوں اور ہم سے جو ٹیک

چند بات کر رہا ہو وہ ٹیک چند کی بجائے عمران خود ہو"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سر۔ اس کی تو تصدیق ہو سکتی ہے۔ میں ٹیک چند سے اس کا ملٹری کوڈ نمبر پوچھ لیتا ہوں"...... میجر کرشن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ صرف شاگل کی تسلی کرانا چاہتا ہو۔

"ٹھیک ہے۔ پوچھو"...... شاگل نے کہا اور میجر کرشن نے تیزی سے ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر پر چیک پوسٹ تھری کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو...... میجر کرشن کالنگ اوور"...... میجر کرشن نے کال دینا شروع کر دی۔

"یس سر۔ کیپٹن ٹیک چند اٹنڈنگ یو اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ٹیک چند کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن ٹیک چند اپنا ملٹری کوڈ نمبر بتاؤ اوور"...... میجر لرشن نے کہا

"وہ کیوں سر۔ کیا بات ہو گئی ہے اوور"...... ٹیک چند کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"دیکھا میری بات درست نکلی۔ اسے معلوم ہوتا تو بتائے گا"۔ شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نمبر بتاؤ۔ ٹیک چند جلدی بتاؤ۔ اوور"...... میجر کرشن نے غصے کی وجہ سے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری سر...... اگر آپ کو مجھ پر شک ہے تو کھل کر بات کریں اس طرح اچانک کو ڈپو چھنا زیادتی ہے اوور"...... ٹیک چند نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی ٹیک چند نہیں ہو۔ سر شاگل کا شک درست ہے اوور"...... میجر کرشن نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں ٹیک چند ہی ہوں۔آپ بے شک یہاں آکر پوری طرح تصدیق کر لیں اوور"...... دوسری طرف سے ٹیک چند کی آواز سنائی دی۔

"بکواس مت کرو عمران۔ میں اب سمجھ گیا ہوں کہ یہ تم ہو۔ تم ٹیک چند کے لہجے میں بات کر رہے ہو۔ میرا دل پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ تم جیسا شیطان اتنی آسانی سے نہیں مر سکتا۔ اگر تم ہمیں چیک کرنے کے لئے پہاڑی میں باقاعدہ روزن نہ کھولتے تو شاید مجھے اس کا خیال نہ آتا۔اب میں تمہیں اس پہاڑی سمیت فنا کر دوں گا۔اوور اینڈ آل"...... شاگل نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور میجر کرشن نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"جلدی واپس چلو واپس۔اب اس پوری پہاڑی کو میزائلوں سے اڑا دینا ہوگا"...... شاگل نے چیخ کر کہا اور میجر کرشن نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو آگے کر کے موڑا اور پھر اسے پوری رفتار سے اڑاتا ہوا واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف چل پڑا۔

"یہ آخر کیسے ممکن ہے۔میری سمجھ میں تو نہیں آرہا"...... میجر کرشن نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جہاں عمران پہنچ جائے وہاں ہر ناممکن ممکن ہو جاتا ہے۔اگر وہ روشنی نظر نہ آتی یا اس کا رخ اس طرف کو نہ ہوتا جس طرف سے ہم جا

رہے تھے تو ہم پکے ہوئے پھل کی طرح اس کی جھولی میں جا گرتے۔ابھی شکر ہے۔کہ تم نے بتایا تھا کہ میزائل صرف ہیڈ کوارٹر میں فٹ ہیں۔ورنہ اب تک ہمارا ہیلی کاپٹر بھی میزائل سے اڑ چکا ہوتا"...... شاگل نے کہا اور میجر کرشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے۔اور پھر شاگل کے حکم پر میجر کرشن نے اس پہاڑی کو جس پر چیک پوسٹ نمبر تھری واقع تھی۔ٹارگٹ میں لینا شروع کر دیا۔

"پوری پہاڑی نہیں اڑائی جا سکتی۔اس لئے اس کا وہ حصہ ٹارگٹ میں لینا جہاں یہ چیک پوسٹ قائم ہے۔بہر حال اس چیک پوسٹ کو تباہ ہونا چاہیے۔ہر صورت میں اور ہر حالت میں"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔نہ صرف وہ حصہ بلکہ اس کا ارد گرد کا حصہ بھی۔تاکہ اگر وہ اس دوران چیک پوسٹ سے نکل گئے ہوں تب بھی بلاسٹنگ کی زد میں آجائیں"...... میجر کرشن نے جواب دیا۔

"اوہ۔اوہ ویری بیڈ...... اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا وہ تو فوراً نکل گئے ہوں گے وہاں سے۔اب کوئی فائدہ نہیں۔کوئی فائدہ نہیں"...... شاگل نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں سر پکڑتے ہوئے کہا۔

"پھر سر صبح ہونے والی ہے۔ہم رک نہ جائیں۔اور پہلے چیک پوسٹوں کی مدد سے ان کو چیک کر لیں اگر یہ وہاں ہوں تو چیک پوسٹ اڑا دی جائے اور اگر یہ وہاں نہ ہوں تو پھر جہاں ہوں وہاں انہیں نشانہ بنایا جائے"...... میجر کرشن نے مشین سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ایسا ہی کرنا ہوگا۔ وہ شیطان اب تک وہاں بیٹھے انتظار نہ کر رہے ہوں گے"...... شاگل نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں سر صبح ہونے میں صرف ایک دو گھنٹوں کی بات ہے پھر وہ کہیں بھی نہ چھپ سکیں گے"...... میجر کرشن نے کہا۔

"وہ اس دوران کسی اور چیک پوسٹ پر قبضہ نہ کر لیں"...... شاگل نے چونک کر ایک خیال کے تحت کہا۔

"نہیں جناب...... باقی چیک پوسٹیں وہاں سے بہت دور ہیں اور سوائے ہیڈ کوارٹر کے اور کسی بھی چیک پوسٹ پر ہیلی کاپٹر یا میزائل وغیرہ موجود نہیں ہے صرف چیکنگ مشینری ہے اور بس"...... میجر کرشن نے جواب دیا۔ اور شاگل سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور غار میں اس نے بے چینی سے ٹہلنا شروع کر دیا۔ وہ بار بار گھڑی پر نظریں ڈالتا اور پھر ہونٹ بھینچ کر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تھک کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس سورج کو بھی نجانے کیا ہو گیا نکل ہی نہیں رہا...... نانسنس"...... شاگل نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور میجر کرشن کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔ لیکن اس نے منہ دوسری طرف کر لیا کیونکہ اسے اب شاگل کے مزاج کا کچھ کچھ علم ہو چکا تھا۔

پھر شاگل نے جس طرح ایک ایک لمحہ کر کے وقت گزارا یہ اس کا دل جانتا تھا۔ بہرحال صبح ہوتے ہی میجر کرشن نے ٹرانسمیٹر پر باقی دو چیک پوسٹس کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش کا حکم دے دیا اور خود بھی اس نے چیکنگ کی تمام مشینری آن کر دی۔ پھر آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر

کال آگئی اور میجر کرشن نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو...... کیپٹن آتما کالنگ ہیڈ کوارٹر اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"یس میجر کرشن اٹنڈنگ یو...... مجھے اپنا ملٹری کوڈ نمبر بتاؤ اوور"...... میجر کرشن نے کہا۔

"ملٹری کوڈ نمبر ایف۔ جی۔ ایف۔ تھری ون۔ الیون تھری اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے...... اب بات کرو۔ کیوں کال کی ہے اوور"...... میجر کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب کافرستانی سرحد کی طرف سے ایک بڑا بوما ہیلی کاپٹر مین پروجیکٹ کی طرف جاتا ہوا چیک کیا گیا ہے۔ ہماری چیک پوسٹ چونکہ راستے میں پڑتی ہے۔ اس لئے ہم نے اس ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سے بات کی تو ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس ہیلی کاپٹر میں پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اپنے ساتھیوں کے ساتھ سوار ہیں اور پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر مین پروجیکٹ کی حفاظت کے لئے جا رہی ہیں۔ ہم نے انہیں نیچے اترنے کا حکم دیا ہے تاکہ آپ سے اجازت لے لی جائے۔ وہ ہیلی کاپٹر اب ہماری چوکی کے پاس برف پر اترا ہوا ہے۔ مادام ریکھا نے براہ راست مجھ سے بات کی ہے۔ وہ اس بات پر بے پناہ غصے کا اظہار کر رہی ہیں کہ انہیں کیوں روکا گیا ہے۔ اب آپ جیسے حکم دیں اوور"...... دوسری طرف سے کیپٹن آتما نے کہا۔

"یہ...... یہ ریکھا...... واپس آ گئی۔ ہونہہ اب وہ مجھ پر برتری حاصل کرنے کے لئے مین پروجیکٹ جارہی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ۔ اس سے اس کی فریکونسی پوچھو میں خود اس نانسنس سے بات کرتا ہوں اوور"...... ساتھ بیٹھے ہوئے شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہیلو کیپٹن آمنا...... مادام ریکھا کے ہیلی کاپٹر کی فریکونسی کیا ہے میں خود ان سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہوں اوور......" میجر کرشن نے کہا اور دوسری طرف سے کیپٹن آمنا نے فریکونسی بتادی۔

"او۔کے میری ہدایات کا انتظار کرو۔ اوور اینڈ آل......" میجر کرشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر کیپٹن آمنا کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو...... میجر کرشن کالنگ انچارج چیکنگ ہیڈ کوارٹر اوور"...... میجر کرشن نے کال دینا شروع کر دی۔

"یس...... چیف آف پاور ٦ ایجنسی مادام ریکھا بول رہی ہوں۔ اوور" ...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ریکھا کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس جناب شاگل سے بات کیجئے اوور"...... میجر کرشن نے کہا۔

"ہیلو ریکھا تم یہاں کیوں آئی ہو۔ اوور"...... شاگل نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سنو شاگل تم نے جو سلوک میرے ساتھ کیا تھا اور جس طرح مجھے وہاں چھوڑ کر خود سارا کریڈٹ لینے کے لئے دوڑ پڑے تھے۔ اس سے ثابت

ہوتا ہے کہ تم انتہائی خود غرض اور کمینے آدمی ہو۔ میں نے پرائم منسٹر صاحب سے جا کر بات کی ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نے تمہیں معطل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن صدر مملکت نے ہنگامی حالات کی وجہ سے ان کے فیصلے سے اتفاق نہیں کیا۔ ورنہ تم معطل ہو چکے تھے۔ بہرحال پرائم منسٹر صاحب نے اپنے خصوصی اختیارات سے پاور ٦ ایجنسی کو دوبارہ بحال کر دیا ہے۔ اور میں اس کی چیف بن چکی ہوں۔ میں نے ملٹری انٹیلی جنس سے ایجنٹ اپنی ٦ ایجنسی میں ٹرانسفر کرا لئے ہیں اور پرائم منسٹر صاحب نے مجھے خصوصی اجازت دی ہے کہ میں وادی وارنگ کے مین پروجیکٹ کی سپیشل سیکورٹی سنبھال لوں۔ تم جانتے ہو کہ مین پروجیکٹ سے تمہارا کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اس لئے پرائم منسٹر صاحب نے مین پروجیکٹ کے انچارج یہودی سائنسدان ڈاکٹر الفرڈ سے بات کر لی ہے۔ اس نے میرے لئے پروجیکٹ کا ایک حصہ اوپن کر دیا ہے اور اب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں جا رہی ہوں۔ چیک پوسٹ نے مجھے روک لیا ہے تاکہ ہیڈ کوارٹر سے اجازت لے لے۔ اب تک پرائم منسٹر صاحب کی کال ہیڈ کوارٹر پہنچ گئی ہوگی۔ اس لئے اب میرے رکنے کا کوئی جواز نہیں ہے اوور"...... دوسری طرف سے ریکھا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب کی کوئی کال نہیں آئی۔ اس لئے تمہیں مین پروجیکٹ جانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جاؤ واپس چلی جاؤ۔ ورنہ تمہارا ہیلی کاپٹر میزائلوں سے تباہ کر دیا جائے گا اوور"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب تمہارے ملازم نہیں ہے کہ از خود تمہیں کال کرتے پھریں۔اب تمہیں رپورٹ مل چکی ہے۔اس لئے تم خود پرائم منسٹر صاحب سے بات کر لو۔ورنہ جو تمہارا جی چاہے کرتے رہو۔میں جا رہی ہوں اور اگر میرے ہیلی کاپٹر کو خراش بھی آئی تو تم جانتے ہو کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔اوور اینڈ آل ...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ الو کی دم سارا پروجیکٹ ختم کرائے گی۔وہ پرائم منسٹر بھی اس کا حمایتی ہے۔ٹھیک ہے میجر کرشن چیک پوسٹ کو کہہ دو اسے جانے دے"...... شاگل نے کہا اور میجر کرشن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کیپٹن آتما کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔شاگل کی حالت اس وقت دیکھنے والی ہو رہی تھی اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر ریکھا تک پہنچے اور اپنے ہاتھوں سے اس کی گردن مروڑ دے۔لیکن پرائم منسٹر کی وجہ سے اسے مجبوراً اپنے آپ پر کنٹرول کرنا پڑ رہا تھا۔میجر کرشن نے کیپٹن آتما کو مادام ریکھا کے بارے میں کلیرنس دے کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ان کو تلاش کرو میجر کرشن عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرو اصل مسئلہ وہ ہے۔ریکھا پر لعنت بھیجو۔بیٹھی رہے مین پروجیکٹ میں انتظار کرتی"...... شاگل نے کہا۔

"سر...... چیکنگ ہو رہی ہے۔ابھی کہیں نہ کہیں سے رپورٹ مل جائے گی"...... میجر کرشن نے کہا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر ایک

بار پھر جاگ اٹھا اور میجر کرشن نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"کیپٹن سریندر بول رہا ہوں سر۔ہماری مشین نے ایک آدمی کو چیک کر لیا ہے وہ تھرڈ چیک پوسٹ سے کافی دور ایک کھائی میں اوندھے منہ پڑا ہوا ہے اوور"...... ایک آواز نے کہا۔

"اوہ کہاں ہے کھائی۔پورا محل وقوع بتاؤ اوور"...... میجر کرشن نے کہا اور دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"مزید لوگوں کو تلاش کرو۔وہ بھی قریب ہی ہوں گے اوور اینڈ آل"...... میجر کرشن نے کہا اور پھر اس نے اپنے آدمیوں کو کیپٹن سریندر کے بتائے ہوئے محل وقوع پر چیکنگ کرنے کے لئے کہا۔

"اکیلا آدمی اوندھے منہ پڑا ہوا ہے۔کیا مطلب۔یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"ابھی معلوم ہو جائے گا سر"...... میجر کرشن نے کہا۔

اور اسی لمحے اس کے سامنے موجود مشین کی سکرین پر جھماکے ہونے شروع ہو گئے اور وہ دونوں سکرین کی طرف متوجہ ہو گئے چند لمحوں بعد اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ہر طرف سفید برف پھیلی ہوئی نظر آ رہی تھی اور ایک کھائی میں واقعی ایک آدمی اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔اس کے جسم پر عام سی فوجی یونیفارم تھی اور پیروں میں برف پر پھسلنے والے اسکیٹس تھے۔وہ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

"یہ عمران نہیں ہے۔اس کا قد و قامت اس سے ملتا نہیں ہے لیکن یہ ہے اس کا ساتھی۔اس کے پیروں میں اسکیٹس بتا رہے ہیں کہ ان لوگوں

نے اسکیٹس کے ذریعے پہاڑی سے اترنے کی کوشش کی ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر اور اندھیرے میں یقیناً صحیح ٹریک کا انہیں پتہ نہ چل سکا ہوگا اس لئے یہ نیچے جا گرے اور شاید طوفان کی وجہ سے یہ شخص اتنی دور آگرا ہے"...... میجر کرشن نے کہا۔

"اتنی دیر تک اس کے یوں پڑے رہنے سے ظاہر ہے کہ یہ مر چکا ہے۔ ورنہ اب تک اسے ہوش آجاتا۔ لیکن باقی لوگ کہاں ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"سر ان لوگوں کو صحیح طور پر تلاش چیک پوسٹ نمبر تھری سے کیا جا سکتا ہے۔ اب اس آدمی کے سامنے آنے سے تو یہ ظاہر ہو چکا ہے کہ چیک پوسٹ نمبر تھری خالی ہے۔ اس لئے کیوں نہ میں اپنے دو آدمی وہاں بھیج دوں پھر ان کا سراغ جلد مل جائے گا"...... میجر کرشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری بات درست ہے۔ مجھے لوگ چاہئیں جس طرح بھی کرو انہیں تلاش کرو"...... شاگل نے کہا اور میجر کرشن نے اثبات میں سر ہلایا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبایا اور ہیڈ کوارٹر کے دوسرے پورشن میں موجود اپنے آدمیوں کو ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا۔

عمران کو ہوش آیا تو وہ لاشعوری طور پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گئی۔ وہ برف کے ایک تودے پر موجود تھا۔ جو نجانے کہاں تھا۔ اس کی پشت پر تھیلا البتہ موجود تھا۔ اس وقت صبح کا اجالا نمودار ہو رہا تھا اور اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ کیونکہ صبح کا اجالا پھیلتے دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے اس چیک پوسٹ سے روانہ ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہونے والے ہیں۔ اور ظاہر ہے اتنے طویل وقت تک وہ یہاں بیہوش پڑا رہا تھا۔ حالانکہ اسے بظاہر کوئی ایسی چوٹ بھی نہ آئی تھی جسے وہ اپنی اس قدر طویل بیہوشی کا جواز سمجھتا اور اس کے جسم میں ایسی تکلیف بھی محسوس نہ ہو رہی تھی کہ جس سے وہ سمجھتا کہ وہ طویل عرصے تک طوفان میں پھنسا رہا ہے۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو اس وقت اس کی ایک ایک ہڈی درد کی شدت سے چیخ رہی ہوتی۔ پھر اس قدر طویل بیہوشی کا کیا راز ہے۔ یہی بات

اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اسے باقی ساتھیوں کے بارے میں فکر تھی ۔ اس نے جلدی سے اپنی کلائی پر موجود کف ہٹا کر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے ۔ ٹرانسمیٹر واچ نہ صرف موجود تھی بلکہ وہ ٹوٹی بھی نہ تھی ۔ اس نے جلدی سے ونڈ بٹن کو کھینچ کر سوئیوں کو مخصوص نمبروں پر کیا اور کال دینی شروع کر دی لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی تھی ۔ یہ صفدر کی فریکوئنسی تھی ۔ پھر اس نے باری باری اپنے سب ساتھیوں کو کال کیا لیکن کسی طرف سے بھی کال اٹنڈ نہ کی جا رہی تھی اور عمران کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے صورتحال واقعی بے حد سنجیدہ تھی ۔ نجانے اس کے ساتھی طوفان میں پھنس کر کہاں گرے ہوں گے اور اس وقت کس پوزیشن میں ہوں گے زندہ بھی ہوں گے اور یہ بات بھی اس کے ذہن میں تھی کہ صبح ہوتے ہی شاگل نے ان کی تلاش شروع کر دینی ہے ۔ لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی اور وہ پریشانی اور حیرت کے عالم میں کھڑا ادھر ادھر دیکھے چلا جا رہا تھا ۔ لیکن پھر اچانک وہ چونک پڑا بہرحال اس نے پیروں سے اسکنس اتارے اور انہیں ایک طرف پھینک دیا ۔ کیونکہ ان کے ساتھ چھڑی موجود نہ تھی اور چھڑی کے بغیر انہیں استعمال نہ کیا جا سکتا تھا پھر وہ اٹھا اور ویسے ہی ایک طرف چل پڑا ۔ تھوڑی دیر بعد اسے دور سے کسی آدمی کی حرکت محسوس ہوئی تو وہ چونک پڑا ۔ فاصلے کی وجہ سے وہ پہچانا نہ جا رہا تھا لیکن اتنا تو عمران بھی سمجھتا تھا کہ یہ اس کا کوئی ساتھی ہی ہوگا ۔ پھر اچانک اس نے اس آدمی کو بازو ہوا میں

لہراتے ہوئے دیکھا ۔ تو اس نے بھی اپنا بازو لہرانا شروع کر دیا ۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس آدمی نے اسے دیکھ بھی لیا ہے اور وہ اس کا ساتھی بھی ہے ۔ اب ظاہر ہے اس کا رخ بھی بدل گیا تھا اور وہ بھی عمران کی طرف آنے لگ گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ پہچان لئے جانے کے قابل ہو گیا یہ مطلوب تھا ۔

"آپ بخیریت ہیں عمران صاحب" مطلوب نے قریب آتے ہی کہا ۔

"ہاں اور تمہاری خریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"نیک مطلوب بخیریت ہے ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے ہوش آیا ہے تو میں نے یہی سوچا کہ میں اس چیک پوسٹ والی پہاڑی کی طرف ہی چلوں ۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ آپ لوگ جہاں بھی ہوں گے اکٹھا ہونے کے لئے ادھر ہی کا رخ کریں گے" ...... مطلوب نے ہنستے ہوئے جواب دیا ۔

"ہم اسے کیسے تلاش کر سکتے ہیں ۔ بہرحال آؤ ادھر ادھر بھٹکنے سے بہتر ہے کہ وہیں چلیں ۔ ہو سکتا ہے ساتھیوں کو تلاش کرنے کا کوئی انتظام ہو جائے تم تو وہاں پہنچ ہی جاؤ گے" ...... عمران نے کہا اور مطلوب نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ اس قدر طویل عرصہ میں بے ہوش کیسے رہا جبکہ مجھے کوئی ایسی چوٹ بھی نہیں آئی" ...... عمران نے کہا اور مطلوب مسکرا دیا ۔

"چوٹ آنے کا تو یہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جہاں تک بیہوشی کا تعلق ہے یہ اس وادی کی خاصیت ہے۔ سائنسی توجیہہ تو میں نہیں جانتا۔ لیکن تجربے کی وجہ سے اتنا جانتا ہوں کہ رات کے آخری پہر میں اگر آدمی باہر نکلے تو اسے سانس کی تنگی محسوس ہونے لگ جاتی ہے اور وہ خود بخود بیہوش ہو جاتا ہے پھر اس وقت اسے ہوش آتا ہے۔ جب دن کافی چڑھ آتا ہے۔ پھر اسے کوئی گھٹن محسوس نہیں ہوتی"...... مطلوب نے جواب دیا

"اوہ تو آکسیجن سرکل کی وجہ سے قدرتی طور پر ایسا ہوتا ہے یہ بات ہے"...... عمران نے کہا مگر مطلوب نے کوئی جواب نہ دیا

"وہ پہاڑی یہاں سے کتنی دور ہے جہاں وہ چیک پوسٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ دور نہیں ہے۔ طوفان نے ہمیں زیادہ دور نہیں پھینکا دراصل طوفانی ہوا یہاں لمبے فاصلے تک نہیں جاتی بلکہ بھنور کی صورت میں ایک دائرے میں گروش کرتی ہے۔ اس لئے طوفان میں بھٹک جانے والا آدمی زیادہ دور نہیں جاتا۔ البتہ جب تک طوفان ختم نہ ہو جائے وہ اس میں پھنسا ضرور رہتا ہے۔ اور طوفانوں کا کوئی پتہ نہیں کس وقت چل پڑیں اور کس وقت رک جائیں"...... مطلوب نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دور چلنے کے بعد اچانک مطلوب نے اشارے سے دور نظر آنے والی پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہی ان کی منزل ہے۔

"یہ تو مجھے صحیح سلامت نظر آرہی ہے۔ اگر اس پر میزائل فائر کئے جاتے

تو اس کی یہ قدرتی پوزیشن نہ ہوتی"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس کا کوئی اور حصہ میزائلوں کی زد میں آیا ہو"...... مطلوب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑی کے دامن میں پہنچ گئے اور اس کے بعد چڑھائی کا آغاز ہو گیا۔ لیکن اس وقت چونکہ دن ہو چکا تھا۔ اس لئے انہیں راستہ دیکھتے ہوئے اوپر جانے میں کوئی خاص مشکل پیش نہ آئی تھی۔

"ارے یہاں تو ہر چیز درست حالت میں موجود ہے۔ گڈ"...... عمران نے چیک پوسٹ کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اور مطلوب نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے جلدی سے چیکنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تاکہ اپنے ساتھیوں کو تلاش کر سکے۔ سکرینوں کے آن ہوتے ہی اس کی نظریں ان سکرینوں پر چمٹ سی گئیں وہ مسلسل نابین گھما گھما کر رینج بدلتا جا رہا تھا اور پھر یکلخت وہ چونک پڑا۔ ایک آدمی ایک کھائی میں اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔ اور اس کا قد وقامت دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ یہ کیپٹن شکیل ہے۔

"اوہ...... یہ ابھی تک بیہوش پڑا ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کھائی میں پڑا ہوا ہے اس لئے اسے ہوش نہیں آسکا جناب۔ جو جس قدر گہرائی میں ہو گا۔ اسی قدر اسے ہوش دیر سے آئے گا"...... مطلوب نے جواب دیا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ارے یہ ہیلی کاپٹر"...... اسی لمحے مطلوب نے کہا اور عمران بھی

چونک پڑا۔ کیونکہ ایک ہو ماہیلی کاپٹر ایک ہکسکرین پر انہیں نظر آرہا تھا۔

"یہ تو ہماری طرف آرہا ہے۔ اوہ خدا کا شکر ہے اب ہم اپنے ساتھیوں کو اس کی مدد سے آسانی سے اکٹھا کر لیں گے"...... عمران نے کہا اور مطلوب نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ سکرین پر بڑا ہوتا گیا اور پھر وہ سکرین پر سے غائب ہو گیا۔ عمران نے جلدی سے مشین آف کی اور پھر وہ مطلوب کو لے کر ایک سائیڈ پر ہو گیا۔

"ہو سکتا ہے آدمی زیادہ ہوں۔ اس لئے محتاط رہنا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ جیب کی زپ کھول کر اس میں سے مشین پسٹل نکال لیا۔ جو شاید زپ کے اندر ہونے کی وجہ سے طوفان کی نذر نہ ہو سکا تھا تھوڑی دیر بعد اسے دہانے سے دو آدمیوں کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔

"احتیاط کیسی رامن۔ اڈہ تو خالی ہے"...... ایک آدمی دوسرے کو کہہ رہا تھا۔ عمران نے مطلوب کو آنکھ سے اشارہ کیا کہ وہ ایک آدمی کو چھاپ لے اور پھر جیسے ہی وہ سرنگ نما راستہ کراس کر کے بڑی غار میں پہنچے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ایک آدمی چیختا ہوا اچھل کر دیوار سے ٹکرایا اور نیچے جا گرا۔ جبکہ مطلوب دوسرے آدمی سے لپٹا ہوا خود بھی نیچے گر گیا تھا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبایا اور عمران کا دھکا لگنے سے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر کر اٹھنے والے آدمی کی کھوپڑی بے شمار ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی۔

"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے مطلوب کو بازو سے پکڑ

کر جھٹکا دے کر علیحدہ کرتے ہوئے کہا اور دوسرا آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کے چہرے پر اب خوف کے تاثرات تھے۔

"تم...... تم یہاں ہو"...... اس آدمی نے کہا۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو"...... عمران نے غزاتے ہوئے پوچھا۔

"میجر صاحب نے ہدایت کی تھی انہوں نے لانگ ویو مشین پر ایک کھائی میں اوندھے پڑے ہوئے آدمی کو چیک کیا ہے۔ یہ اڈہ خالی ہے اس لئے ہم یہاں آکر اس کے باقی ساتھیوں کو چیک کریں اور پھر انہیں ہلاک کر کے اس اڈے پر ان کی لاشیں جمع کر کے میجر صاحب کو ٹرانسمیٹر پر اطلاع دیں"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے اور تم وہاں کیا کرتے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام راجیش ہے۔ میں ہیلی کاپٹر پائلٹ ہوں"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تمہارا ملٹری کوڈ نمبر کیا ہے۔ اور والد کا کیا نام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا ملٹری کوڈ نمبر ایف۔ ون۔ سیون۔ ون۔ تھری سیون فور ہے۔ اور والد کا نام پیارے رام"...... راجیش نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ راجیش چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپ کر ختم ہو گیا۔

"آؤ مطلوب کافی دیر ہو گئی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی ساتھی ختم ہی ہو

جائے ۔ ہیلی کاپٹر پر ہم آسانی سے انہیں ٹریس کر لیں گے "...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بوما ہیلی کاپٹر پر بیٹھے فضا میں پرواز کرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ پائلٹ سیٹ پر عمران خود تھا۔ جبکہ مطلوب ہیلی کاپٹر میں موجود دوربین کی مدد سے نیچے جھانک رہا تھا۔ چونکہ دن کا وقت تھا اس لئے دوربین استعمال کی جا سکتی تھی ۔

" وہ ...... وہ کیپٹن شکیل صاحب وہ پڑے ہیں "...... یکلخت مطلوب نے چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو کھائی میں اوندھے پڑے ہوئے کیپٹن شکیل کے قریب اتار دیا۔ مطلوب چھلانگ لگا کر نیچے اترا اور تھوڑی دیر بعد وہ کیپٹن شکیل کو کاندھے پر اٹھائے واپس آ گیا۔ عمران نے سیٹ چھوڑ کر اس کی مدد کی اور مطلوب نے کیپٹن شکیل کو ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں لٹا دیا۔ اور اسے ہوش میں لے آنے کی کوشش کرنے لگا۔ جبکہ عمران نے ہیلی کاپٹر کو پھر فضا میں بلند کر دیا اور پھر واقعی ایک ایک کر کے اس نے باقی سارے ساتھیوں کو تلاش کر لیا۔ وہ سب ہوش میں تھے اور برف پر بھٹکتے پھر رہے تھے ۔

" میں تو یہی سمجھی تھی کہ اس برفانی وادی میں ہی میری قبر بنے گی ۔ لیکن شاید قدرت کو ایسا منظور نہ تھا...... " جولیا نے ہیلی کاپٹر کے اندر آتے ہی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

قدیم دور کی لیلیٰ کو صحرا اور جنگل میں تلاش کرنا پڑتا تھا۔ لیکن جدید

دور میں برف کی وادی میں بھٹکنا پڑتا ہے اور اگر بیچارے مجنوں کو بھی ہیلی کاپٹر اور دوربین جیسی ایجادات کا سہارا مل جاتا تو شاید وہ بھی کامیاب ہو جاتا۔ اور آج مجنوں کی حقیقی اولاد کہیں جاگیر داری کرتی نظر آ رہی ہوتی ۔ جب کہ معنوی اولاد اب بھی تلاش میں جلتی پھر رہی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بھی بے اختیار مسکرا دی ۔ کیپٹن شکیل کو بھی اس دوران ہوش آ گیا تھا۔ عمران ہیلی کاپٹر اڑائے واپس چیک پوسٹ نمبر تھری کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ کہ اچانک ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور عمران اس کا ڈائل دیکھ کر چونک پڑا۔ کیونکہ کال مخصوص فریکونسی کی بجائے جنرل فریکونسی پر کی جا رہی تھی ۔

" ہیلو ۔ ہیلو...... چیف آف پاور ایجنسی مادام ریکھا کالنگ ہیلی کاپٹر پائلٹ اوور "...... عمران کے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کرتے ہی ٹرانسمیٹر سے ریکھا کی آواز سنائی دی اور عمران کے ساتھ ساتھ سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے ۔

" یس راجیش پائلٹ ۔ اٹنڈنگ یو اوور "...... عمران نے راجیش کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم وادی میں ادھر ادھر کیوں پرواز کرتے پھر رہے ہو کبھی تم نیچے اترتے ہو اور کبھی اونچی پرواز کرتے ہو ۔ کیا مقصد ہے تمہارا اوور "...... ریکھا کی تیز اور تحکمانہ آواز سنائی دی ۔

" چیکنگ ہیڈ کوارٹر کے انچارج میجر کرشن اور چیف آف سیکرٹ سروس جناب شاگل صاحب کے حکم پر میں وادی میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو

تلاش کرنے کے مشن پر ہوں مادام ۔جہاں مجھے شک پڑتا ہے میں ہیلی کاپٹر نیچے لے جاتا ہوں اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ پاکیشیائی ایجنٹ کیا وادی میں سیر کرتے پھر رہے ہیں اوور ۔" مادام ریکھا کی تلخ آواز سنائی دی ۔

" مادام آپ کہاں سے کال کر رہی ہیں اوور "...... عمران نے پوچھا۔

" کیوں ۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو اوور "...... مادام ریکھا کا لہجہ اور زیادہ تلخ ہو گیا تھا۔

" مادام اگر آپ چیکنگ ہیڈ کوارٹر سے کال کر رہی ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے اوور "...... عمران نے کہا۔

" میں مین پروجیکٹ کی سکیورٹی انچارج ہوں ۔ مین پروجیکٹ کی سکیورٹی پاور ایجنسی کے ذمہ ڈال دی گئی ہے اور تم جس طرح وادی میں گھومتے پھر رہے ہو ۔اس طرح مین پروجیکٹ کی سکیورٹی کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں اوور "...... مادام ریکھا نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" لیکن مادام مین پروجیکٹ کی سکیورٹی کے لئے تو چیکنگ ہیڈ کوارٹر اور چیک پوسٹیں قائم کی گئی ہیں ۔اوور "...... عمران نے کہا۔

" شٹ اپ ۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پاور ایجنسی کیا حیثیت رکھتی ہے ۔ یہ تم کس انداز میں بات کر رہے ہو ۔اوور ...... " مادام ریکھا نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

" ویری سوری مادام ۔ میرا مطلب آپ کی توہین کرنا نہ تھا ۔ میں تو انتہائی معمولی سا ملازم ہوں ۔ میں یہ بات اس لئے پوچھ رہا تھا کہ آپ اگر

چیکنگ ہیڈ کوارٹر میں ہیں تو آپ جناب شاگل صاحب سے براہ راست پوچھ سکتی ہیں اور اگر وہاں نہیں ہیں تو میں آپ کو مین چیکنگ ہیڈ کوارٹر کی فریکوئنسی بتا دوں تو آپ ان سے براہ راست بات کر لیں اوور "...... عمران نے کہا۔

" مجھے مشورہ دینے کی ضرورت نہیں ۔ سمجھے...... اور تم یہ پروازیں فوراً بند کر دو ۔ ورنہ میں یہاں مین پروجیکٹ سے میزائل فائر کر کے تمہیں سزا دے دوں گی ۔ اوور "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" یس مادام ۔ ویسے آپ اپنی فریکوئنسی بتا دیں تو میں میجر کرشن سے کہہ دوں گا کہ وہ پہلے آپ سے بات کر لیں ۔ پھر ہم پرواز کریں ۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر اوور "...... عمران نے جان بوجھ کر بات کو ایک نیا رخ دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں تم میجر کرشن سے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے اور سنو یہاں اب ہر کام میری اجازت سے ہو گا اوور ...... " مادام ریکھا عمران کی توقع کے عین مطابق اس کے مطلوبہ ڈھب پر آگئی اور اس نے اپنی خاص فریکوئنسی بتا دی ۔

" یس مادام اوور "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو اس چیک پوسٹ کے پاس مخصوص جگہ پر اتار دیا ۔ جہاں سے اس نے پرواز کا آغاز کیا تھا اور وہ سب عمران کے کہنے پر نیچے اترے اور تیزی سے چلتے ہوئے اس چیک

پوسٹ میں پہنچ گئے جہاں راجیش اور اس کے ساتھی کی لاشیں پڑی تھیں۔

"جلدی کرو۔ مین پروجیکٹ والا اسلحہ تیار کر لو۔ قدرت نے ہمیں ایک موقع دیا ہے۔ اگر اس موقعہ سے فائدہ نہ اٹھایا گیا تو پھر شاید ہی ایسا موقعہ دوبارہ ملے"...... عمران نے غار نما کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"کیسا موقعہ"...... سب ساتھیوں نے چونک کر پوچھا۔

"ریکھا کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ اس نے پاور ایجنسی ختم کر کے سیکرٹ سروس جائن کر لی ہے۔ لیکن اب اس سے ہونے والی گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاگل اور اس کے درمیان کوئی ایسا جھگڑا ہوا ہے کہ پاور ایجنسی دوبارہ بحال ہو گئی ہے اور نہ صرف بحال ہوئی ہے بلکہ شاگل کو بے اثر اور بے وقعت کرنے کے لئے مین پروجیکٹ پر ریکھا کو بھجوا دیا گیا ہے ریکھا اور شاگل کے درمیان بول چال بھی نہیں ہے۔ میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ تنویر پر شاگل کا میک اپ کر کے اسے شاگل کے روپ میں مین پروجیکٹ لے جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور جلدی سے اپنے سامان کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں جدید ترین میک اپ باکس بھی موجود تھا۔

"آؤ تنویر...... پہلے تم پر میک اپ کر دوں۔ تم شاگل کی طبیعت کو جانتے ہو۔ اس لئے کوشش کرنا کہ رول نبھا لو"...... عمران نے تنویر سے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں کر لوں گا"...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم کیا کریں گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"تم سب بھی ساتھ چلو گے۔ وہاں کسی قسم کے بھی حالات پیدا ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔ اور اس نے باکس کھول کر تنویر پر شاگل کے میک اپ کا آغاز کر دیا۔ اس کے ہاتھ بے حد تیزی سے چل رہے تھے اور پھر جیسے ہی اس نے میک اپ ختم کیا۔ ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو...... میجر کرشن کالنگ اوور"...... میجر کرشن کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس سر...... میں راجیش بول رہا ہوں اوور"...... عمران نے پائلٹ راجیش کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے راجیش...... تمہارا ہیلی کاپٹر چیک پوسٹ تھری پر کھڑا نظر آرہا ہے اوور"...... دوسری طرف سے میجر کرشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر میں وادی کا راؤنڈ کر چکا ہوں۔ وہ کہیں نظر نہیں آئے میں واپس یہاں آگیا ہوں۔ تاکہ یہاں مشینری کی مدد سے انہیں چیک کروں۔ جیسے ہی ان کا پتہ چلا میں ان پر ٹوٹ پڑوں گا اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"اور وہ آدمی جو کھائی میں پڑا ہوا تھا اوور"...... میجر کرشن نے کہا۔

"وہ بھی اب نظر نہیں آرہا۔ یوں لگتا ہے سر۔ جیسے وہ آدمی کسی چوہے کی طرح زمین کے اندر گھس گیا ہو اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ تم واپس آجاؤ میرے پاس۔ اب میں خود جاؤں گا تلاش کے لئے۔ سر شاگل کے ساتھ۔ سر شاگل اس وقت سے مجھ پر شدید غصہ کھا

رہے ہیں ۔جب سے بیٹریوں میں فالٹ کی وجہ سے سارا سسٹم جام ہو گیا تھا ۔اب سسٹم چالو ہوا ہے اور سر شاگل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں واپس بلاؤں ۔اب وہ خود میرے ساتھ تلاش کے لئے جانا چاہتے ہیں اوور" ...... میجر کرشن نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم سر۔اوور" ...... عمران نے جواب دیا۔

"جلدی آؤ۔سر شاگل مخصوص لباس پہننے نیچے تہہ خانے میں گئے ہیں ۔تم جلدی یہاں پہنچو ۔اوور اینڈ آل" ...... میجر کرشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آؤ اب مین پروجیکٹ چلیں" ...... عمران نے مڑ کر ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے سامان اٹھائے عمران کے پیچھے اڈے سے باہر کی طرف چل پڑے ۔

"میجر کرشن کی گفتگو سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ ہیلی کاپٹر یہاں ایک ہی ہے ۔اس لئے اس کی طرف سے فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں ہے" ...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو چلا کر فضا میں بلند کر دیا۔ابھی ہیلی کاپٹر تھوڑی دور آگے گیا تھا کہ یکلخت ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ہیلو ...... میجر کرشن کالنگ اوور" ...... یکلخت ٹرانسمیٹر سے میجر کرشن کی تیز آواز سنائی دی ۔

"یس سر ...... راجیش بول رہا ہوں اوور" ...... عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر راجیش کے لہجے میں کہا۔

"یہ تم کہاں جا رہے ہو ۔میں نے تمہیں ہیڈ کوارٹر کال کیا ہے جبکہ تم مین پروجیکٹ کی طرف جا رہے ہو اوور" ...... میجر کرشن نے چیختے ہوئے کہا۔

"سر میں نے ان لوگوں کا سراغ لگا لیا ہے ۔یہ مین پروجیکٹ کے قریب ایک کھوہ میں چھپے ہوئے ہیں ۔میں ابھی ان پر راکٹ برسا کر اور ان کی لاشیں لے کر آ رہا ہوں اوور" ...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔اوہ اس کا مطلب ہے کہ وہ صحیح سلامت ہیں ۔وہ تمہارا ہیلی کاپٹر تباہ کر دیں گے ۔ان کے پاس لازماً اسلحہ ہو گا اوور" ...... اس بار میجر کرشن کی بجائے شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"سر میں نے چیک پوسٹ سے میگنم گن ساتھ لے لی ہے ۔میں انہیں بلندی سے ڈھیر کر دوں گا ۔اب اگر وہ ہاتھ سے نکل گئے تو پھر شاید ان کا پتہ نہ چل سکے اور وہ مین پروجیکٹ کے قریب ہیں ایسا نہ ہو کہ اور وہ مین پروجیکٹ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں اوور" ...... عمران نے کہا۔

"تمہارا ملٹری کوڈ نمبر کیا ہے اوور" ...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شاگل کی تیز آواز سنائی دی ۔اور عمران نے جواب میں [illegible] سے [illegible] ہوا کوڈ نمبر بتا دیا۔

"اوکے تم صحیح آدمی ہو ۔سنو اپنا ہیلی کاپٹر اتنی بلندی پر رکھنا کہ وہ نیچے سے فائر نہ کر سکیں ۔وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں ایسا نہ ہو کہ تم ہیلی کاپٹر ہی ان کے ہاتھوں تباہ کرا بیٹھو ۔اوور" ...... دوسری طرف سے شاگل نے کہا۔اس نے شاید میجر کرشن سے کوڈ کی تصدیق کرا لی تھی ۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ میں ابھی آپ کو کامیابی کی اطلاع دوں گا اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"فوراً اطلاع دینا۔۔۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے شاگل نے بے چین لہجے میں کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس فالٹ کی وجہ سے وہ چیک نہیں کر سکے کہ میں نے تم لوگوں کو پہلے ہی ٹریس کر لیا ہے۔ بہرحال اب اصل مسئلہ مادام ریکھا اور اس کے ساتھیوں سے نمٹنا ہے۔ اس لئے آپ سب پوری طرح ہوشیار رہیں گے "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے وارنگ پہاڑی کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا اس پہاڑی کی طرف جہاں تک پہنچنا ناممکن بنا دیا گیا تھا اچانک ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا۔ اور عمران کے لبوں پر ٹرانسمیٹر ڈائل دیکھ کر مسکراہٹ پھیل گئی۔ ایک بار پھر جنرل فریکوئنسی پر کال کی جا رہی تھی اور اسے معلوم تھا کہ اس جنرل فریکوئنسی کی وجہ سے کال میجر کرشن اور شاگل بھی سن لے گا۔ پہلے شاید فالٹ کی وجہ سے وہ ریکھا اور اس کے درمیان ہونے والی بات چیت نہ سن سکے تھے اور عمران نے بھی جان بوجھ کر اس الہ نہ دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ جب وہ خود پوچھیں گے تو وہ بات کرے گا۔ لیکن نہ ہی میجر کرشن نے اس بارے میں کوئی بات کی تھی اور نہ شاگل نے۔ اس لئے وہ بھی خاموش رہا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔۔۔ مادام ریکھا کالنگ اوور"۔۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی مادام ریکھا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس مادام۔۔۔ راجیش بول رہا ہوں اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم مین پروجیکٹ کی طرف کیوں آ رہے ہو۔ میں تمہارا ہیلی کاپٹر آتے دیکھ رہی ہوں اوور"۔۔۔۔۔ مادام ریکھا کا لہجہ بےحد تلخ تھا

"چیف آف سیکرٹ سروس جناب شاگل صاحب کا حکم ہے کہ میں ہر صورت میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کروں اور مادام میں نے چیک کیا ہے کہ یہ لوگ پہاڑی وارنگ کے نیچے وادی کی ایک کھوہ میں چھپے ہوئے ہیں۔ جناب شاگل نے حکم دیا ہے کہ میں ان پر میزائل برسا کر ان کا خاتمہ کر دوں اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"یو شٹ اپ۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں پہلے نہیں کہا تھا کہ اب یہ سب کچھ میرے چارج میں ہے۔ واپس جاؤ۔ ورنہ میں تمہارا ہیلی کاپٹر تباہ کر دوں گی۔ فوراً واپس جاؤ اوور"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مادام ریکھا نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس مادام اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار دبے لہجے میں کہا جیسے وہ بے بس ہو گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ بدلنا شروع کر دیا۔

"واپس جاؤ واپس۔ اب اگر ادھر آئے تو بغیر وارننگ کے فائر کھول دوں گی۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ریکھا نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کو چکر دے کر موڑ لیا۔

"کیا آپ واقعی واپس جا رہے ہیں"۔۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا

"ابھی نہیں ۔ یہ جنرل فریکونسی پر کال تھی ۔ اس لئے لازماً شاگل نے بھی سنی ہو گی اور اس کی کال آئے گی ۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ مین پروجیکٹ میں طیارہ شکن میزائل نصب نہیں ہوں گے ۔ ورنہ وہ اس طرح چاروں طرف چوکیاں نہ بناتے ۔ لیکن رسک بھی نہیں لیا جا سکتا"...... عمران نے جواب دیا ۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ۔ اچانک ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا ۔

"ہیلو ہیلو شاگل کالنگ اوور"...... شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی

"یس سر ۔ میں راجیش بول رہا ہوں اوور"...... عمران نے بڑے پژ مردہ اور مایوسانہ لہجے میں کہا ۔

"میں نے جنرل فریکونسی پر ریکھا کی تم سے ہونے والی گفتگو سن لی ہے ۔ تم اس کی پرواہ مت کرو ۔ تم اپنا کام کرو ۔ میں جانوں اور وہ ۔ اٹ از مائی آرڈر ۔ اوور"...... شاگل کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ غصے کی شدت سے بولتے وقت کانپ رہا ہے ۔

"مگر سر انہوں نے کہا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر تباہ کر دیں گی اوور ۔" عمران نے معصوم لہجے میں کہا ۔

"بکواس کرتی ہے وہ ۔ میں نے میجر کرشن سے پوچھ لیا ہے ۔ مین پروجیکٹ پر جو میزائل نصب ہیں ان کا کنٹرول بھی چیکنگ ہیڈ کوارٹر کے پاس ہے ۔ ریکھا اسے آپریٹ ہی نہیں کر سکتی ۔ اس لئے تم بے فکر ہو کر جاؤ اور اپنا مشن مکمل کرو ۔ اوور"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا ۔

"یس سر ۔ اوور"...... عمران نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا ۔

"مشن ہر صورت میں مکمل ہونا چاہیے سمجھے ۔ میں ناکامی کی رپورٹ نہیں سنوں گا ۔ اگر تم ناکام ہوئے تو تمہیں بھی گولیوں سے اڑا دوں گا ۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی جلدی سے اس پر مادام ریکھا کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی اور پھر اس کا بٹن دبا دیا ۔

"ہیلو ہیلو شاگل کالنگ اوور"...... اس بار عمران کے منہ سے شاگل کی آواز نکلی ۔

"یس ۔ ریکھا اٹنڈنگ یو ۔ کیا بات ہے اوور"...... ریکھا کی تلخ آواز سنائی دی ۔

"ریکھا...... عمران اور اس کے ساتھی مین پروجیکٹ کے نیچے زیر زمین کام کر رہے ہیں ۔ ان کا مقصد پوری وارنگ پہاڑی کو ہی اڑا دینا ہے ۔ تمہیں سار تو پہاڑی کا حشر تو یاد ہے ۔ راجیش نے ان کا سراغ لگا لیا ہے اور اس کے پاس زیرو میگنم میزائل گنیں ہیں ۔ وہ ان لوگوں کا خاتمہ کر دے گا اس لئے تم اس کے راستے کی رکاوٹ نہ بنو ۔ یہ کافرستان کے مفاد کا مسئلہ ہے اور یہ بھی سن لو کہ یہ گفتگو ٹیپ ہو رہی ہے ۔ جسے بطور ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے ۔ ہم اپنے معاملات بعد میں بھی سلجھا سکتے ہیں ۔ لیکن اس وقت معاملات انتہائی سیریس ہیں ۔ اگر تم نے ہیلی کاپٹر پائلٹ راجیش کو روکا اور پھر پروجیکٹ تباہ ہو گیا تو اس کی تمام تر ذمہ داری تم پر ہو گی اوور

...... عمران نے شاگل کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" وہ مین پروجیکٹ تک پہنچ گئے ہیں اور تم وہاں چھپے بیٹھے ہو۔ اس کو ذمہ داری کہتے ہیں۔ یہ سب تمہاری غفلت اور نااہلی ہے۔ اوور " ...... ریکھا نے چیختے ہوئے کہا۔

" بہرحال اس کا فیصلہ بعد میں ہو سکتا ہے۔ اس وقت ہیلی کاپٹر کو مت روکو۔ بلکہ اس سے تعاون کرو۔ عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو جائیں۔ مین پروجیکٹ بچ جائے تو بیشک اس کا کریڈٹ تم لے لینا۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ مجھے کافرستان کا مفاد ہر صورت میں عزیز ہے۔ تم جانتی ہو کہ اگر یہ پروجیکٹ جسے مکمل ہونے میں اب صرف چند دن رہ گئے ہیں تباہ ہو گیا تو پوری وادی مشکبار میں بھڑکنے والی تحریک کی آگ کو کوئی نہ روک سکے گا اور کافرستان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وادی مشکبار سے محروم ہو جائے گا اوور۔" عمران نے کہا۔

" تم سے زیادہ مجھے کافرستان کا مفاد عزیز ہے۔ ٹھیک ہے تم کوشش کر دیکھو۔ اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

" اب معاملہ سلجھ گیا ہے اور تنویر تم اپنا میک اپ ختم کر دو۔ اب اس کی ضرورت نہیں ہے "...... عمران نے مسکرا کر تنویر سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو جسے اس نے فضا میں معلق کر دیا تھا۔ دوبارہ آگے بڑھایا اور ایک بار پھر چکر کاٹ کر اس نے اس کا رخ وارنگ پہاڑی کی طرف کر دیا۔

" لیکن یہ ریکھا اور اس کے ساتھی باہر ہمارے استقبال کے لئے تو نہ کھڑے ہوں گے "...... جولیا نے کہا۔

" ظاہر ہے وہ لوگ اندر موجود ہوں گے اور کسی مشین پر ہمیں چیک کر رہے ہوں گے۔ لیکن کوئی بھی چیکنگ مشین ہو وہ لازماً پہاڑی کے اوپر چوٹی پر فٹ ہو گی اور اس کا زاویہ جس قدر بھی نزدیک ہو وہ بہرحال بالکل قریب چیکنگ نہیں کر سکتا۔ جیسے چراغ تلے اندھیرا ہوتا ہے۔ اور اس اندھیرے سے اب ہم نے فائدہ اٹھانا ہے "...... عمران نے کہا۔

" لیکن کس طرح۔ کوئی منصوبہ بھی تو بتاؤ "...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وقت آجانے دو پھر سب کچھ سامنے آجائے گا فی الحال میرے ذہن میں صرف اتنا آئیڈیا ہے کہ ہم پہاڑی کی کسی چٹان پر ہیلی کاپٹر اتار دیں گے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے۔ یہ اسی وقت سوچیں گے "...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"یہ ہیلی کاپٹر تو پہاڑی پر اتر گیا ہے۔اس کا کیا مطلب ہوا"...... مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے شاگل نے بے اختیار چونکتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اوہ سر...... یہ تو کوئی اور چکر ہے۔وہ دیکھیں ہیلی کاپٹر سے تو کئی افراد باہر آرہے ہیں"...... یکلخت میجر کرشن نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ ہم دھوکہ کھا گئے...... اوہ یہ تو عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔وہی بچے کی تعداد۔اس کا مطلب ہے کہ یہ راجیش نہیں تھا۔خود عمران تھا۔اوہ ویری بیڈ"...... شاگل نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کے بال نوچتے ہوئے کہا۔

"مگر سر...... یہ کیسے ہو گیا۔آپ نے تو ملٹری کوڈ بھی چیک کیا تھا"...... میجر کرشن نے کہا۔

"لعنت بھیجو ملٹری کوڈ پر۔مجھے خیال ہی نہیں رہا کہ یہ شیطان راجیش

کو ختم کرنے سے پہلے اس سے ملٹری کوڈ بھی پوچھ سکتا ہے۔اوہ اوہ اب کوئی صورت نہیں۔یہ انتہائی بڑا مسئلہ ہے۔تم نے ہیلی کاپٹر بھی ایک ہی رکھا ہوا ہے۔ویری بیڈ۔اب کیا ہو گا"...... شاگل نے غصے کی شدت سے ناچتے ہوئے کہا اس کا چہرہ غصے کی وجہ سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔

"سر کیوں نہ اس ہیلی کاپٹر پر میزائل فائر کر دیئے جائیں"...... میجر کرشن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔اسے شاگل کی حالت سے خوف آرہا تھا

"الو کے پٹھے۔تمہیں کس حرامزادے نے میجر بنا دیا ہے۔اب مین پروجیکٹ پر میزائل برساؤ گے۔اس ہیلی کاپٹر کو تباہ کر کے تم کیا بھاڑ جھونک لو گے نانسنس"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر ایک اور صورت بھی ہے کہ ہم اس پہاڑی پر بیہوش کر دینے والی گیس کے بم فائر کر دیں۔اس طرح پہاڑی اور اس کے ارد گرد تقریباً سو گز کی رینج کے علاقے میں موجود ہر جاندار بیہوش ہو جائے گا۔اور جب تک ہم چاہیں گے بیہوش رہے گا"...... میجر کرشن نے کہا۔

"اوہ۔اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔اتنے فاصلے سے یہ بم کیسے فائر ہو سکتے ہیں"...... شاگل نے اس بار چونک کر پوچھا۔

"سر۔ہم تو پہاڑی کی چوٹی پر موجود ہیں۔ہم نے تو انہیں یہاں سے آپریٹ کرنا ہے"...... میجر کرشن نے کہا۔

"تو پھر میرا منہ کیوں دیکھ رہے ہو احمق آدمی جلدی کرو۔فوراً ایسا کرو"...... شاگل نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔یس سر"...... میجر کرشن نے کہا اور جلدی سے اس نے انٹر

کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر دبا کر اس نے اپریٹنگ پورشن میں اپنے آدمیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" ابھی سر...... نارنجی رنگ کی گیس پہاڑی کے گرد پھیل جائے گی"...... میجر کرشن نے کہا۔ اور شاگل نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر ایک پہاڑی کا منظر مختلف حصوں کی صورت میں نظر آ رہا تھا۔ جس کے ایک حصے پر بوما ہیلی کاپٹر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اور چند لمحوں بعد اس نے پہاڑی کی چوٹی پر سے نارنجی رنگ کے بڑے بڑے شعلے اٹھتے دیکھے اور اس کے ساتھ نارنجی رنگ کی گیس نے پوری پہاڑی کو گھیرنا شروع کر دیا۔ یہ گیس پانی کی طرح چوٹی سے وسیع و عریض پہاڑی کے چاروں طرف تیزی سے نیچے اترتی چلی آ رہی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے پوری پہاڑی نارنجی رنگ کی اس گیس میں چھپ گئی۔ اب پہاڑی سفید رنگ کی بجائے نارنجی رنگ کی نظر آ رہی تھی۔

" دیکھا سر۔ دیکھا اب وہ سب بیہوش ہو گئے ہوں گے یہ انتہائی زوداثر گیس ہے۔ یہ اس لئے وہاں فٹ کی تھی تاکہ آخری ہتھیار کے طور پر استعمال کی جا سکے"...... میجر کرشن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" ویل ڈن میجر کرشن ویل ڈن...... تم واقعی بہترین صلاحیتوں کے مالک ہو۔ ویل ڈن"...... شاگل نے اس کا کاندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ اس کی فطرت ہی ایسی تھی اسے شاید یاد بھی نہ ہوگا کہ اس نے غصے کی شدت میں میجر کرشن کی صلاحیتوں کو کس طرح گالیاں دی تھیں۔

" تھینک یو سر"...... میجر کرشن نے جواب دیا۔

" اب وہاں جانے کی کیا صورت ہوگی۔ ہیلی کاپٹر واپس کیسے آئے گا۔ کاش یہ کمپیوٹر کنٹرول ہوتا"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" سر...... مادام ریکھا وہاں موجود ہیں۔ انہیں جنرل فریکونسی پر کال کیا جا سکتا ہے"...... میجر کرشن نے کہا۔

" تو۔ تو۔ تم چاہتے ہو کہ وہ باہر نکل کر وہ انہیں ہلاک کر دے اور سارا کریڈٹ خود لے لے۔ یہی مطلب ہے ناں تمہارا۔ تم میرے بجائے اس کتیا کی حمایت کر رہے ہو"۔ شاگل کو ایک بار پھر غصہ آ گیا تھا۔

" سر۔ سر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں تو آپ کی حمایتی ہوں سر"...... میجر کرشن نے جواب دیا۔

" خبردار۔ اب اگر تمہاری زبان سے اس کی حمایت میں کوئی لفظ نکلا تو گولی مار دوں گا۔ میرے ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی ملاؤ میں وہاں سے ہیلی کاپٹر منگوانا چاہتا ہوں"...... شاگل نے کہا

" مگر سر عام ہیلی کاپٹر یہاں کام نہیں دے گا۔ یہاں تو بوما ہیلی کاپٹر کام دے گا اور وہ فوج کے پاس ہیں۔ آپ فضائیہ کے چیف کو کال کر کے ان سے ہیلی کاپٹر طلب کر لیں"...... میجر کرشن نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ کراؤ ایئر مارشل سے بات کراؤ جلدی فوراً...... " شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور میجر کرشن نے جلدی سے ٹرانسمیٹر پر ایئر ہیڈ کوارٹر کی سپیشل فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ اور پھر اس نے بٹن دبا کر شاگل کو کال دینے کا اشارہ کیا

"ہیلو ہیلو چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کالنگ ایئر مارشل اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کال دینا شروع کر دی۔

"ایئر ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ۔ وائس ایئر مارشل صاحب موجود ہیں ایئر مارشل صاحب بیرون ملک دورے پر ہیں اوور......" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان سے بات کراؤ نانسنس۔ وقت مت ضائع کرو اوور......" شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ ابھی بات کراتا ہوں سر اوور......" دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو وائس ایئر مارشل ماتھر سپیکنگ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"میں شاگل بول رہا ہوں...... وادی وارنگ سے...... مجھے فوری طور پر ایک بوما ہیلی کاپٹر چاہیے۔ فوراً۔ اوور"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بوما ہیلی کاپٹر اوہ سر۔ یہ ہیلی کاپٹر پرائم منسٹر صاحب کی خصوصی اجازت کے بغیر نہیں بھیجا جا سکتا۔ آپ پلیز پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں۔ وہ جیسے حکم دیں گے ہم تعمیل کریں گے اوور"...... وائس ایئر مارشل نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... شاگل نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ بولنے کی بجائے وائس ایئر مارشل کا گلا اپنے دانتوں سے چبا رہا ہو۔

"پرائم منسٹر اس کتیا کا حمایتی ہے۔ اس نے پہلے ساری تفصیل پوچھنی ہے۔ اور جب اسے معلوم ہوگا کہ کریڈٹ ریکھا لے سکتی ہے تو اس نے مجھے انکار کر کے ریکھا کو اطلاع کر دینی ہے۔ اس لئے اب کوئی اور طریقہ سوچنا ہوگا"...... شاگل نے کہا۔

"دوسرا طریقہ جناب سکیننگ ہے۔ دو گھنٹے لگ جائیں گے وہاں پہنچنے میں میرے آدمیوں میں دو آدمی اس کے ماہر ہیں وہ وہاں جا کر انہیں ہلاک بھی کر دیں گے اور ان کی لاشیں ہیلی کاپٹر میں ڈال کر بھی لے آئیں گے"...... میجر کرشن نے کہا۔

"وہ۔ وہ اس دوران ہوش میں تو نہیں آ جائیں گے"...... شاگل نے پوچھا۔

"نو سر۔ جب تک اس مخصوص گیس کے توڑ کے انجیکشن نہ لگائے جائیں وہ خود بخود ہوش میں نہیں آ سکتے"...... میجر کرشن نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس صورت میں دو گھنٹے گزارے جا سکتے ہیں فوراً بھیجو اپنے آدمیوں کو"...... شاگل نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا اور میجر کرشن نے ایک بار پھر انٹرکام کا ریسیور اٹھا لیا۔

ایک چھوٹے سے بند کمرے میں ایک میز کے پیچھے ریکھا بیٹھی ہوئی تھی میز پر ایک مستطیل مشین ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر اور انٹر کام سیٹ پڑا ہوا تھا۔ ریکھا کی نظریں مشین کی روشن سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جس میں ایک بوما ہیلی کاپٹر تیزی سے قریب آتا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ لمحہ بہ لمحہ بڑا ہوتا جا رہا تھا۔

"یہ سب بکواس ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی کس طرح اس پہاڑی کو اڑا سکتے ہیں۔ یہ کوئی اور چکر ہے"...... ریکھا نے یکلخت بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"چکر۔ کیسا چکر"...... اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی کاشی نے چونک کر پوچھا۔

"میرا دل کہہ رہا ہے کاشی۔ کہ شاگل اور راجیش دونوں مل کر مجھے چکر دے رہے ہیں۔ جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں۔ اصل بات یہ نہیں ہو سکتی"......

ریکھا نے کہا۔

"آخر وہ پہاڑی کے قریب اپنا ہیلی کاپٹر لا کر کیا کرنا چاہتے ہوں گے۔ ویسے بھی ابھی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں"...... کاشی نے جواب دیا اور ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ اوہ یہ ہیلی کاپٹر اتنا قریب۔ اوہ"...... ریکھا یکلخت اچھل پڑی۔ اور دوسرے لمحے سکرین صاف ہو گئی۔ اس پر سے ہیلی کاپٹر یکلخت اس طرح غائب ہو گیا تھا جیسے فضا میں ہی تحلیل ہو گیا ہو۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ ہیلی کاپٹر کہاں غائب ہو گیا"...... کاشی نے بے اختیار پوچھا۔

"یہ چیکنگ مشین کی رینج سے باہر ہو گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پہاڑی کے اس قدر قریب آ گئے ہیں کہ پہاڑی کی چوٹی پر لگے ہوئے کیمرے اوٹ کی وجہ سے انہیں چیک نہیں کر رہے۔ مگر شاگل تو کہہ رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی پہاڑی کے دامن میں ہیں"...... ریکھا نے کہا۔

اسی لمحے میز پر موجود انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی اور ریکھا نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"ریکھا بول رہی ہوں"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر الفرڈ بول رہا ہوں مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ ایک ہیلی کاپٹر پہاڑی پر اترا ہے اور اس میں سے ایک عورت اور پانچ مرد باہر آئے ہیں۔ یہ کیسا ہیلی کاپٹر ہے اور یہ کون لوگ ہیں"...... پروجیکٹ انچارج یہودی سائنسدان ڈاکٹر الفرڈ کی سخت آواز سنائی دی۔

"آپ کو کیسے معلوم ہو گیا۔ کیا لیبارٹری کے اندر بھی کوئی چیکنگ مشین نصب ہے" ...... ریکھا نے حیران ہو کر کہا۔

"لیبارٹری کے اندر میں نے باقاعدہ چیکنگ سیکشن بنا رکھا ہے تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں اس سے کام لیا جائے۔ چونکہ یہ سیکشن لیبارٹری کے مین حصے کے قریب ہے۔ اس لئے یہ اوپن نہیں ہو سکتا اور نہ ہی تم وہاں جا سکتی ہو۔ البتہ تم اس کے انچارج جیکب سے نمبر چھ پر بات کر سکتی ہو۔ میں نے اسے پرائم منسٹر صاحب کے حکم اور تمہارے متعلق بتا دیا ہے۔ تم اس سے براہ راست بات کر لو۔ کیونکہ میں بے حد مصروف ہوں۔ پروجیکٹ مکمل ہونے میں اب بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ لیکن مجھے یہ بتاؤ کہ یہ ہیلی کاپٹر یہاں کیوں آیا ہے" ...... ڈاکٹر الفرڈ نے کہا۔

"چیف آف سیکرٹ سروس شاگل سے میری بات ہوئی ہے اس نے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ جن کا لیڈر علی عمران ہے۔ اس پہاڑی کے دامن میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور پروجیکٹ کو تباہ کرنے کی غرض سے پوری پہاڑی کو انتہائی طاقتور بموں سے اڑا دینا چاہتے ہیں۔ یہ ہیلی کاپٹر شاگل کے آدمیوں کا ہے۔ وہ ان دشمن ایجنٹوں کا خاتمہ کرنے آئے ہیں۔ لیکن آپ نے ایک حیرت انگیز بات کی ہے کہ ان کے ساتھ کوئی عورت بھی ہے" ...... ریکھا نے کہا۔

"مجھے جیکب نے یہی بتایا ہے۔ تم اس سے بات کر لو" ...... ڈاکٹر الفرڈ نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ریکھا نے جلدی سے کریڈل دبایا اور پھر چھ نمبر پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو...... چیف آف پاور ایجنسی ریکھا سپیکنگ" ...... ریکھا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس مادام میں جیکب بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر الفرڈ نے مجھے آپ کے متعلق بتا دیا ہے" ...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"تم نے ڈاکٹر الفرڈ کو اس ہیلی کاپٹر کے متعلق جو کچھ بتایا ہے انہوں نے مجھے ریفر کر دیا ہے۔ یہ بتاؤ کہ ان میں سے اترنے والوں میں کیا واقعی کوئی عورت بھی شامل ہے" ...... ریکھا نے کہا

"یس مادام ایک عورت اور پانچ مرد ہیں اور اس وقت وہ پہاڑی پر اس طرح گھومتے پھر رہے ہیں جیسے انہیں خاص طور پر کسی چیز کی تلاش ہو۔ ان کے پاس بڑے بڑے تھیلے بھی ہیں۔ مادام یہ کون لوگ ہیں اور یہاں کیا کرتے پھر رہے ہیں۔ ویسے یہ سب ہیں مقامی فوجی" ...... جیکب نے جواب دیتے کے ساتھ ساتھ سوال بھی کر دیا۔

"یہ چیف آف سیکرٹ سروس شاگل نے بھیجے ہیں۔ لیکن اس کے کہنے کے مطابق تو یہ دشمن ایجنٹوں کا خاتمہ کرنے آئے تھے جو پہاڑی کے دامن میں ہیں۔ لیکن یہ پہاڑی پر گھوم رہے ہیں اور ان میں ایک عورت بھی شامل ہے۔ اس بات نے مجھے مشکوک کر دیا ہے۔ تم ان کی مکمل نگرانی کرتے رہو۔ کیا تم اندر سے ان پر فائر کھول سکتے ہو" ...... ریکھا نے پوچھا۔

"نگرانی تو کر سکتا ہوں مادام۔ لیکن فائر نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے لیبارٹری کھولنا پڑے گی" ...... جیکب نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں ...... لیبارٹری کھولنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ٹھیک ہے تم ان کی نگرانی کرتے رہو۔ اور مجھے وقفے وقفے سے رپورٹ دیتے رہو۔ میرا انٹرکام نمبر چار ہے"...... ریکھا نے کہا

"یس مادام"...... دوسری طرف سے جیکب نے کہا اور ریکھا نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ عورت کون ہو سکتی ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ پوری چیکنگ پارٹی جو اس وادی وارنگ میں ہے ان میں ایک بھی عورت نہیں ہے"...... کاشی نے کہا۔

"اس عورت کی وجہ سے تو مجھے شک پڑتا ہے کہ کہیں یہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں۔ کیونکہ ان کے ساتھ عورت میرا مطلب ہے عمران کی ساتھی جولیا ہے۔ لیکن یہ آئے ہیلی کاپٹر ہیں اور شاگل نے انہیں اپنے آدمی کہا ہے"...... ریکھا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ شاگل کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ جنہیں وہ اپنے آدمی سمجھ رہا ہو۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہوں"...... کاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ابھی پتہ لگ جائے گا"...... ریکھا نے کہا۔ اور وہ دونوں خاموش ہو گئیں۔ دس منٹ بعد اچانک انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور ریکھا نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو ہیلو...... جیکب کالنگ مادام ریکھا"...... دوسری طرف سے جیکب کی متوحش سی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ یہ تم پریشان کیوں ہو"...... ریکھا نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"مادام پہاڑی کی چوٹی پر نصب ایکسم گیس بم چیکنگ ہیڈ کوارٹر نے فائر کر دیئے ہیں۔ اس وقت پوری پہاڑی ایکسم گیس میں ڈھکی ہوئی ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح متوحش لہجے میں کہا گیا۔

"ایکسم گیس...... وہ کیا ہوتی ہے...... اور کس نے فائر کی ہے۔ اس سے کیا ہو گا"...... ریکھا نے کچھ نہ سمجھنے کے انداز میں کہا۔

"یہ فوری طور پر بیہوش کر دینے والی مخصوص قسم کی گیس ہے۔ ہوا سے بھاری ہونے کی وجہ سے اوپر سے نیچے اس طرح آتی ہے جس طرح پانی آتا ہے۔ اس کے مخصوص سلنڈر پہاڑی کی چوٹی پر نصب کئے گئے تھے۔ لیکن ان کا آپریشنل کنٹرول چیکنگ ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ یہ انتظام اس لئے کیا گیا تھا کہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں اس کی مدد سے پہاڑی کے اوپر موجود دشمنوں کو بیہوش کیا جا سکے۔ اور یہ گیس فائر کر دی گئی ہے اور اس وقت پوری پہاڑی کے گرد پھیلی ہوئی ہے"...... جیکب نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ اب میں سمجھ گئی۔ ہیلی کاپٹر میں جو لوگ آئے ہیں یہ دشمن ایجنٹ ہیں۔ انہوں نے چیکنگ ہیڈ کوارٹر کو بھی بیوقوف بنا لیا اور یہاں پہنچ گئے۔ لیکن جیسے ہی انہیں اپنے بیوقوف بننے کا احساس ہوا ہو گا۔ انہوں نے یہ گیس فائر کر دی ہو گی"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ ایسا ہی ہو گا"...... جیکب نے جواب دیا۔

"اس گیس کے اثرات کتنی دیر رہتے ہیں"...... ریکھا نے بے چین ہو

کر پوچھا۔

" پندرہ منٹ تک مادام۔اس کے بعد یہ ہوا میں شامل ہو کر اور پھیل کر اپنی تاثیر ختم کر دیتی ہے۔اس کا رنگ گہرا نارنجی ہوتا ہے۔اس وقت پوری پہاڑی نارنجی بنی ہوئی ہے جیسے ہی اس کے اثرات ختم ہوں گے اس کا رنگ بھی غائب ہو جائے گا"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ ایجنٹ جو پہاڑی پر موجود تھے۔وہ کہیں گیس فائر ہونے سے پہلے تو فرار نہیں ہو گئے"...... ریکھا نے پوچھا۔

" اوہ نو مادام۔جب گیس بم فائر ہوئے ہیں۔میں نے انہیں شمال مغربی حصے کی طرف خود دیکھا ہے۔اتنی جلدی وہ کیسے جا سکتے ہیں اور پھر اس گیس کی رینج تقریباً سو گز تک ہوتی ہے۔اس لئے وہ یقیناً وہیں بیہوش پڑے ہوں گے......" جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔کے...... جب اس گیس کے اثرات ختم ہوں تم مجھے کال کرنا "...... ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔اس کا چہرہ مسرت کی زیادتی سے ہیرے کی طرح دمک رہا تھا۔

" یہ تو بری خبر ہے ریکھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے اس قدر قریب پہنچ چکے ہیں اور آپ خوش ہو رہی ہیں......" کاشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔اور ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

" ہاں۔اگر یہ گیس فائر نہ ہوتی تو یقیناً میں بھی اسے بری اور تشویشناک خبر قرار دیتی۔لیکن اب یہ خبر ہماری کامیابی کی خبر ہے۔جیسے ہی گیس ختم ہو گی۔میں لیبارٹری سے باہر جا کر انہیں گولیوں سے اڑا

دوں گی۔اور پھر ان کی لاشیں ہیلی کاپٹر پر رکھ کر میں سیدھا پرائم منسٹر کے پاس لے جاؤں گی اور انہیں بتاؤں گی کہ کس طرح شاگل کی حماقت کی وجہ سے دشمن ایجنٹ اس اہم ترین پروجیکٹ کے سر پر پہنچ گئے تھے۔لیکن میں نے انہیں مار گرایا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

" ہاں۔پھر تو صدر صاحب کے لئے بھی شاگل کی حمایت کرنا ممکن نہ رہے گی اور پرائم منسٹر صاحب اسے آسانی سے معطل بلکہ سروس سے ہی برخاست کر سکتے ہیں"...... کاشی نے کہا اور ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا

" بس اب مجھے صرف یہ فکر ہے کہ کہیں شاگل کے آدمی ہم سے پہلے ہیلی کاپٹر پر آکر عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ اٹھا کر لے جائیں"...... ریکھا نے کہا۔لیکن اس بار کاشی نے کوئی جواب نہ دیا۔وہ خاموش بیٹھی رہی۔پھر ریکھا نے بار بار گھڑی دیکھ کر ایک لحاظ سے گن گن کر ایک ایک لمحہ گزارا اور جب پندرہ منٹ ہو گئے تو اس نے جیکب کی طرف سے کال آنے کا انتظار کئے بغیر خود ہی انٹرکام کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کر دیا۔

" ہیلو...... ریکھا کالنگ "...... ریکھا نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

" یس مادام۔جیکب بول رہا ہوں۔ابھی گیس کا رنگ کسی حد تک موجود ہے۔مزید پانچ منٹ بعد اس کے اثرات مکمل طور پر ختم ہو جائیں گے "...... جیکب نے کہا۔

" او۔کے "...... ریکھا نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

" یس۔ڈاکٹر الفرڈ بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ڈاکٹر الفرڈ کی

آوازسنائی دی۔

"ریکھا بول رہی ہوں ڈاکٹر۔ پانچ منٹ بعد لیبارٹری کا میرے والا حصہ کھول دیں"....... ریکھا نے کہا۔

"کیوں ۔اس کی کیا ضرورت پڑ گئی"....... ڈاکٹر الفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ریکھا نے اسے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"تو آپ واپس لیبارٹری میں آئیں گی"....... ڈاکٹر الفرڈ نے کہا۔

"نہیں جن دشمنوں کے لئے ہیں یہاں آئی تھی ۔وہ باہر بیہوش پڑے ہوئے ہیں ۔میں انہیں ہلاک کر کے ہیلی کاپٹر میں ان کی لاشیں ڈال کر انہیں لے کر واپس کافرستان چلی جاؤں گی....... "ریکھا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پانچ منٹ بعد میں لیبارٹری کھول دوں گا ۔آپ کو کتنا وقت باہر جانے میں لگے گا"....... ڈاکٹر الفرڈ نے کہا۔

"اپنے ساتھیوں کو باہر لے جانے اور اپنے ہیلی کاپٹر کو بھی باہر لے جانے میں دس منٹ تو لگ ہی جائیں گے"....... ریکھا نے جواب دیا۔

"او ۔کے....... میں دس کی بجائے پندرہ منٹ بعد لیبارٹری دوبارہ بند کر دوں گا ۔اور پلیز اب آپ مجھے ڈسٹرب نہ کریں گی....... "ڈاکٹر الفرڈ نے کہا۔

"یس ڈاکٹر"....... ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس"....... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"لاکھانی ۔میں ریکھا بول رہی ہوں ۔اپنے ساتھیوں سمیت تیار ہو جاؤ

پانچ منٹ بعد لیبارٹری کھلے گی ۔تم نے اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر فوری طور پر باہر آنا ہے ۔میں اور کاشی بھی اپنے حصے سے باہر آ جائیں گی ۔تم نے ہیلی کاپٹر لیبارٹری کی حدود سے باہر کسی چٹان پر اتار دینا ہے باہر پاکیشیائی ایجنٹ بیہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے ہیں ۔ہم نے انہیں ہلاک کرنا ہے اور پھر ان کی لاشیں ہیلی کاپٹر پر ڈال کر فوری طور پر کافرستان روانہ ہو جانا ہے"....... ریکھا نے تیز تیز لہجے میں اپنے ساتھی کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام ۔حکم کی تعمیل ہو گی"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور ریکھا نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"چلو کاشی تیاری کر لو ۔سامان سمیٹ کر بیگ میں ڈال لو ۔میں اسلحہ اٹھا لیتی ہوں ہم نے فوری طور پر نکلنا ہے"....... ریکھا نے کہا ۔اور کاشی بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

عمران اور اس کے ساتھی پہاڑی چٹانیں پھلانگتے، پروجیکٹ لیبارٹری کو تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ عمران کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا آلہ تھا۔ اس پر سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب جل رہا تھا۔ اسے سائنسی زبان میں ٹی۔ڈی کہا جاتا تھا۔ یہ سائنسی لیبارٹری سے نکلنے والے ضائع شدہ سائنسی مواد اور گیسوں کو ڈیٹکٹ کر لیتا ہے۔ اس طرح لیبارٹری کا محل وقوع آسانی سے معلوم کیا جا سکتا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ جیسے ہی یہ گیسیں یا مواد ڈیٹکٹ ہو گا۔ اس پر جلنے والا بلب بھی سبز ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی اس پر موجود ڈائل وہ سمت بھی بتا دے گا جہاں یہ گیسیں یا مواد موجود ہو گا۔ لیکن ابھی تک ٹی۔ڈی نے اپنا مخصوص کاشن نہ دیا تھا۔ ویسے پہاڑی پر ہر طرف برف ہی برف نظر آ رہی تھی۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ اس برف کے نیچے کہیں ایک ایسا پروجیکٹ مکمل کیا جا رہا ہے جس کے مکمل ہوتے ہی وادی مشکبار کی تحریک دم توڑ جائے گی اور لاکھوں شہیدوں کا نہ

صرف خون رائیگاں چلا جائے گا۔ بلکہ وادی مشکبار بھی شدید طویل عرصے کے لئے ظلم کے اندھیرے اور جبر کی تاریکی میں ڈوب جائے گی۔

"عمران صاحب۔ لیبارٹری کو انہوں نے انتہائی محفوظ بھی بنایا ہو گا اور اس کے گرد سائنسی حفاظتی اقدامات بھی ہوں گے۔ اس طرح پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اسے تلاش کرتے ہوئے خود ان حفاظتی اقدامات کی زد میں بھی آ سکتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ اگر ہم اسے تلاش بھی کر لیں تو اسے تباہ کیسے کیا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"اسے تیسری بات سے تباہ کرنا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تیسری بات۔ وہ کیا ہے"...... صفدر نے چونک کر پوچھا

"اس پہاڑی کے اس حصے کو تباہ کر دیا جائے گا۔ جہاں وہ لیبارٹری ہو گی۔ اس طرح لیبارٹری کے نیچے سے زمین غائب ہو جائے گی اور وہ اگر تباہ نہ بھی ہوئی تو لڑھک کر نیچے جا گرے گی اور اس طرح اس کے اندر موجود تمام مشینری خود بخود تباہ ہو جائے گی اور پروجیکٹ ایک لحاظ سے ختم ہو جائے گا اس کے بعد ظاہر ہے اندر موجود افراد باہر نکلیں گے اور ہم ان پر فائر کھول دیں گے۔ اس طرح تیسری بات کامیاب رہے گی......" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلایا ہی تھا کہ اچانک انہیں اوپر اپنے سروں پر ہلکے ہلکے دھماکے سنائی دینے لگے۔ اور وہ بے اختیار سر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگے۔ پہاڑی کی چوٹی پر نارنجی رنگ کے بڑے بڑے بادل اٹھتے دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ کیسے بادل ہیں"...... سب نے چونک کر کہا۔ اب بادل تیزی سے نیچے آرہے تھے جیسے آبشار کی بلندی سے پانی نیچے بہتا ہو۔

"اوہ۔ اوہ یہ ایکسم گیس ہے۔ بیہوش کر دینے والی گیس۔ اس کے اثرات کافی دیر رہتے ہیں۔ اتنی دیر ہم سانس بھی نہ روک سکیں گے۔ جلدی کرو کوئی غار تلاش کرو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"غار۔ غار ادھر ہے۔ ادھر"...... تنویر نے چیخ کر ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور وہ سب اس طرف کو بھاگ پڑے۔ کیونکہ واقعی ادھر ایک غار کا چھوٹا سا دہانہ نظر آرہا تھا۔ وہانہ اس قدر چھوٹا تھا کہ ایک آدمی رینگ کر ہی اندر جا سکتا تھا نارنجی رنگ کی گیس اب ان سے تھوڑی بلندی تک پہنچ چکی تھی۔

"جلدی کرو۔ اندر گھست جاؤ"...... عمران نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب غار کے اندر گھست کر غائب ہوتے گئے۔ عمران نے سانس روک لیا تھا اور پھر سب سے آخر میں وہ جیسے ہی غار میں داخل ہوا۔ نارنجی رنگ کی گیس ان کے سروں کی بلندی پر پہنچ گئی۔ عمران اندر داخل ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ اور اس نے ادھر ادھر پڑی ہوئی برف کے تودے اٹھا کر غار کا دہانہ بند کرنا شروع کر دیا۔ صفدر اور دوسرے ساتھی بھی اس کی مدد کرنے لگے اور چند لمحوں بعد دہانہ برف کے تودوں سے بند ہو گیا۔ جولیا نے اپنے تھیلے سے ٹارچ نکال کر روشن کر لی تھی۔

"اور تودے لگا دو۔ ہوا اندر نہ آسکے"...... عمران نے آہستہ سے کہا۔

اور وہ سب دوبارہ اس کام میں مصروف ہو گئے۔

"بس کافی ہیں۔ اور سنو اب باہر سے ہوا اندر نہ آسکے گی۔ اس لئے کم سے کم سانس لینا ہے۔ ورنہ ویسے ہی ہم دم گھٹ کر ہلاک ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ گیس برف کو کراس نہیں کر سکتی"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ ہوا سے بھاری ہوتی ہے۔ اور جب ہوا اسے کراس نہیں کر سکتی تو گیس کیسے کر سکے گی"...... عمران نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

"کتنی دیر اس کے اثرات رہیں گے"...... تنویر نے پوچھا

"کم از کم بیس منٹ"...... عمران نے کہا اور پھر سب خاموش ہو گئے غار اندر سے اتنا بڑا ضرور تھا کہ وہ سب ایک دوسرے کے قریب قریب بیٹھ سکتے تھے۔ اس لئے وہ خاموشی سے بیٹھ گئے۔ عمران نے آلہ پہلے ہی بند کر کے جیب میں ڈال لیا تھا۔ اس لئے وہ خالی ہاتھ بیٹھا ہوا تھا۔ البتہ اس نے کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھ لیا تھا وہ سب خاموش اور تقریباً بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تھے۔ اور عمران کی ہدایت کے مطابق آہستہ آہستہ سانس لے رہے تھے تاکہ غار کے اندر موجود آکسیجن بہت جلد خرچ نہ ہو جائے۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد عمران نے آہستہ سے انہیں وہیں رکنے اور سانس روکنے کا کہہ کر خود تیزی سے برف کے تودے ہٹانے شروع کر دیئے۔ صفدر نے آگے بڑھ کر اس کی مدد کرنا شروع کر دی۔ اور چند لمحوں بعد ایک بار پھر دہانہ کھل گیا۔ باہر ہلکا نارنجی رنگ ہر طرف پھیلا ہوا نظر آرہا تھا۔ عمران نے سانس روک لیا اور پھر گھست کر آہستہ آہستہ باہر نکل آیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس گیس کے اثرات اس وقت ختم ہوتے ہیں

جب نارنجی رنگ ختم ہو جاتا ہے اور چونکہ باہر نارنجی رنگ بھی کسی حد تک نظر آرہا تھا۔ اس لئے گیس کے ہلکے سے اثرات بہرحال ہوا میں موجود ہوں گے اس لئے اس نے سانس روکے رکھا۔ رنگ آہستہ آہستہ مزید مدھم ہوتا چلا جارہا تھا۔ اور چند لمحوں بعد جب فضا صاف ہو گئی تو عمران نے آہستہ سے سانس لیا۔ گیس کی مخصوص بو اسے محسوس نہ ہوئی تو اس نے ایک لمبا سانس لیا اور پھر مڑ کر اس نے اپنے ساتھیوں کو باہر آنے کے لئے کہا۔ اور ایک ایک کر کے اس کے ساتھی باہر آگئے۔

"اب تم اطمینان سے سانس لے سکتے ہو۔ گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہیں"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر جیب سے آلہ نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"آؤ اب دوبارہ تلاش شروع کریں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا یا وہ قدم اٹھاتا۔ اچانک ان سے تقریباً سو گز دور گڑگڑاہٹ کی تیز آواز سنائی دی اور وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔ دوسرے لمحے دور ایک بہت بڑی برف کی چٹان انہیں اس طرح کھلتی دکھائی دی جیسے کوئی دروازہ کھلتا ہے۔ اور وہ سب بے اختیار برف کی دیوار کے ساتھ لگ گئے۔ انہوں نے جلدی سے جیبوں سے مشین پسٹل نکال لئے تھے۔ چٹان کھل گئی اور پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اندر سے ایک آدمی نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رسی تھی۔ وہ رسی سے کسی چیز کو کھینچ رہا تھا اور چند لمحوں بعد ایک بونا ہیلی کاپٹر برف پر اپنے راڈز کی مدد سے کھسلتا ہوا باہر آگیا۔ باہر کافی دور تک کھلی ہوئی ایک

مسطح چٹان تھی۔ ہیلی کاپٹر کے پیچھے آٹھ آدمی اسے دھکیلتے ہوئے باہر آگئے تھے۔ اب ہیلی کاپٹر سے بندھی ہوئی رسی کھولی جانے لگی۔ اسی لمحے ایک آدمی نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ چیخ پڑا۔

"ادھر...... ادھر دشمن ایجنٹ ہیں"...... اس کی تیز آواز انہیں سنائی دی اور وہ نو کے نو آدمی تیزی سے ان کی طرف مڑے ہی تھے کہ عمران نے چیخ کر فائر کہا اور خود بھی اپنے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ بیک وقت کئی مشین پسٹلز سے مخصوص آوازیں نکلیں اور اس کے ساتھ ہی فضا انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ وہ نو کے نو آدمی ایک لمحے میں گولیوں کی بارش اپنے جسموں پر جھیل کر نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ دہانہ ابھی تک کھلا ہوا تھا اور فائر کے باوجود کوئی آدمی باہر نہ آیا تھا۔

"دوڑو...... یہ لیبارٹری کا راستہ ہے۔ جلدی کرو کہیں یہ بند نہ ہو جائے۔ ہم نے اندر جانا ہے"...... عمران نے چیخ کر کہا اور ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئے۔ ان کے پیروں میں چونکہ مخصوص قسم کے جوتے تھے اس لئے وہ برف پر بھاگنے کے باوجود پھسلے نہ تھے۔

"ان کی لاشیں اٹھا کر نیچے گہرائیوں میں پھینک دو۔ جلدی کرو۔ یہ یقیناً ریکھا کے ساتھی ہیں جلدی کرو"...... عمران نے چیخ کر کہا اور پھر سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی اس کی ہدایت پر عمل کرنے میں مصروف ہو گئے۔ چند لمحوں میں نو آدمیوں کی لاشیں فضا میں اڑتی ہوئیں

نیچے عمیق گہرائیوں میں گر کر ان کی نظروں سے غائب ہو چکی تھیں۔

"ہیلی کاپٹر کو اندر لے چلو۔ ہو سکتا ہے یہ ہمارے واپسی کے کام آئے جلدی کرو"...... عمران نے چیخ کر کہا اور وہ سب ہیلی کاپٹر سے چمٹ گئے اور اسے دھکیلتے ہوئے اندر لے جانے لگے۔ اندر ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ جس میں ایک طرف کمبلوں کا ڈھیر تھا۔ خوراک کے بند ڈبے اور پانی کی بوتلیں موجود تھیں۔ یہ سٹور لگتا تھا کیونکہ اس قسم کی چیزوں کے وہاں واقعی ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ ایک کونے میں میز پڑی ہوئی تھی جس کے ساتھ ایک کرسی تھی اور میز پر ایک انٹرکام پڑا ہوا تھا۔ میز کے اوپر دیوار پر ریک بنا ہوا تھا جس میں رجسٹر اور بہت سی فائلیں موجود تھیں۔

ہیلی کاپٹر سمیت ان کے اندر آنے کے باوجود دھانہ ویسے ہی کھلا ہوا تھا عمران نے اس کو بند کرنے کے لئے پورے کمرے کو چھان ڈالا لیکن اسے وہاں کوئی بٹن وغیرہ نظر نہ آیا۔

"دھانے پر کھڑے ہو جاؤ۔ ہو سکتا ہے۔ کوئی باہر سے آئے جلدی کرو"...... عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور وہ سب تیزی سے دھانے پر پہنچ کر اوٹ لے کر کھڑے ہو گئے۔ عمران نے ایک بار پھر دیواروں پر ہاتھ پھیر کر اس دھانے کو بند کرنے کا سسٹم تلاش کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ لیکن کافی کوشش کرنے کے باوجود وہ سسٹم ٹریس نہ کر سکا۔ جبکہ دھانہ اسی طرح کھلا ہوا تھا۔ اور عمران بھی آخر کار دھانے پر آکر کھڑا ہو گیا۔ وہ اس دھانے کے بند نہ ہونے سے واقعی ذہنی طور پر الجھ گیا تھا۔ اچانک میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بلند آواز میں

بج اٹھی۔ عمران تیزی سے مڑا اور میز کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ رک گیا۔ اسے اچانک ایک خیال آگیا تھا۔ کہ ہو سکتا ہے یہ گھنٹی اس لئے بجائی جا رہی ہو تاکہ یہ چیک کر لیا جائے کہ کیا واقعی وہ نو آدمی ہیلی کاپٹر لے کر چلے گئے ہیں یا نہیں اور ویسے بھی اسے معلوم نہ تھا کہ یہ نو افراد کون تھے۔ گھنٹی بجنی بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دھانہ خود بخود بند ہونے لگ گیا اور عمران کے ساتھی تیزی سے اندر آگئے۔

"اس طرح تو ہم اندر بند ہو کر رہ جائیں گے"...... جولیا نے بے چین لہجے میں کہا۔

"فکر نہ کرو ہمارے پاس انتہائی طاقتور اسلحہ موجود ہے۔ ایسا اسلحہ جو پہاڑی اڑا سکتا ہو وہ اس چٹان کو نہ اڑا سکے گا"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں کے ستے ہوئے چہرے اطمینان بھرے انداز میں ڈھیلے پڑ گئے۔ تھوڑی دیر بعد دھانہ مکمل طور پر بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی چھت پر جلنے والی لائٹ بھی یکلخت آف ہو گئی اور سٹور میں گھپ اندھیرا سا چھا گیا عمران لائٹ آف ہوتے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔ کیونکہ اس کے اس خیال کی تصدیق ہو گئی تھی کہ انٹرکام کی گھنٹی اس لئے بج رہی تھی کہ ان لوگوں کی اندر عدم موجودگی کی تصدیق کی جا سکے۔ چونکہ کسی کے ریسیور نہ اٹھانے سے وہ سمجھ گئے کہ سٹور خالی ہو چکا ہے۔ اس لئے انہوں نے دھانہ بند کر دیا۔ اور ساتھ ہی لائٹ بھی۔ کیونکہ ظاہر ہے سٹور میں اب اس کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ اندھیرا ہوتے ہی جولیا نے ایک بار پھر تھیلے سے ٹارچ نکال کر روشنی کر لی۔

"مبارک ہو اتنا تو ہوا کہ ہم لیبارٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی۔ لیکن اب کیا کرنا ہے۔ یہ سٹور تو ہر طرف سے بند ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کوئی نہ کوئی دروازہ ضرور ہو گا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس کا آپریٹنگ سسٹم کسی اور جگہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"پھر کیوں نہ بم استعمال کر کے دیوار توڑ دی جائے"...... تنویر نے کہا۔

"فوری طور پر ایسا مت سوچو۔ یہ آخری حربہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہاں بھی گیس فائر کر دی جائے اور ہم بیہوش ہو کر ان کے رحم و کرم پر جا پڑیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ویسے ہی اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس ڈاکٹر الفرڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں"...... عمران کے منہ سے شاگل کی آواز نکلی۔

"کیا...... کیا۔ یہ تو انٹرکام ہے۔ کیا آپ لیبارٹری کے اندر سے بول رہے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"ڈاکٹر الفرڈ۔ یہ کیا تماشہ ہے۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت ایک کھلی

ہوئی چٹان سے اندر داخل ہوا تو کسی بڑے سے سٹور میں آ گیا۔ چھت پر لائٹ جل رہی تھی۔ اچانک غار کا دہانہ گڑگڑاہٹ سے بند ہو گیا اور لائٹ بھی بند ہو گئی"...... عمران نے شاگل کے انداز میں جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ...... اوہ آپ ادھر کیسے آ گئے۔ ویری بیڈ۔ ٹھیک ہے میں دہانہ کھولتا ہوں آپ باہر چلے جائیں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر الفرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ چکر کیا ہے۔ ہم تو دشمن ایجنٹوں کو تلاش کرنے آئے تھے۔ کیا آپ اس طرح لیبارٹری کھولتے اور بند کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنے سے سختی سے منع کیا گیا تھا"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں۔ لیکن مجھے پرائم منسٹر صاحب کے حکم کی وجہ سے مجبوراً ایسا کرنا پڑا ہے۔ انہوں نے سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھے کال کر کے کہا کہ پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا اپنے ساتھیوں کے ساتھ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے آ رہی ہیں میں انہیں لیبارٹری میں جگہ دوں۔ چنانچہ جب یہ لوگ آئے تو مجبوراً مادام ریکھا کے نو ساتھیوں کو ان کے ہیلی کاپٹر سمیت مجھے سٹور میں جگہ دینا پڑی مادام ریکھا اور ان کی ساتھی مادام کاشی کو ان کے عہدوں کی وجہ سے دوسری سمت ایک چھوٹا کمرہ جسے ہم سٹنگ روم کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ دینا پڑا۔ پھر مادام ریکھا نے مجھے بتایا کہ میں لیبارٹری کھول دوں۔ کیونکہ گیس فائر کی وجہ سے دشمن ایجنٹ باہر بیہوش پڑے ہیں اور وہ باہر جا کر انہیں ہلاک کر کے ان کی

لاشیں ہیلی کاپٹر میں ڈال کر کافرستان چلی جائے گی۔ چنانچہ میں نے دونوں کے بیرونی دھانے کھول دیئے۔ بیرونی اور پھر دس پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد میں نے انہیں بند کر دیا۔ لیکن شاید اس دوران آپ اندر آگئے۔ میں نے تو انٹرکام پر رنگ بھی کیا تھا اگر کسی وجہ سے وہ لوگ اندر ہوں تو مجھے معلوم ہو جائے گا۔ لیکن جب کسی نے ریسیور نہ اٹھایا تو میں یہ سمجھا کہ سٹور خالی ہو چکا ہے۔ اس لئے میں نے دھانہ بند کر دیا۔ اور لائٹ بھی بند کر دی۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ اندر موجود ہیں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر الفرڈ نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"پروجیکٹ مکمل ہونے میں ابھی کتنا عرصہ باقی ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"اوہ صرف دو دن کا کام باقی ہے۔ ہم سب دن رات اس کام میں مصروف ہیں۔ دو روز بعد یہ سارا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن ڈاکٹر الفرڈ۔ میں فوری طور پر اس لئے یہاں آیا تھا کیونکہ مجھے آپ کی خصوصی فریکونسی کا علم نہ تھا۔ آپ جس پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ یہ مکمل ہو جانے کے باوجود کام نہ کر سکے گا۔" عمران نے کہا۔

"کیا...... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ کا ان باتوں سے کیا تعلق ہے اور پھر آپ مجھ سے یہ بات کر رہے ہیں مجھ سے۔ میں ان ریز کا خالق ہوں اور اسرائیل میں اس کے تجربات وسیع پیمانے پر کامیاب بھی ہو چکے ہیں۔ یہاں کیوں نہ ہوں گے......" ڈاکٹر الفرڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر الفرڈ۔ میرا تو واقعی ان سائنسی باتوں سے نہ تعلق ہے اور نہ سمجھ لیکن میرے ساتھ ایک سائنسدان موجود ہیں۔ ان کا نام ہے ڈاکٹر تھمین آپ جانتے ہی ہوں گے انہیں۔ صدر صاحب نے خصوصی طور پر انہیں یہاں ہمارے پاس بھجوایا ہے۔ تاکہ ہم انہیں آپ سے ملوا دیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایس۔ ایس ریز پروجیکٹ یہاں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وادی مشکبار کی ہوا میں قدرتی طور پر ایس۔ ٹرپل۔ سی میگنٹ لہریں موجود رہتی ہیں۔ اب اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ آپ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایس۔ ٹرپل سی میگنٹ ریز۔ اوہ۔ اوہ ڈاکٹر تھمین نے کہا ہے۔ وہ واقعی ان میگنٹ ریز پر اتھارٹی ہیں۔ وہ کہاں ہیں۔ انہیں کیسے پتہ چلا کہ میں یہاں اس پروجیکٹ پر کام کر رہا ہوں"...... ڈاکٹر الفرڈ نے حیرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"یہ میرے ساتھ ہیں۔ آپ خود ان سے بات کر لیں"...... عمران نے کہا۔ اور پھر چند لمحے رک کر اس کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے کوئی خاصا بوڑھا آدمی بول رہا ہو۔

"ہیلو ڈاکٹر الفرڈ...... میں ڈاکٹر تھمین بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ آپ۔ اور یہاں یہ کیسے ممکن ہے۔ لیکن میں آپ کی آواز اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ آخر آپ کے ساتھ میں نے طویل عرصے کام کیا ہے مگر آپ یہاں کیسے آگئے"...... ڈاکٹر الفرڈ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" ڈاکٹر الفرڈ ۔ میں وادی مشکبار میں کافی عرصے سے کام کر رہا ہوں ۔ یہاں واقعی فضا میں قدرتی طور پر ایس ۔ ٹرپل ۔ سی میگنٹ لہریں موجود ہیں ۔ میں جب کافرستان جا کر ایک خاص کام سے صدر صاحب سے ملا تو انہوں نے باتوں باتوں میں آپ کے اس پروجیکٹ کا ذکر کیا ۔ میں چونک پڑا ۔ اور پھر جب میرے پوچھنے پر انہوں نے تفصیل بتائی تو میں نے انہیں بتایا کہ قدرتی طور پر وادی مشکبار کی فضا میں ایس ۔ ٹرپل ۔ سی میگنٹ ریز کی موجودگی میں یہ پروجیکٹ کامیاب نہ ہو سکے گا ۔ اس کے لئے خصوصی طور پر ایس ۔ ایس ریز کو اینٹی میگنٹ ریز کور دینا پڑے گا چنانچہ وہ پریشان ہو گئے ۔ اور انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس سلسلے میں کام کروں ۔ آپ کی لیبارٹری کا چارج وزیر اعظم کافرستان کے پاس ہے ۔ اور وہ کسی خصوصی مشن کے سلسلے میں ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں ۔ اس لئے صدر صاحب نے میری آمادگی پر مجھے ایک خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں وادی وارنگ میں سیکرٹ سروس کے چیف شاگل صاحب کے پاس بھجوا دیا ۔ لیکن یہ بھی آپ کی خصوصی فریکوئنسی سے واقف نہ تھے ۔ لیکن معاملے کی خصوصی اہمیت کے پیش نظر یہ فوری طور پر مجھے لے کر یہاں پہنچے ۔ تاکہ یہاں مادام ریکھا سے مل کر آپ سے بات ہو سکے ۔ جب ہم یہاں پہنچے تو یہ سٹور کھلا ہوا تھا ۔ ہم اندر داخل ہوئے تو اس کا دھانہ بند ہو گیا اور اب ہم یہاں موجود ہیں " ...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر اور بڑے پروقار انداز میں تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ میں آپ کو خود لینے آرہا ہوں ۔ یہ تو میرے لئے اعزاز ہے کہ

ڈاکٹر رتھمین یہاں میرے پاس تشریف لائے ہیں ۔ اور واقعی اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اگر ان میگنٹ ریز کی موجودگی میں ایس ۔ ایس ریز پروجیکٹ اوپن کر دیتا تو مجھے یقینی ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ۔ میں آرہا ہوں " ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ریسیور رکھ دیا

" دیکھا ۔ ہم سے زیادہ کام عقل نے دکھا دیا ۔ ڈاکٹر الفرڈ اس پروجیکٹ کا انچارج ہے ۔ اور وہ خود ہمارے استقبال کے لئے آرہا ہے " ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اب تمہاری طرح کی شیطانی عقل تو ہمارے پاس نہیں ہے جو ہر مسئلے کا حل تلاش کر لیتی ہے " ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب تنویر کے اس فقرے پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے ۔

تھوڑی دیر بعد اندرونی دیوار سے سرسراہٹ کی آواز سنائی دی اور وہ سب تیزی سے اس جگہ کی سائیڈوں میں ہٹتے گئے ۔ دوسرے لمحے دیوار کے درمیان ایک خلا سا پیدا ہوا ۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی سائیڈ پر موجود عمران اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے اس ادھیڑ عمر کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ عمران کے ہاتھوں میں جھول گیا ۔ اسے اٹھا لو " ...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے اسے اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب عمران کی پیروی میں ایک ایک کر کے اس خلا کو پار کر گئے ۔ دوسری طرف ایک طویل راہداری تھی ۔ جس کے اختتام پر

ایک بڑا سا دروازہ تھا۔ جو کھلا ہوا تھا اور دوسری طرف مشینیں نظر آ رہی تھیں۔ جن پر سفید کوٹ پہنے آدمی جھکے ہوئے تھے۔ وہ سب تیزی سے قدم بڑھاتے اس دروازے کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ کہ یکلخت ان سے کچھ آگے سائیڈ کی دیوار کے درمیان ایک خلا پیدا ہوا اور ایک نوجوان بجلی کی سی تیزی سے باہر نکل کر دوڑتا ہوا اس کھلے دروازے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی چونکہ اس خلا سے پیچھے تھے اور اس نوجوان نے اس طرف مڑ کر بھی نہ دیکھا تھا۔ اس لئے وہ ان کی وہاں موجودگی کو مارک ہی نہ کر سکا۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس طرف کوئی موجود بھی ہو سکتا ہے۔ اور چند لمحوں میں وہ نوجوان اس کھلے دروازے سے دوسری طرف غائب ہو گیا۔ دیوار میں سرسراہٹ کی آواز سنتے ہی ان سب کے قدم بے اختیار رک گئے تھے۔ اس لئے وہ نوجوان ان کے قدموں کی آواز ہی محسوس نہ کر سکا تھا۔ دوسرے لمحے وہ سب اور زیادہ تیزی سے آگے بڑھے۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ یکلخت وہی نوجوان دوڑتا ہوا دروازے پر نمودار ہوا۔

"کک۔ کک کون ہو تم...... اوہ خطرہ خطرہ"...... اس نوجوان نے یکلخت ٹھٹھک کر کہا اور تیزی سے مڑا ہی تھا کہ عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے شعلے نکلے اور وہ نوجوان چیختا ہوا وہیں کھلے دروازے کی دہلیز پر ہی اوندھے منہ گر کر تڑپنے لگا۔

"خبردار"...... عمران نے یکلخت دوڑ کر اس ہال نما کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور کمرے میں موجود تقریباً بارہ افراد چونک کر مڑے اور

حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔

"اگر کسی نے حرکت کی تو"...... عمران نے کہنا شروع کیا ہی تھا کہ یکلخت سرخ رنگ کی لہر سی ایک مشین سے نکل کر دروازے کی طرف لپکی اور عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہو گیا۔ اس کے پیچھے موجود صفدر جس نے ڈاکٹر الفرڈ کو کاندھے پر لادا ہوا تھا۔ اس لہر کی زد میں آ کر چیختا ہوا اوندھے منہ پشت کے بل پیچھے جا گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی ماحول مسلسل دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جن میں موت کے فاتحانہ قہقہے بھی شامل تھے۔

ریکھا اور کاشی اپنا سامان اٹھائے باہر جانے کے لیۓ پوری طرح تیار تھیں۔ پھر ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوتے ہی سامنے والی دیوار سے ایک دروازہ کھلنے لگا اور وہ دونوں تیزی سے اس کھلنے والے دروازے سے باہر آگئیں۔ دونوں کے جسموں پر سردی سے تحفظ کے لیۓ خصوصی لباس موجود تھا۔ "ہمارے ساتھی دوسری طرف سے نکلیں گے آؤ ادھر"...... ریکھا نے باہر آکر کاشی سے کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ محتاط انداز میں برف پر چلتی ہوئیں اس طرف کو بڑھنے لگیں جدھر ان کے ساتھی موجود تھے باہر نارنجی رنگ فضا میں نظر نہ آرہا تھا۔ اس لیۓ وہ اس بیہوش کر دینے والی گیس کی طرف سے مطمئن تھیں۔ لیکن برف کی دبیز تہہ کی وجہ سے انہیں چلنے میں خاصی دشواری پیش آرہی تھی۔ گو ان کے پیروں میں بھی برف پر چلنے والے مخصوص جوتے موجود تھے۔ لیکن اس کے باوجود وہ انتہائی احتیاط سے چلتی ہوئیں آگے بڑھی چلی جارہی تھیں۔ پھر ایک

چٹان کی اوٹ سے نکل کر وہ گھومتی ہوئی آگے بڑھیں۔

"ارے وہ کیا۔ یہ تو خون لگتا ہے"...... اچانک ریکھا نے دور برف پر پھیلے ہوئے سرخ سرخ دھبوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"خون۔ اوہ۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔ لیکن نہ ہی یہاں کوئی ہیلی کاپٹر ہے اور نہ ہمارے ساتھی"...... کاشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ لوگ بھی نظر نہیں آرہے۔ حالانکہ انہیں یہیں ہونا چاہیئے۔ جہاں یہ خون کے دھبے نظر آرہے ہیں"...... مادام ریکھا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور ان کے محتاط قدم تیز پڑنے لگ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے۔ وہاں واقعی سفید برف پر خون کے دھبے پڑے ہوئے تھے اور ساتھ ہی انہیں مشین پسٹل کی گولیوں کے کئی خول بھی چٹانوں کی جڑوں کے ساتھ پڑے نظر آرہے تھے۔

"لاش۔ وہ دیکھو نیچے لاش پڑی ہے۔ اوہ۔ اوہ یہ تو آتما رام کی لاش ہے"...... یکلخت کاشی نے چیختے ہوئے کہا اور ریکھا تیزی سے اس کی طرف بڑھ گئی۔ کاشی آگے کی طرف جھک کر نیچے گہرائی میں دیکھ رہی تھی۔

"ہاں۔ واقعی یہ آتما رام کی لاش ہے"...... ریکھا نے کہا

"یہ۔ یہ سب کیسے ہوگیا۔ وہ ہیلی کاپٹر کہاں گیا"...... کاشی نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ادھر آؤ۔ جلدی کرو۔ ادھر آؤ۔ ہم شدید خطرے میں ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً اس گیس سے بیہوش نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے ہمارے ساتھیوں کو ہلاک کر کے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کیا ہے اور نکل گئے ہیں

اب ہمیں ان کے ہیلی کاپٹر کو دیکھنا ہوگا۔ اگر وہ موجود ہے تو پھر تو ہماری جانیں بچ سکتی ہیں ورنہ نہیں"...... ریکھا نے کہا اور پھر ہر قسم کی احتیاط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے وہ واپس بھاگ پڑی۔ کاشی بھی اس کے پیچھے بھاگی۔

"آہستہ بھاگو ریکھا...... گر جاؤ گی"...... کاشی نے ریکھا کو بے تحاشا انداز میں بھاگتے دیکھ کر چیخ کر کہا۔ مگر ریکھا نے اپنی رفتار کم نہ کی۔ کاشی کسی نہ کسی طرح اس کا ساتھ دیتی رہی اور وہ دونوں چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے کئی بار نیچے گہرائی میں گرنے سے بال بال بچیں۔

"وہ۔ وہ ہیلی کاپٹر موجود ہے"...... کافی بھاگنے اور کئی موڑ کاٹنے کے بعد ریکھا نے ایک چٹان کی اوٹ سے باہر نکلتے ہی چیخ کر کہا۔ اور کاشی نے بھی سر ہلا دیا۔ مسلسل بھاگنے کی وجہ سے وہ بری طرح ہانپ رہی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر تک پہنچ ہی گئیں جو ایک مسطح چٹان پر کھڑا ہوا تھا۔

"شکر ہے ہیلی کاپٹر مل گیا ہے ورنہ ہم زندگی بھر اس برفانی سمندر سے نہ نکل سکتیں"...... ریکھا نے ہانپتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں جلدی سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئیں۔

"ارے اوہ۔ اس کا ٹرانسمیٹر تو توڑ دیا گیا ہے"...... ریکھا نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھتے ہی کہا اور کاشی ساتھ والی سیٹ پر آ کر بیٹھ چکی تھی۔

"واقعی ایسا لگتا ہے جیسے اسے جان بوجھ کر توڑا گیا ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ میں اسے درست کر سکتی ہوں۔ مجھے اس میں مہارت حاصل ہے۔

لیکن اسے جس انداز میں توڑا گیا ہے۔ اس کے لئے کافی وقت لگ جائے گا"...... کاشی نے جواب دیا۔

"کاش میں لیبارٹری میں موجود لانگ رینج ٹرانسمیٹر ساتھ لے آتی لیکن میں نے اس لئے اسے نہ اٹھایا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ اس لئے خواہ مخواہ وزن اٹھانے کا فائدہ۔ بہر حال تم اسے درست کرنا شروع کرو۔ میں اس دوران ہیلی کاپٹر کو اڑا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرتی ہوں"...... ریکھا نے کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ریکھا نے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کیا اور چند لمحوں بعد وہ فضا میں بلند ہو چکا تھا۔ جب کہ کاشی ہیلی کاپٹر کا ٹول بکس کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر مرمت کرنے کے آلات نکالنے میں مصروف ہو گئی۔

"یہاں تو کہیں بھی کوئی ہیلی کاپٹر نظر نہیں آ رہا۔ وہ لوگ آخر گئے کہاں"...... ریکھا نے ہیلی کاپٹر کو کافی بلندی پر لے جا کر پہاڑی کے گرد چکر لگاتے ہوئے کہا۔ لیکن کاشی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ٹرانسمیٹر مرمت کرنے میں مصروف تھی۔

"یہ لو ٹھیک ہو گیا۔ اسے اس انداز میں خراب کیا گیا تھا کہ بظاہر یہ کافی دیر کا کام لگتا تھا۔ لیکن جب میں نے اسے کھولا تب معلوم ہوا کہ اسے بڑی مہارت سے خراب کیا گیا ہے صرف اندر سے دو تاریں توڑ کر سائیڈوں پر نکال دی گئی ہیں۔ اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا تو ان تاروں کو جوڑ کر چند لمحوں میں ٹرانسمیٹر کو ورکنگ آرڈر میں لے آیا جا سکتا تھا بہر حال اب یہ کام کرے گا"...... کاشی نے کہا۔ اور ریکھا نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو

ایک جگہ فضا میں معلق کر دیا اور پھر اس پر پروجیکٹ کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگی ۔ اسے معلوم تھا کہ سپیشل ٹرانسمیٹر جیکب کے کنٹرول میں ہے ۔ وہ جیکب سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی ۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ جیکب اندر سے چیکنگ مشینوں کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں حقائق چیک کر چکا ہو گا ۔

" ہیلو ہیلو ۔ ریکھا کالنگ اوور "...... ریکھا نے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہی چیخ چیخ کر کال دینا شروع کر دی ۔

" یس ۔ جیکب اٹنڈنگ یو اوور "...... چند لمحوں بعد جیکب کی آواز سنائی دی اور ریکھا کے چہرے پر اس کی آواز سن کر مسرت کی لہر سی دوڑ گئی

" مسٹر جیکب ہم نے لیبارٹری سے باہر آکر دیکھا ہے ہمارے ساتھیوں کی لاشیں گہرائی میں پڑی نظر آئی ہیں ۔ ہمارا ہیلی کاپٹر بھی غائب ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ بھی کہیں نظر نہیں آ رہے ۔ یہ سب کیا ہوا ہے ۔ کیا آپ نے چیک کیا ہے اوور "...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا ۔

" کیا ۔ کیا...... آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں مادام ریکھا ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ میں نے تو آپ کے باہر جانے کی وجہ سے چیکنگ مشین آف کر دی تھی ۔ کیونکہ میرے خیال کے مطابق اب اس کی ضرورت نہ رہی تھی ۔ کہ آپ اور آپ کے ساتھی باہر جا رہے تھے اور ایکسم گیس کی وجہ سے وہ پاکیشیائی ایجنٹ بیہوش پڑے ہوں گے ۔ جنہیں آپ آسانی سے ختم کر دیں گی ۔ آپ کیا کہہ رہی ہیں اوور...... " جیکب کی حیرت اور پریشانی سے بھری آواز

سنائی دی ۔

" اوہ یہ تم نے کیا کیا...... کاش تم وہ مشین آن رکھتے ۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں ۔ اتنی جلدی وہ کہاں جا سکتے ہیں اوور "...... ریکھا نے بے چین لہجے میں کہا ۔

" اوہ ۔ کہیں وہ جناب شاگل اور ڈاکٹر تھمین کے ساتھ تو لیبارٹری کے اندر نہیں آ گئے ۔ اور مجھے اب آپ کی بات سن کر خیال آ رہا ہے اوور "...... یکلخت جیکب کی آواز سنائی دی اور ریکھا اس کی یہ بات سن کر بے اختیار سیٹ سے اچھل سی پڑی ۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ شاگل اور ڈاکٹر تھمین ۔ کیا مطلب یہ کیا کہہ رہے ہو تم اوور "...... ریکھا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا ۔

" مادام ۔ آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے جانے کے بعد ڈاکٹر الفرڈ نے دونوں راستے بند کر دیئے ۔ لیکن پھر جس جگہ آپ کے ساتھی موجود تھے وہاں سے کافرستانی سیکرٹ سروس کے چیف شاگل نے انٹرکام پر ڈاکٹر الفرڈ سے رابطہ قائم کیا ۔ چونکہ انٹرکام کا آپریٹنگ سیٹ میرے پاس ہے اس لئے میں اس سسٹم پر ہونے والی تمام گفتگو سن سکتا ہوں ۔ لیکن میں اس میں مداخلت نہیں کر سکتا ۔ البتہ اپنے انٹرکام پر بات کر سکتا ہوں ۔ جناب شاگل نے ڈاکٹر الفرڈ کو بتایا کہ وہ راستہ کھلا دیکھ کر اندر آئے ہیں اور راستہ بند ہو گیا ہے ۔ اس لئے وہ انٹرکام پر بات کر رہے ہیں ۔ اوور "...... جیکب نے شاگل اور ڈاکٹر الفرڈ کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو کی تفصیل بیان کر دی ۔

"اوہ۔ اوہ دھوکہ ہوا ہے۔ اوہ یہ شاگل نہیں ہو سکتا۔ وہ کبھی اس طرح کام نہیں کرتا۔ یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ عمران لہجہ بدل کر بات کرنے اور دوسروں کی آواز اور لہجہ ہو بہو اختیار کر لینے کا ماہر ہے۔ اب میں سمجھ گئی ہوں کہ کیا ہوا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً کسی بھی طریقے سے اس گیس کی زد سے بچ گئے اور جب میرے ساتھی باہر نکلے تو انہوں نے انہیں قتل کر دیا اور ان کی لاشیں گہرائیوں میں پھینک کر وہ سب اندر چلے گئے۔ عمران نے شاگل کے لہجے میں ڈاکٹر الفرڈ سے بات کر کے اسے چکر دیا ہے اور پورا پروجیکٹ اس وقت شدید خطرے میں ہے۔ ڈاکٹر الفرڈ کو فوراً ان کے پاس جانے سے روکو فوراً اوور"...... ریکھا نے اس بری طرح چیختے ہوئے کہا کہ اس کی آواز ہی بیٹھ گئی۔

"ویری بیڈ...... میں خود جا کر ڈاکٹر الفرڈ سے بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے جیکب نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ کیا ہوا۔ اوہ۔ پروجیکٹ ختم ہو جائے گا۔ اوہ۔ اوہ بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا ہوا"...... ریکھا نے ٹرانسمیٹر آف کر کے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑتے ہوئے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"فکر نہ کرو ریکھا جیکب اب نہ صرف ڈاکٹر الفرڈ کو روک لے گا بلکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دے گا"۔ کاشی نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں...... یہ لوگ جیکب کے بس کے نہیں ہیں۔ یہ دنیا کے خطرناک ترین لوگ ہیں۔ دیکھو اس پروجیکٹ کو بچانے کے لئے کیا کیا جتن نہ کئے گئے۔ لیکن یہ شیطانی روحیں تمام تحفظات کو بیکار کر کے لیبارٹری کے اندر پہنچ جانے میں کامیاب ہو چکی ہیں"...... ریکھا نے اسی طرح مایوسانہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات ہوتی ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا۔ اور ریکھا نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو...... چیف آف سیکرٹ سروس شاگل کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے شاگل کی آواز سنائی دی۔

"یس...... ریکھا اٹنڈنگ یو اوور"...... ریکھا نے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریکھا تم اور ہیلی کاپٹر میں۔ تم تو پروجیکٹ کے اندر تھیں۔ جبکہ میں نے تو ہیلی کاپٹر کی مخصوص فریکونسی پر کال کی ہے۔ اوور"...... شاگل کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تمہاری وجہ سے پروجیکٹ تباہ ہو رہا ہے۔ شاگل صرف تمہاری وجہ سے۔ اگر تم مجھے نہ کہتے کہ تمہارے آدمی دشمن ایجنٹوں کو ہلاک کرنے ہیلی کاپٹر پر آ رہے ہیں تو میں اسے دور فضا میں ہی تباہ کرا دیتی۔ پھر تم نے ایکسم گیس فائر کر کے انہیں یہ موقع دیا اور وہ تو بچ گئے اور جب میں اور میرے ساتھی باہر آئے میرے تو ساتھی مارے گئے اور اب عمران اور اس کے ساتھی پروجیکٹ کے اندر داخل ہو چکے ہیں۔ یہ سب کچھ صرف تمہاری

وجہ سے ہوا ہے اوور"...... ریکھا نے غصے کی شدت سے کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو۔ میں نے کب تم سے بات کی ہے مجھے تو تمہاری فریکونسی کا ہی علم نہیں ہے اور یہ تم کیا کہہ رہی ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی پروجیکٹ کے اندر پہنچ گئے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے اپنے آدمی انہیں اٹھانے اور ہیلی کاپٹر لانے کے لئے بھیجے تھے۔ وہ کہاں گئے اوور"...... شاگل نے بھی حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور شاگل کی بات سن کر ریکھا کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر جلتے ہوئے جہنم میں پھینک دیا ہو۔ وہ اب سمجھ گئی تھی کہ یہ سب کچھ عمران کا کیا دھرا ہے۔ عمران نے اپنی شیطانی صلاحیتوں سے اسے اور شاگل دونوں کو بیک وقت بیوقوف بنا دیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ...... شاگل غضب ہو گیا ہے۔ اس عمران نے ہم دونوں کو بیوقوف بنا دیا ہے۔ اوور"...... ریکھا نے کہا اور اسکے ساتھ ہی اس نے اب تک ہونے والے تمام واقعات کی تفصیل بھی بتا دی۔

"ویری بیڈ ریکھا۔ یہ تو واقعی غضب ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ جس کو روکنے کے لئے ہم سب نے اتنے پاپڑ بیلے۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ فوراً جیکب سے بات کرو۔ اگر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا ہے تو ٹھیک ہے جس کا مجھے ویسے یقین نہیں ہے۔ دوسری صورت میں تم یہاں چیکنگ ہیڈ کوارٹر میں آجاؤ میں تمہیں اس کا محل وقوع بتا دیتا ہوں۔ عمران اس پروجیکٹ کی اندرونی مشینری کو ضرور تباہ کر سکتا ہے

لیکن وہ پورے پروجیکٹ کو نہیں اڑا سکتا۔ کیونکہ وہ اور اس کے ساتھی اندر ہیں۔ اس لئے وہ لازماً باہر آئے گا اور تمہارے والے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر بھاگنے کی کوشش کرے گا اور میں یہاں سے طیارہ شکن میزائلوں سے اسے نشانہ بناؤں گا۔ اس طرح وہ اور اس کے ساتھی یقینی موت کے گھاٹ اتر جائیں گے۔ اس طرح ہم ناکام رہ کر بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ مشینری کا کیا ہے وہ دوسری آجائے گی۔ لیکن تمہاری یہاں میرے پاس موجودگی ضروری ہے۔ تاکہ عمران کہیں پھر تمہیں میری آواز میں اور مجھے تمہاری آواز میں بیوقوف بنا کر نکل نہ جائے۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری بات درست ہے۔ پروجیکٹ کے ساتھ تو جو ہو گا سو ہو گا۔ لیکن عمران کو کسی صورت بھی زندہ یہاں سے واپس نہیں جانا چاہیے۔ مجھے چیکنگ ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع بتاؤ۔ اوور"...... ریکھا نے کہا اور جواب میں شاگل نے اسے تفصیل سے چیکنگ ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع بتا دیا

"او۔ کے...... میں جیکب سے بات کر کے آ رہی ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... ریکھا نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر جیکب کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ کیونکہ اس ٹرانسمیٹر میں ہر بار نئے سرے سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنی پڑتی تھی۔ ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی پہلے سے ایڈجسٹ شدہ فریکونسی بھی ساتھ ہی خود بخود واش ہو جاتی تھی۔

فریکونسی ایڈجسٹ کر کے ریکھا نے جیکب کو کال دینا شروع کر دی۔

لیکن کافی دیر تک دوسری طرف سے کال اٹنڈ نہ کی گئی تو ریکھا سمجھ گئی کہ اب جیکب سے بات نہیں ہو سکتی۔ پروجیکٹ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی قابض ہو چکے ہوں گے اور ہو سکتا ہے انہوں نے جیکب کو ہلاک کر دیا ہو چنانچہ اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھا کر اس نے اسے تیزی سے موڑا اور اسے پوری رفتار سے چیکنگ ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑانا شروع کر دیا۔

"اب چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے عمران کو کسی صورت میں بھی زندہ واپس نہیں جانا چاہیے۔ کسی بھی صورت میں۔ کسی بھی قیمت پر"...... ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور کاشی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا

صفدر مشین سے نکلنے والی سرخ لہر کی زد میں آکر چیختا ہوا جیسے ہی پشت کے بل نیچے گرا۔ عمران نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل۔ تنویر اور جولیا نے بھی اپنے اپنے مشین پسٹلز کے ٹریگر دبا دیئے۔ اور ماحول مشین پسٹل کے دھماکوں اور ہال نما کمرے میں موجود ڈاکٹر الفرڈ کے ساتھیوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی گولیوں کی بارش نے کئی مشینیں بھی دھماکوں سے تباہ ہو گئیں۔ ادھر صفدر کے نیچے گرتے ہی مطلوب بجلی کی سی تیزی سے صفدر پر جھکا مگر صفدر ایک جھٹکے سے اپنے کاندھے پر موجود ڈاکٹر الفرڈ کو ہٹا کر اٹھ کھڑا ہوا یہ شاید صفدر کی خوش قسمتی تھی کہ سرخ لہر اس کے جسم کے اس حصے پر پڑی تھی جس طرح بیہوش ڈاکٹر الفرڈ کا جسم اس نے اٹھایا ہوا تھا اور سرخ لہر ڈاکٹر الفرڈ کی پشت پر پڑی تھی۔ البتہ اس سے صفدر کو دھکا اس قدر زور دار لگا تھا کہ وہ بے اختیار پشت کے بل فرش پر جا گرا تھا۔ لیکن وہ اس قابل

ہر کی زد سے بال بال بچ گیا تھا۔ جبکہ ڈاکٹر الفرڈ اس کا شکار ہو چکا تھا۔ اور جس جگہ سرخ لہر پڑی تھی وہاں ڈاکٹر کا جسم راکھ کی طرح سیاہ نظر آ رہا تھا۔

" پھیل جاؤ...... اور جو بھی یہاں ہو اسے ہلاک کر دو......" عمران نے چیختے ہوئے کہا اور تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں تیزی سے مرنے والوں کے جسموں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ جبکہ عمران تیزی سے صفدر کی طرف مڑا۔ لیکن صفدر اس دوران اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

" اوہ۔ تم بچ گئے۔ شکر ہے خدا کا"...... عمران نے صفدر کو صحیح سلامت کھڑے دیکھ کر اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر الفرڈ کی وجہ سے بچ گیا ہوں ورنہ شاید آج میری موت آ ہی گئی تھی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" موت اپنے وقت پر ہی آئے گی صفدر"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس پلٹ کر اس دروازے کی طرف بھاگ پڑا جس سے وہ نوجوان جو دہلیز پر مرا پڑا تھا نکلا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک کرسی اور میز کے علاوہ ہر طرف چیکنگ مشینیں نصب تھیں۔ میز پر ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی پڑا تھا۔ چیکنگ مشینیں بند تھیں۔ عمران نے جھک کر ٹرانسمیٹر کو دیکھا تو دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اس پر اس ہیلی کاپٹر کی مخصوص فریکونسی ابھی تک ایڈجسٹ شدہ موجود تھی جس پر وہ یہاں آئے تھے اور ساتھ موجود ایک ڈائل کا مخصوص کاشن بتا رہا تھا کہ آخری بار اس فریکونسی پر کال ہوئی ہے۔

" اس ہیلی کاپٹر پر کون پہنچ گیا"...... عمران نے چونک کر کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس میں شاگل کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

کیا بکواس کر رہی ہو۔ میں نے کب تم سے بات کی ہے......" شاگل غصے سے چیختے ہوئے کہہ رہا تھا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ وہ تو آتے وقت ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر اس لئے توڑ آیا تھا تاکہ اگر ان کی واپسی کے وقت شاگل کال کرے تو وہ یہی سمجھے کہ ٹرانسمیٹر خراب ہو چکا ہے۔ لیکن اب اس پر بات ہو رہی تھی اور شاگل کا پہلا فقرہ سن کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ ہیلی کاپٹر پر ریکھا ہو گی۔ چونکہ اس ٹرانسمیٹر پر بھی ہیلی کاپٹر والی فریکونسی پہلے سے ایڈجسٹ تھی۔ اس۔ لئے وہ ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو خاموش کھڑا سنتا رہا۔ اور جب کال ختم ہو گئی تو عمران کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس گفتگو سے ایک نیا اور حقیقی خطرہ سامنے آ گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس پہاڑی کی چوٹی پر اور چیکنگ ہیڈ کوارٹر پر طیارہ شکن میزائلوں کا سسٹم نصب ہے۔ جسے اس چیکنگ ہیڈ کوارٹر سے آپریٹ کیا جاتا تھا۔ وادی کافی وسیع تھی۔ لیکن عمران پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ میزائل کی مدد سے وادی کے کنارے پر ان کے بیلون کو ہٹ کر دیا گیا تھا۔ اس لئے اب جیسے ہی وہ ریکھا کے ساتھیوں کے ہیلی کاپٹر پر باہر نکلے گا۔ اسے آسانی سے تباہ کیا جا سکتا ہے اسے حقیقتاً شاگل کے ذہن پر حیرت ہو رہی تھی جس نے واقعی بروقت بہترین بات سوچی تھی کہ عمران پروجیکٹ کے اندر رہ کر پروجیکٹ کو مکمل طور پر تباہ نہیں کر سکے گا۔ لازماً ہیلی کاپٹر پر باہر آئے گا اور اسے آسانی

سے ہٹ کیا جا سکتا ہے۔ وہ خاموش کھڑا سوچتا رہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور تیزی سے واپس مڑا اس کے ساتھی اس ہال کمرے میں موجود تھے۔

"یہاں ان کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں تھا"...... صفدر نے عمران کے ہال میں داخل ہوتے ہی کہا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پروجیکٹ کے اندر طاقتور وائرلیس چارج بم فٹ کر دو تاکہ اسے مکمل طور پر ختم کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم بے حد الجھے ہوئے نظر آ رہے ہو"...... جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ جولیا کو واقعی عمران کا چہرہ دیکھ کر اس کی اندرونی کیفیات کا علم ہو جاتا تھا۔ حالانکہ عمران کے چہرے سے اس کی اندرونی کیفیت کا جان لینا خاصا مشکل کام تھا لیکن جولیا کے عمران سے قلبی تعلق کی وجہ سے اس کی کوئی خاص حس اس معاملے میں کام کرنے لگ جاتی تھی۔

"ہاں ہماری واپسی کا مسئلہ الجھ گیا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"واپسی کا مسئلہ الجھ گیا ہے۔ وہ کیسے۔ سٹور میں مخصوص ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ اور ہمارا دوسرا ہیلی کاپٹر بھی باہر موجود ہے۔ ہم ان پر بیٹھ کر اطمینان سے یہاں سے نکل جائیں گے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

اس وقت مطلوب اور جولیا ہی عمران کے پاس موجود تھے۔ جبکہ باقی ساتھی عمران کی ہدایت کے مطابق طاقتور بم پروجیکٹ میں نصب کرنے

میں مصروف ہو گئے تھے۔

"میرا بھی یہی خیال تھا لیکن"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر ریکھا اور شاگل کے درمیان ہونے والی گفتگو دہرا دی۔ اور جولیا کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اوہ۔ واقعی پھر تو ایک لحاظ سے ہم پھنس کر رہ گئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے جناب۔ اگر آپ اسے قبول کریں تو"...... ساتھ کھڑے مطلوب نے کہا تو عمران اور جولیا دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"کیسی تجویز"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اگر ہماری واپسی ہیلی کاپٹر کی بجائے سکیٹنگ کے ذریعے ہو تو پھر ہم بچ کر نکل سکتے ہیں"...... مطلوب نے کہا۔

"اور انہوں نے ہمارے کرتب دیکھ کر اگر ہیلی کاپٹر ہمارے سروں پر لا کر ہم پر فائر کھول دیا تو پھر روحوں کی واپسی عالم بالا کی طرف ہونی شروع ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مطلوب کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اوہ واقعی مجھے اس بات کا تو خیال بھی نہ آیا تھا"...... مطلوب نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور عمران نے اس کے کاندھے پر ہلکی سی تھپکی دی

"یہ بہت گہرے معاملات ہیں۔ اس لئے تمہیں شرمندہ ہونے کی

ضرورت نہیں ۔ یہ ہمارا مسئلہ ہے اور ہم خود اسے حل کریں گے ۔ ہم ویسے ہی تمہارے شکر گزار ہیں کہ اس وادی تک پہنچنے میں تمہارا ہی تعاون شامل ہے " ...... عمران نے اسکی تعریف کرتے ہوئے کہا اور مطلوب کے چہرے پر مسرت کی لہریں سی دوڑنے لگ گئیں ۔

" میں نے آپ پر کوئی احسان نہیں کیا جناب ۔ میں نے اپنے وطن کی خدمت کی ہے اور یہ میرا فرض تھا "...... مطلوب نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا ۔

" کچھ سوچو عمران "...... جولیا نے بے تاب سے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا ۔

" ایک تجویز ہے تو سہی میرے ذہن میں ۔ لیکن ڈر لگتا ہے کہ تم تجویز سن کر ناراض نہ ہو جاؤ "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" کیسی تجویز ۔ میں کیوں ناراض ہوں گی "...... جولیا نے حیران ہو کر کہا ۔

" تجویز تو وہی پرانی ہے ۔ وہاں پاکیشیا میں تو ظاہر ہے باقاعدہ گھر بنانا پڑے گا ۔ یہاں بنی بنائی ہر چیز موجود ہے اور صفدر نہ سہی مطلوب کو یقیناً خطبہ نکاح بھی آتا ہوگا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" تم سنجیدہ نہیں ہو سکتے "...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔

" فی الحال تو سنجیدہ ہوں ۔ البتہ بعد میں یقیناً رنجیدہ ہوتا رہوں گا ۔ لیکن وہ بعد کا مسئلہ ہے "...... عمران نے کہا اور جولیا اس طرح غور سے عمران کو دیکھنے لگی جیسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہی ہو ۔

" تمہارا مطلب ہے کہ میں تمہیں تکلیف پہنچاؤں گی ۔ تم میری وجہ سے رنجیدہ رہو گے ۔ یہی مطلب ہے ناں تمہارا ...... " جولیا کے لہجے میں ناراضگی کا عنصر واقعی نمایاں ہو گیا تھا ۔

" ارے ۔ ارے میں تو دوسروں کے تجربات کی بنا پر ایسا کہہ رہا ہوں "...... عمران نے کہا اور جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر مڑ کر تیزی سے باہر راہداری کی طرف بڑھ گئی ۔ مطلوب حیرت سے ان دونوں کے درمیان ہونے والی یہ گفتگو سن رہا تھا ۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی ظاہر ہے وہ عمران کی بات کا مطلب اور جولیا کی رنجیدگی کا اصل پس منظر کیسے سمجھ سکتا تھا اس کے باوجود وہ خاموش کھڑا تھا ۔

" اگر یہاں سفید پینٹ مل جاتا تو شاید مسئلہ حل ہو جاتا ...... " عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔

" سفید پینٹ کیا مطلب ...... پینٹ سے کیا ہوگا "...... مطلوب نے چونک کر پوچھا ۔

" میں سوچ رہا تھا کہ اگر ہیلی کاپٹر مکمل سفید پینٹ کر دیا جائے تو سفید برف کے ماحول کی وجہ سے چیکنگ مشین سے نکلنے والی مخصوص ریز کو دھوکہ دیا جا سکتا تھا "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" واقعی ...... لیکن یہاں پینٹ کیسے موجود ہو سکتا ہے ...... " مطلوب نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا ۔ اس کے ساتھی واپس آ گئے ۔

" پورا اسلحہ فٹ کر دیا ہے "...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات

میں سہلا دیا۔

"آؤ پھر یہاں سے نکلیں ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ باہر گھیرا ڈال لیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور واپس راہداری کی طرف مڑ گیا۔

"یہ جولیا کہاں ہے"۔۔۔۔۔۔ تنویر نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران عمران ۔۔۔۔۔۔ یہ ٹرانسمیٹر کال کا کاشن دے رہا ہے ۔۔۔۔۔۔" اسی لمحے دور سے جولیا کی تیز آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ باقی ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔۔۔۔ پرائم منسٹر کافرستان کالنگ ڈاکٹر الفرڈ اوور ۔۔۔۔۔۔" ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی اور عمران کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی لہرائی۔

"یس ڈاکٹر الفرڈ اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر الفرڈ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر الفرڈ ۔۔۔۔۔۔ میں پرائم منسٹر کافرستان بول رہا ہوں۔ پروجیکٹ کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ میں ایک خصوصی دورے پر ملک سے باہر تھا اس لئے رابطہ نہ رکھ سکا۔ اوور ۔۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے اس بار پرائم منسٹر کی باوقار آواز سنائی دی۔

"پروجیکٹ تکمیل کے قریب ہے جناب ۔۔۔۔۔۔ لیکن ایک اہم الجھن درپیش ہے اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر الفرڈ کے لہجے میں بات کرتے

ہوئے کہا۔

"الجھن ۔۔۔۔۔۔ کیسی الجھن اوور"۔۔۔۔۔۔ پرائم منسٹر کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔

"فوری طور پر ایک خاص پرزہ مجھے چاہیے۔ میں پروجیکٹ سے باہر نہیں جا سکتا۔ پروجیکٹ اس وقت اس پوزیشن میں ہے کہ بس اس پرزے کے فٹ ہوتے ہی یہ کام شروع کر دے گا۔ لیکن اگر وہ پرزہ نہ ملا تو پھر مزید ایک دو ماہ لگ جائیں گے۔ آپ مجھے وہ پرزہ فوری طور پر اپنے کسی خاص آدمی کے ہاتھ بھجوا دیں۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کونسا پرزہ اور کہاں سے ملے گا۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"عام سا پرزہ ہے جناب"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور واقعی ایک عام سے پرزے کا نام بتا دیا۔

"ٹھیک ہے میں بھجوا دیتا ہوں۔ لیکن ظاہر ہے اس میں کچھ وقت لگ جائے گا۔ کیونکہ وہاں بوما ہیلی کاپٹر ہی جا سکتا ہے اور بوما ہیلی کاپٹرز فوج کی تحویل میں ہوتے ہیں۔ وہاں سے اسے حاصل کر کے آدمی کو بھجوانا ہو گا اوور"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پرائم منسٹر صاحب نے کہا۔

"جناب آپ کی بات درست ہے لیکن اگر آپ بوما ہیلی کاپٹر کی بجائے خصوصی جنگی ہیلی کاپٹر بھجوا دیں تو وہ جلدی یہاں پہنچ جائے گا اور وہ آپ کو فوری طور پر مہیا بھی ہو جائے گا اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خصوصی جنگی ہیلی کاپٹر اس قدر بلندی پر پرواز کرے گا اوور"۔۔۔۔۔۔

پرائم منسٹر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یس سر۔ عام جنگی ہیلی کاپٹر تو اس قدر بلندی پر پرواز نہیں کر سکتے۔ لیکن خصوصی جنگی ہیلی کاپٹر کے انجن انتہائی پاور فل ہوتے ہیں۔ ہمارے اسرائیل میں تو بوما کی بجائے ایسے مواقع پر ان سے ہی کام لیا جاتا ہے اور سر وہ پرزہ بھی ایئر فورس کے عام سے سٹور سے ہی دستیاب ہو جائے گا۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے...... پھر تو وہ فوری مہیا ہو سکتا ہے اور جلدی پہنچ بھی جائے گا زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں۔ لیکن اس کا پائلٹ اس پہاڑی کو کیسے ٹریس کرے گا۔ جس پر آپ کا پروجیکٹ ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ اسے وادی وارنگ میں بھجوا دیں۔ میرے آدمی باہر نکل کر اسے بلیو لائٹ دیں گے۔ اس طرح وہ آسانی سے ہم تک پہنچ جائے گا۔ لیکن سر ایک بات ہے۔ آپ پائلٹ کو ہدایت کر دیں کہ وادی وارنگ میں داخل ہو کر ٹرانسمیٹر استعمال نہ کرے میرا مطلب ہے۔ نہ ہی ٹرانسمیٹر سے کال کرے اور نہ ٹرانسمیٹر پر آنے والی کسی کال کو اٹنڈ کرے۔ کیونکہ اس پہاڑی کی چوٹی پر مخصوص طیارہ شکن میزائل نصب ہیں اور بلیو لائٹ سے نکلنے والی ریز ٹرانسمیٹر کی لہروں سے مل کر ان میزائلوں کو ڈی چارج کر سکتی ہیں۔ اس طرح پوری پہاڑی ہی تباہ ہو سکتی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ میں خصوصی طور پر اسے ہدایت کر دوں گا۔ وہ

دشمن پاکیشیائی ایجنٹ تو نہیں پہنچے۔ اوور"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"نو سر۔ یہاں ہر طرف امن ہے اور ویسے بھی پرزہ آتے ہی پروجیکٹ آن ہو جائے گا اور اس کے بعد تو کوئی بھی ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"او۔ کے...... اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کا رابطہ ختم ہو گیا عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں۔ قدرت نے ہمارے بچاؤ کی ایک صورت نکال تو دی ہے۔ اگر یہ خصوصی جنگی ہیلی کاپٹر یہاں پہنچ گیا تو ہم ان میزائلوں کی زد سے نکل کر باہر آسانی سے پہنچ سکیں گے" عمران نے کہا۔

"یہ بلیو کاشن کیا تھا جس کا تم نے ذکر کیا ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

"وہ تو میں نے اسے ڈرانے کے لئے کہا تھا۔ تم نے دیکھا نہیں کہ ہماری ٹارچ کے شیشے کا رنگ نیلا ہے۔ دراصل یہاں سفید برف کے علاقے میں رنگدار شیشوں والی ٹارچیں استعمال ہوتی ہیں جس سے اس کی لائٹ سفید پس منظر میں واضح بھی دکھائی دیتی ہے اور دور سے بھی۔ پرائم منسٹر صاحب صرف سیاستدان ہے۔ اس لئے انہیں ان باریک باتوں کا کیسے علم ہو سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ہو بھی سہی تو تم جیسی عقل کہاں سے آئے گی اس کے پاس"...... جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا اور کمرہ ہلکے ہلکے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

چیکنگ ہیڈ کوارٹر کے بڑے کمرے میں ریکھا۔ کاشی۔ شاگل اور میجر کرشن چاروں مشینوں پر نظریں جمائے بیٹھے ہوئے تھے مشین پر موجود ایک بڑی سکرین چار حصوں میں تقسیم تھی اور ہر حصے پر وارنگ پہاڑی کی ایک سمت دور دور تک دکھائی دے رہی تھی۔ یہ سیٹ اپ میجر کرشن نے خصوصی طور پر کیا تھا تاکہ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر پر پہاڑی سے پرواز کریں وہ ان کی سمت کا اندازہ لگا کر اسے میزائلوں کا ٹارگٹ بنا سکیں۔ اگر وہ پہاڑی کو کلوز اپ میں کر لیتے تو جب تک وہ اسے دوبارہ لانگ رینج پر ایڈجسٹ کرتے۔ عمران کا ہیلی کاپٹر نجانے کس طرف نکل جاتا اس طرف ٹارگٹ سیٹ کرنے میں ہی کافی وقت لگ سکتا تھا۔

"یہ آخر اندر کیا کر رہا ہے"....... شاگل نے بے چین لہجے میں کہا۔

"ہاں اب تک تو اسے باہر آجانا چاہیے تھا"....... ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ٹرانسمیٹر پر اس سے بات نہیں ہو سکتی"..... ساتھ بیٹھی ہوئی کاشی نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ہم نے اس سے بات کی تو اسے شک پڑ جائے گا وہ شیطانی ذہن کا مالک ہے۔ ہو سکتا ہے پھر ہمیں کسی نئے چکر میں ڈال دے اور خود یہاں سے فرار ہو جائے"..... ریکھا نے کہا اور شاگل نے اسکی تائید میں سر ہلا دیا۔

"میجر کرشن تمہارے میزائل اسے ٹارگٹ بنانے میں کتنا وقت لیں گے"....... شاگل نے اچانک میجر کرشن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جناب۔ زیادہ سے زیادہ دو منٹ......" میں نے پہلے ہی ہدایات جاری کر دی ہیں اور سب لوگ اسے ہٹ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں"...... میجر کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر نجانے کتنا وقت گزرا تھا کہ یکلخت میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی۔ میجر کرشن نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔ باقی بھی چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"یس"...... میجر کرشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ کیپٹن بابو رام بول رہا ہوں۔ کافرستان کی طرف سے ایک خصوصی جنگی ہیلی کاپٹر وادی کی طرف انتہائی تیز رفتاری سے آ رہا ہے۔ آپ چار نمبر مشین پر اسے چیک کر سکتے ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا میں دیکھتا ہوں"..... میجر کرشن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھایا اور ایک مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"خصوصی جنگی ہیلی کاپٹر کافرستان کی طرف سے...... وہ کیوں ادھر آرہا ہے"...... ریکھا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہ شاید وادی مشکبار جا رہا ہو گا۔ شارٹ کٹ کے لئے ادھر سے نکلا ہو"...... شاگل نے جواب دیا۔

"لیکن پرائم منسٹر صاحب کے خصوصی حکم کے تحت وادی وارنگ کو مکمل طور پر ایئر آف کیا جا چکا ہے۔ ادھر سے کوئی جنگی طیارہ یا ہیلی کاپٹر نہیں گزر سکتا"...... ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"واقعی یہ خصوصی جنگی ہیلی کاپٹر ہے اور خاصی سپیڈ سے آرہا ہے"...... میجر کرشن نے مشین کی سکرین پر نظر آنے والے ہیلی کاپٹر کو دیکھتے ہوئے کہا اور وہ سب ہی سکرین پر اسے دیکھنے لگے۔ اس پر کافرستان کی فوج کا مخصوص نشان بھی انہیں واضح طور پر نظر آرہا تھا۔

"اس کی فریکونسی معلوم ہوتی تو اس کے پائلٹ سے بات کی جا سکتی تھی"...... ریکھا نے کہا۔

"ان کی ایک مخصوص فریکونسی ہوتی ہے مادام اور وہ مجھے معلوم ہے"...... میجر کرشن نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ہاں تمہارا تعلق بھی تو فوج سے ہی ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"ملواؤ فریکونسی میں اس سے خود بات کرتا ہوں"...... شاگل نے بے چین سے لہجے میں کہا۔ اور میجر کرشن نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ارے۔ ارے یہ تو وارنگ پہاڑی کی طرف جا رہا ہے۔ اس کا رخ تو

ادھر ہے"...... یکلخت ریکھا نے چیختے ہوئے کہا اور شاگل بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"جلدی پائلٹ کو کال کرو۔ جلدی کرو یہ احمق ادھر کیوں جا رہا ہے۔ نانسنس"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہیلو ہیلو...... میجر کرشن کالنگ پائلٹ سپیشل ایر کرافٹ اوور"...... میجر کرشن نے تیز تیز لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔ لیکن مسلسل کال دینے کے باوجود دوسری طرف سے کال اٹنڈ نہ کی گئی اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ خصوصی ہیلی کاپٹر وارنگ پہاڑی پر اتر گیا۔ اب وہ چار نمبر مشین پر نظر نہ آرہا تھا اور جس مشین پر وارنگ پہاڑی کے چاروں طرف کی فضا سکرین پر نظر آرہی تھی۔ وہاں بھی ہیلی کاپٹر اس لئے نظر نہ آرہا تھا کہ اس کا ٹارگٹ پہاڑی سے کافی ہٹ کر رکھا گیا تھا۔

"ویری بیڈ۔ یہ کہاں سے آٹپکا۔ نانسنس۔ یہ کون ہے۔ یہ کون مین پروجیکٹ پر اترا ہے"...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے کسی کو بھی شاگل کے سوالات کے جواب کا علم نہ تھا۔ اس لئے وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"ایئر مارشل کو کال کرو۔ ایئر مارشل سے کال ملاؤ۔ ایئر ہیڈ کوارٹر سے بات کراؤ"...... یکلخت شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... میجر کرشن نے کہا اور اس نے تیزی سے کافرستان کے ایئر ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کالنگ اوور"

...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی شاگل نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ایئر ہیڈ کوارٹر اسٹنڈنگ یو اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ایئر مارشل سے بات کراؤ فورس۔ اوور" شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب ایئر مارشل صاحب تو ملک سے باہر ہیں۔ وائس ایئر مارشل صاحب موجود ہیں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو وائس ایئر مارشل ماتھر سپیکنگ اوور"...... وائس ایئر مارشل کی باوقار آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ آپ سے تو پہلے بھی بات ہوئی تھی۔ آپ نے کہا تھا کہ بوما ہیلی کاپٹر صرف پرائم منسٹر کی اجازت سے بھجوایا جا سکتا ہے۔ وہی ہیں ناں آپ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ میں وہی ہوں اوور" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ حکومت نے وادی وارنگ کو ایئر بلاک رکھنے کا حکم دے رکھا ہے۔ معلوم ہے ناں آپ کو۔ اوور......" شاگل نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر معلوم ہے۔ حکم بھی میں نے ہی جاری کیا تھا اوور......" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تو پھر تمہارا سپیشل جنگی ہیلی کاپٹر یہاں وادی وارنگ میں کیوں آیا ہے۔ کیوں پہاڑی وارنگ پر اترا ہے جواب دو۔ اوور......" شاگل نے

چیختے ہوئے کہا۔

"جناب یہ خصوصی ہیلی کاپٹر پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر وہاں بھیجا گیا ہے۔ پرائم منسٹر صاحب خود ایئر ہیڈ کوارٹر تشریف لائے تھے۔ انہوں نے ایئر ہیڈ کوارٹر کے مین سٹور سے ایک پرزہ منگوایا اور پھر ایک خصوصی جنگی ہیلی کاپٹر کو تیار کرنے کا حکم دیا اور اس کا پائلٹ کو اپنے پاس طلب فرما کر انہوں نے اسے خصوصی ہدایات دیں۔ اور خود اپنے سامنے اسے روانہ کرنے کے بعد وہ واپس گئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"پرائم منسٹر صاحب نے خود بھجوایا ہے اسے۔ کیوں۔ کیا ضرورت پڑ گئی تھی۔ اوور"...... شاگل نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ وہ پرائم منسٹر ہیں۔ میں ان سے کیسے یہ بات پوچھ سکتا ہوں۔ آپ خود ان سے پوچھ لیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... شاگل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور میجر کرشن نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"وہ۔ وہ ہیلی کاپٹر اب چار نمبر پر نظر آنے لگ گیا ہے وہ دیکھئے"...... اچانک کاشی نے کہا اور وہ سب اس مشین کی طرف متوجہ ہو گئے۔ جس کو چار نمبر مشین کہا گیا تھا۔ واقعی اس پر اب وہ خصوصی جنگی ہیلی کاپٹر صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ آخر یہاں کرنے کیا آیا تھا"...... ریکھا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

" اس کا رخ کافرستان کی طرف تو نہیں ۔ یہ تو مغرب کی طرف جا رہا ہے ۔ ادھر تو شوگران کی سرحد ہے "...... یکلخت میجر کرشن نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ واقعی ۔ یہ تو ادھر جا رہا ہے ۔ کیا مطلب ہوا ۔ جلدی کرو پرائم منسٹر ہاؤس کی سپیشل فریکونسی ایڈجسٹ کرو ۔ میں بتاتی ہوں فریکونسی "...... ریکھا نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتانی شروع کر دی ۔ میجر کرشن نے جلدی سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی

" ہیلو ہیلو ...... چیف آف پاور ایجنسی ریکھا کالنگ اوور ...... " ریکھا نے ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی کہا۔

" پرائم منسٹر صاحب سے بات کراؤ ۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی اوور "...... ریکھا نے چیختے ہوئے کہا۔

" یس مادام ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو مادام ریکھا کیا بات ہے ۔ کیوں کال کیا ہے آپ نے ۔ کیا وہ سپیشل جنگی ہیلی کاپٹر پروجیکٹ پر نہیں پہنچا ۔ اسے تو اب تک پہنچ جانا چاہیے ۔ اوور "...... پرائم منسٹر صاحب کے لہجے میں حیرت تھی۔

" آپ نے اسے بھجوایا ہے سر ۔ اوور "...... ریکھا نے بڑی مشکل سے اپنے لہجے کو نرم کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں ڈاکٹر الفرڈ کے کہنے پر بھجوایا ہے ۔ انہیں فوری طور پر ایک پرزہ چاہیے تھا ۔ بوما ہیلی کاپٹر کے لئے وقت چاہیے تھا اس لئے ان کے ہی کہنے پر سپیشل ہیلی کاپٹر بھجوایا گیا ہے کیوں کیا بات ہے ۔ ویسے تم نے کال

کیوں کی ہے ۔ اوور ...... " پرائم منسٹر صاحب نے پوچھا۔

" ڈاکٹر الفرڈ نے آپ کو خود کال کیا تھا اوور "...... ریکھا نے ان کے سوال کا جواب دینے کی بجائے پھر سوال کرتے ہوئے کہا۔

" میں نے کال کیا تھا ۔ میں ایک خصوصی دورے پر ملک سے باہر گیا ہوا تھا اس لئے رابطہ نہ رہ سکا تھا ۔ واپسی پر میں نے رابطے کے لئے کال کیا تو ڈاکٹر الفرڈ نے پرزہ طلب کیا اور ساتھ ہی انہوں نے اس کی فوری ترسیل کے لئے ترکیب بھی بتا دی ۔ مگر ہوا کیا ہے ۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم اس وقت کسی الجھن میں ہو ۔ اوور "...... پرائم منسٹر صاحب کا لہجہ بھی الجھن زدہ تھا۔

" سر ۔ اب کیا بتاؤں ۔ مین پروجیکٹ پر ڈاکٹر الفرڈ کی جگہ پاکیشیائی ایجنٹوں عمران اور اس کے ساتھیوں کا قبضہ ہو گیا ہے ۔ اور ہم ان کے ہیلی کاپٹر کو میزائلوں کی مدد سے تباہ کرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے کہ کافرستان ایئر فورس کا یہ جنگی ہیلی کاپٹر وادی دارنگ پر پہنچ گیا ۔ ظاہر ہے ہم اسے تو ہٹ نہیں کر سکتے تھے ۔ وہ پہاڑی دارنگ پر جہاں مین پروجیکٹ ہے اتر گیا ۔ ہم نے ایئر وائس مارشل سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ آپ نے اسے خود بھیجا ہے ۔ اس لئے آپ سے بات کی ہے اور ہیلی کاپٹر واپس اڑ کر اب بجائے کافرستان کی طرف جانے کے اس سمت جا رہا ہے جدھر شوگران کی سرحد قریب ہے اور اب تک وہ ہمارے میزائلوں کی زد سے بھی دور ہو چکا ہو گا ۔ اس میں یقیناً عمران اور اس کے ساتھی موجود ہوں گے اوور "...... ریکھا نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اوور"...... پرائم منسٹر صاحب کی حیرت اور بوکھلاہٹ سے پر آواز سنائی دی۔

"جناب تفصیلات بعد میں آپ کو بتا دی جائیں گی۔ آپ پلیز فوری طور پر کافرستان ایئر فورس کو حکم دے دیں کہ وادی وارنگ سے کافرستان کی سرحد کے درمیان جتنے بھی ایسے اڈے ہوں جہاں سے اس سپیشل جنگی ہیلی کاپٹر کو ہٹ کیا جا سکتا ہو۔ ان اڈوں سے اس ہیلی کاپٹر کو فوری طور پر ہٹ کر دیا جائے۔ پلیز جناب فوری حکم دے دیں۔ ورنہ عمران اور اس کے ساتھی نکل جائیں گے اوور"...... ریکھا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا میں خصوصی ٹرانسمیٹر پر آرڈر دے دیتا ہوں اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ریکھا کے اشارے پر میجر کرشن نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"وہ واقعی ہمارے میزائلوں کی رینج سے نکل چکا ہے قسمت ہمیشہ عمران کے ساتھ رہتی ہے۔ جب بھی وہ پھنستا ہے۔ کوئی نہ کوئی بات ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ بچ نکلتا ہے"...... شاگل نے انتہائی افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"صرف قسمت ہی کی بات نہیں۔ وہ عقل سے کام لیتا ہے۔ اب دیکھو پرائم منسٹر صاحب نے انہیں کال کی تو اس نے فوری طور پر انہیں کافرستان سے سپیشل جنگی ہیلی کاپٹر بھجوانے پر آمادہ کر لیا اور ہم بیٹھے منہ دیکھتے رہ گئے"...... ریکھا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"شوگرانی سرحد یہاں سے کافی دور ہے جناب۔ ہیلی کاپٹر اتنی جلدی

وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ ایئر فورس اسے راستے میں ضرور ہٹ کر لے گی"...... میجر کرشن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور میجر کرشن نے جلدی سے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو...... علی عمران کالنگ چیف آف سیکرٹ سروس جناب پاگل۔ اوہ سوری چھاگل۔ اوہ ویری سوری شاگل اور چیف آف پاور ایجنسی مادام پھیکا۔ اوہ یہ گرامر کی غلطی ہو گئی۔ مادام پھیکی ہونا چاہیے۔ مگر شاید کافرستان والوں کی گرامر ہی غلط ہے جو نام پھیکا رکھ دیا ہے۔ اوہ سوری ریکھا۔ آپ دونوں شاید اس انتظار میں ہوں گے کہ آتش بازی کا مظاہرہ کب ہوتا ہے تو ہوشیار ہو جائیں۔ جو پروجیکٹ آپ وادی مشکبار کے مجاہدین کے خلاف تیار کر رہے تھے۔ اس کو میں نے آتش بازی میں بدل دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو آتش بازی کا یہ مظاہرہ یقیناً پسند آئے گا اوور"...... عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم۔ تم زندہ واپس نہیں جا سکتے۔ تمہاری قبر بہر حال کافرستان کی سرزمین ہی بنے گی۔ یہ بات طے ہے۔ اوور"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں اس وقت وادی مشکبار کی سرزمین سے بول رہا ہوں مسٹر شاگل اور وادی مشکبار کو کافرستان کہنے والی زبانیں کاٹی جا رہی ہیں۔ یاد رکھو فتح مبین وادی مشکبار کے مجاہدوں کا مقدر ہے۔ انشاء اللہ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور

میجر کرشن نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ۔ یہ ابھی یہیں ہے۔ قریب ہی ہے۔ اس لئے یہ یقیناً مارا جائے گا۔ یقیناً مارا جائے گا"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ یکلخت اس مشین کی سکرینوں پر جس پر پہاڑی وارننگ کا منظر نظر آ رہا تھا یکلخت سرخی سی چھا گئی اور اس کے ساتھ دور سے خوفناک گڑگڑاہٹ اور زبردست دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔

"اوہ۔ اوہ پروجیکٹ تباہ کر دیا گیا...... ایس۔ ایس پروجیکٹ تباہ کر دیا گیا"...... شاگل اور ریکھا دونوں نے بیک آواز ہو کر چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں اٹھ کر باہر کی طرف دوڑے کاشی اور میجر کرشن بھی ان کے پیچھے دوڑ پڑے۔ باہر آ کر وہ بے اختیار رک گئے۔ دور انہیں فضا میں خوفناک شعلے بلند ہوتے دکھائی دے رہے تھے اور پتھروں اور آگ کا ایک لاوا سا آسمان کی طرف بلند ہو رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی آتش فشاں اچانک پھٹ پڑا ہو اور شاگل اور ریکھا دونوں کے چہرے تاریک پڑ گئے۔ اس بار بھی عمران اور اس کے ساتھی کامیاب رہے تھے اور ان کے حصے میں ناکامی اور شکست ہی آئی تھی۔

"کاش کاش ایسا نہ ہوتا۔ اب وادی مشکبار کی تحریک کو دبایا نہ جا سکے گا"...... ریکھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گئی۔ شاگل کے کندھے بھی ڈھلک گئے اور چہرے پر مایوسی کے جذبات کا آبشار بہہ رہا تھا۔ وہ بھی مڑا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا واپس اس غار نما کمرے میں آ گیا۔

"اب یہاں سے چلنا چاہیے۔ اب یہاں کیا رکھا ہے۔ سارے انتظامات سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ سب کچھ ختم ہو گیا"...... شاگل نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا اور کمرے میں ایسا سکوت طاری ہو گیا جیسے موت نے یہاں اپنے پر پھیلا دیئے ہوں۔ وہ سب اپنی اپنی سوچوں میں غرق تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی عزیز ترین ہستی کو دفنا کر آئے ہوں کہ اچانک ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا۔

"اب کیا کرنا ہے۔ اب تو اس کے فاتحانہ قہقہے ہی سننے ہیں"...... ریکھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ لیکن شاید میجر کرشن نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو...... پرائم منسٹر کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے پرائم منسٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ ریکھا بول رہی ہوں اوور"...... ریکھا نے انتہائی افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"تمہارے کہنے کے مطابق اس سپیشل جنگی ہیلی کاپٹر کو فضا میں تباہ کر دیا گیا ہے۔ وہ وادی شیانگ کے اوپر سے گزر رہا تھا کہ اسے میزائل سے ہٹ کر دیا گیا۔ اوور"...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر کی آواز سنائی دی اور نہ صرف ریکھا بلکہ شاگل۔ کاشی اور میجر کرشن سمیت سب بے اختیار کرسیوں سے اچھل پڑے۔

"کب۔ جناب کب کی بات ہے۔ اوور"...... ریکھا نے بے چین لہجے میں کہا۔

"ابھی چند لمحے پہلے ۔ تمہاری کال پر میں پرائم منسٹر ہاؤس کے ایر جنسی سیکشن میں گیا اور پھر میں نے وہاں موجود مشینوں کو آن کرایا اور براہ راست ایئر فورس کے خصوصی اڈوں سے رابطہ کر کے میں نے انہیں خود اس ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے کے احکامات صادر کئے اور پھر میں نے خود یہاں ایر جنسی سیکشن کی مشینوں پر اسے چیک کیا ۔ جب وہ سکرین پر نظر آیا تو اس وقت وہ وادی شیانگ میں داخل ہو رہا تھا ۔ پھر میرے سامنے ابھی ابھی چند لمحے پہلے ایئر فورس کے ایک اڈے نے سپیشل میزائل فائر کر کے اسے فضا میں ہی تباہ کر دیا ہے اور اس کی تباہی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے ۔ اس کے فوراً بعد تمہیں کال کیا ہے ۔ اب تم مجھے پوری تفصیلات بتاؤ اوور"...... پرائم منسٹر صاحب نے تفصیل بتائی تو ان سب کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے ۔

"اوہ سر...... آپ نے ایک بہت بڑے صدمے کے بعد ہمیں خوشخبری سنائی ہے ۔ جناب صدمہ اس بات پر تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایس ۔ ایس پروجیکٹ تباہ کر دیا ہے ۔ اور خوشخبری یہ کہ وہ خود بھی آپ کے سامنے انجام کو پہنچ گئے ہیں ۔ یہ تو ٹھیک ہے جناب کہ کافرستان کا اہم ترین پروجیکٹ تباہ ہو گیا ہے ۔ اس سے کافرستان کو شدید ترین نقصان پہنچے گا ۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت سے پاکیشیا کو کافرستان سے بھی بڑا صدمہ پہنچے گا ۔ اوور "۔ ریکھا نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"ایس ۔ ایس پروجیکٹ تباہ ہو گیا ۔ ویری بیڈ...... اس کا مطلب ہے

کہ ہم نے وادی مشکبار میں تحریک کو کچلنے کے لئے جو منصوبہ بندی کی تھی وہ سب ختم ہو گئی ۔ اوہ کاش ایسا نہ ہوتا ۔ بہرحال تمہاری یہ بات بھی درست ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت پاکیشیا کے لئے اس سے بھی بڑا صدمہ ہے ۔ اوور "...... پرائم منسٹر نے کہا اور جواب میں ریکھا نے انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہونے والی جدوجہد کی تفصیلات شروع سے بتانی شروع کر دیں ۔

عمران اور اس کے ساتھی پروجیکٹ سے باہر نکل کر ایک طرف چٹانوں کی اوٹ لے کر کھڑے ہو گئے اور پھر انہیں دور سے سپیشل جنگی ہیلی کاپٹر آتا ہوا دکھائی دیا۔ تو عمران نے جولیا سے ٹارچ لے کر اسے سر سے بلند کیا اور اس کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کر کے اس نے کاشن دینا شروع کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ان کے قریب ایک مسطح جگہ پر اتر آیا۔ ہیلی کاپٹر میں صرف ایک پائلٹ تھا۔ جو وہ پرزہ لے کر آیا تھا۔ اور ایک آدمی کو سنبھالنے میں انہیں کوئی دقت پیش نہ آئی۔ اور چند لمحوں بعد اس کی لاش بھی ریکھا کے آدمیوں کی لاشوں کی طرح کسی گہرائی میں جا گری۔ عمران نے پائلٹ سیٹ سنبھالی اور باقی ساتھی کسی نہ کسی طرح اس ہیلی کاپٹر میں ٹھنس سے گئے۔ کیونکہ جنگی ہیلی کاپٹر بہرحال عام ہیلی کاپٹر سے چھوٹا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس وقت یہاں سے صحیح سلامت نکلنا ان کے لئے سب سے بڑا مسئلہ تھا۔ اس لئے تنگ یا کھلی جگہ کی کسی کو کیا

پرواہ ہو سکتی تھی۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور عمران نے کچھ بلندی پر جا کر اسے تیزی سے آگے بڑھانا شروع کر دیا۔

"اب تم اسے لے کر کہاں جاؤ گے"....... جولیا نے جو ساتھ والی سیٹ پر اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔ سب سے پہلے بات کرتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو وادی شیانگ کی طرف جا رہا ہوں"....... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب پروجیکٹ میں موجود بموں کے چارج ہونے کی رینج کہاں تک ہے"....... صفدر نے پوچھا۔

"وادی شیانگ کی سرحد تک تو بہرحال رینج ہے"....... عمران نے جواب دیا اور ہیلی کاپٹر میں خاموشی چھا گئی۔ کیونکہ سب نے محسوس کر لیا تھا کہ عمران اس وقت ذہنی طور پر الجھا ہوا ہے ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے اڑا چلا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد عمران نے ہیلی کاپٹر کی رفتار کم کی اور اسے نیچے اتارنا شروع کر دیا۔

"کیا ہوا۔ یہ آپ نیچے اتر رہے ہیں"....... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا

"ہم اس وقت وادی شیانگ کی سرحد پر ہیں۔ اور اگر مزید سفر کیا تو پھر پروجیکٹ ڈی چار جنگ رینج سے نکل جائے گا"....... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر ایک چٹان پر اتار کر عمران نے اسکے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور کال دینی شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو....... علی عمران کالنگ چیف آف سیکرٹ سروس جناب پاگل۔ اوہ سوری چھاگل اوہ ویری سوری شاگل"....... عمران مسلسل

بولے چلا جا رہا تھا۔ اور سب ساتھیوں کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہٹ نظر آنے لگ گئی تھی۔ پھر دوسری طرف سے شاگل نے کال اٹنڈ کی اور عمران اور اس کے درمیان فقرے بازی شروع ہو گئی۔ سب ساتھی خاموش بیٹھے یہ دلچسپ گفتگو سنتے رہے۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی جیب سے ڈی چارجر نکالا۔ اور پھر اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ بٹن دبتے ہی ڈی چارجر پر ایک چھوٹا سا سبز رنگ کا بلب جلنے لگا۔

" مطلوب "...... عمران نے مڑ کر پیچھے ساتھیوں میں ٹھنسے ہوئے مطلوب کو پکارا۔

"جی جناب "...... مطلوب نے چونک کر پوچھا۔

" تمہاری وجہ سے ہم اس پروجیکٹ تک پہنچے تھے اور تم نے اپنی وادی کے لئے اپنے بیلون کی قربانی بھی دی ہے۔ اس لئے اب یہ پروجیکٹ بھی تمہارے ہاتھوں ہی تباہ ہوگا۔ یہ لو ڈی چارجر اس کا سرخ رنگ کا بٹن دبا دو "...... عمران نے ڈی چارجر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ جناب...... یہ تو میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ وادی مشکبار کے مجاہدین کے خلاف بننے والا یہ خوفناک پروجیکٹ تباہ کرنے کی سعادت مجھے نصیب ہو...... " مطلوب نے جذبات کی شدت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کے ہاتھ سے ڈی چارجر لیا اور پھر اس کا سرخ بٹن دبا دیا بٹن دبتے ہی سبز رنگ کا بلب تیزی سے سرخ ہوا اور پھر ایک جھماکے سے آف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دور سے انہیں دھماکوں کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ سب تیزی سے

ہیلی کاپٹر سے باہر آگئے۔ وہ چونکہ اس وقت نشیب میں تھے اور وادی وارنگ بلندی پر تھی۔ اس لئے انہیں دور سے آسمان پر اٹھتے ہوئے آگ کے شعلے صاف دکھائی دے رہے تھے اور ان سب کے چہرے اپنے مشن کی کامیابی پر گلاب کے پھولوں کی طرح کھل اٹھے تھے۔

" خدایا تیرا شکر ہے۔ تو نے ہم مشکباریوں کی سن لی۔ کہ عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کے روپ میں ہماری مدد کے لئے فرشتے بھیج دیئے "...... مطلوب کی خلوص بھری آواز سنائی دی۔

" ایک فرشتی بھی ہے ہمارے ساتھ "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ماحول قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا چاہیے۔ شاگل اور ریکھا اس تباہی سے پاگل ہو جائیں گے "...... جولیا نے جلدی سے کہا۔

"یہاں سے کترانگ کی آبادی کتنی دور ہے مطلوب ہے "...... عمران نے مطلوب سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" کترانگ۔ اوہ ہاں وہ تو یہاں سے قریب ہے مگر...... " مطلوب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم نے وہاں پہنچنا ہے۔ وہاں سے ہم خاموشی سے شوگران کی سرحد میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ورنہ جولیا کی بات درست ہے ریکھا اور شاگل پروجیکٹ کی تباہی کے بعد پاگل کتوں کی طرح ہمارے پیچھے دوڑیں گے اور ہو سکتا ہے کہ اب تک اس ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے کے احکامات ارد گرد واقع کافرستان ایئر اڈوں تک پہنچ بھی گئے ہوں "...... عمران نے کہا

"کیا۔ کیا مطلب ...... یہ ہیلی کاپٹر ہم یہیں چھوڑ دیں گے ......" جولیا اور دوسرے ساتھیوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اگر اسے یہیں چھوڑ دیا تو پھر انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم ارد گرد ہی موجود ہیں اور اس کے بعد تو کترانگ کے لوگ بھی ہمیں پناہ نہ دے سکیں گے اس وقت جب تم سوالات کر رہے تھے تو میرے پیش نظر دو باتیں تھیں۔ ایک تو وادی وارنگ میں نصب میزائلوں کی رینج سے باہر نکلنا۔ ورنہ کسی بھی لمحے ان میزائلوں کی مدد سے ہمیں فضا میں ہی ہٹ کیا جا سکتا تھا۔ اور دوسری بات انہیں ایسا ڈاج دینا کہ جس سے یہ لوگ یہی سمجھیں کہ ہم ختم ہو گئے ہیں۔ اس طرح وہ مطمئن ہو جائیں گے اور پھر جتنا عرصہ وہ ہماری لاشیں تلاش کرنے میں صرف کریں گے اتنے عرصے میں ہم شوگران پہنچ کر ان کے ہاتھوں سے مکمل طور پر محفوظ ہو چکے ہونگے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ واقعی ہمیں اب انہیں کوئی ڈاج دینا چاہیے"...... صفدر نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ہیلی کاپٹر سے اپنا سارا سامان نکال لو"...... عمران نے کہا اور خود بھی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھے اور عمران اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ باقی ساتھیوں نے عقبی طرف سے اپنے بیگ اٹھائے اور ہیلی کاپٹر سے اتر کر دور ہٹ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نیچے اترا اور دوڑتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا اور پھر وہ سب حیرت سے ہیلی کاپٹر کو دیکھنے لگے جو خود بخود فضا میں بلند ہوتا چلا جا

رہا تھا۔

"یہ۔ یہ کیسے اڑ رہا ہے"...... مطلوب کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"یہ خصوصی جنگی ہیلی کاپٹر ہے۔ میں نے اسی لئے اس کی فرمائش کی تھی۔ اس میں کمپیوٹرائزڈ سسٹم موجود ہے اور اس وقت یہ اسی سسٹم کے تحت اڑ رہا ہے۔ ایک مخصوص بلندی پر پہنچنے کے بعد یہ خود بخود وادی شیانگ میں داخل ہو کر آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اور اگر کافرستانیوں کا نشانہ اچھا ہوا تو وہ اسے فضا میں نشانہ بنا لیں گے ورنہ جہاں اس کا تیل ختم ہو گا یہ خود بخود کسی پہاڑی سے ٹکرا کر تباہ ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ عمران کی ترکیب کو سمجھ گئے تھے اور واقعی کافی بلندی پر جا کر ہیلی کاپٹر وادی شیانگ کی طرف تیزی سے بڑھنے لگا۔ چونکہ آگے مسلسل نشیب تھا۔ اس لئے انہیں ہیلی کاپٹر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ویسے فاصلہ بڑھنے کی وجہ سے وہ لمحہ بہ لمحہ چھوٹا دکھائی دینے لگا تھا۔ لیکن بہرحال ابھی تک نظر آ رہا تھا۔ پھر اچانک انہیں وائیں طرف دور ایک پہاڑی سے سرخ رنگ کا شعلہ نکلتا نظر آیا اور پلک جھپکنے میں وہ شعلہ فضا میں اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر سے ٹکرایا اور پھر جس جگہ ہیلی کاپٹر تھا وہاں فضا میں شعلے سے بکھر گئے۔

"چلو اب کم از کم وقتی طور پر ہی سہی۔ شاگل اور ریکھا کو پروجیکٹ تباہ ہونے کا صدمہ بھول جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تم وقت سے پہلے اس قدر صحیح انداز میں کیسے سب کچھ سوچ لیتے ہو۔

مجھے تو بعض اوقات یوں لگتا ہے جیسے تم مستقبل میں جھانک کر پلاننگ کرتے ہوئے"...... جولیا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"کاش میں مستقبل میں جھانک سکتا کم از کم مجھے اس تاریخ ماہ اور سال کا تو پتہ چل جاتا جب چھوہارے بٹ رہے ہوں گے۔ اس طرح کم از کم کاؤنٹ ڈاؤن تو ہو سکتا تھا۔ میرا مطلب ہے گنتی شروع ہو سکتی تھی"...... عمران نے انتہائی حسرت بھرے لہجے میں کہا اور جولیا نے تو بے اختیار سر جھکا لیا جب کہ تنویر کے علاوہ باقی سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"ایسا دن مستقبل میں ہو گا تو تمہیں نظر آئے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مستقبل میں نہ سہی۔ حال میں سہی۔ خدا تمہاری زبان مبارک کرے"...... عمران نے فوراً ہی جواب دیا اور دوسرے لمحے فضا زوردار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک انتہائی یادگار اور انوکھا ایڈونچر

بلیک ہاؤنڈز

مصنف ۔۔۔ مظہر کلیم ایم اے

- وادی مشکبار ۔۔۔ جہاں کافرستان سے آزادی اور پاکیشیا میں شمولیت کے لئے مجاہدین کی تحریک اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی ۔
- وادی مشکبار ۔۔۔ جس کے مجاہدین کافرستانی حکومت کے ناجائز قبضے سے آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے تھے ۔
- بلیک ہاؤنڈز ۔۔۔ کافرستان کی ایک ایسی مخصوص تنظیم ۔۔۔ جو وادی مشکبار میں مجاہدین کے لیڈروں کے خاتمے کے لئے ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے میں مصروف تھی ۔
- بلیک ہاؤنڈز ۔۔۔ ایک ایسی تنظیم ۔۔۔ جس کی کارروائیوں کی وجہ سے وادی مشکبار میں مجاہدین کی تحریک کو مسلسل شدید نقصان پہنچ رہا تھا اور مجاہدین کے گروپ لیڈرز ایک ایک کر کے شہید ہوتے جا رہے تھے ۔
- بلیک ہاؤنڈز ۔۔۔ ایک ایسی خفیہ تنظیم ۔۔۔ جو کافرستانی فوجوں سے بھی زیادہ ظالم ۔ زیادہ طاقتور اور زیادہ تربیت یافتہ تھی ۔
- بلیک ہاؤنڈز ۔۔۔ جس کے خاتمے اور مجاہدین مشکبار کی مدد کے لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت وادی مشکبار پہنچ گیا ۔
- بلیک ہاؤنڈز ۔۔۔ جس کے چاروں سیکشنز عمران اور اس کے ساتھیوں کے مدمقابل بھرپور انداز میں آ گئے ۔

اور پھر بلیک ہاؤنڈز، عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ایسی شدید، تیز رفتار اور خونریز جنگ شروع ہو گئی جس کا ہر لمحہ قیامت کا لمحہ ثابت ہوا ۔

کیا عمران اور اس کے ساتھی بلیک ہاؤنڈز کو ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے ۔۔۔ یا ۔۔۔ ؟

مسلسل اور تیز رفتار ایکشن

لمحہ بہ لمحہ بدلنے والے جان لیوا حالات

اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس

ایک ایسا مشن جو یقیناً یادگار حیثیت رکھتا ہے

یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ایک دلچسپ ناول

ریڈ کرافٹ

مکمل ناول

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

ریڈکرافٹ ـــــ جدید اسلحہ خفیہ طور پر تیار کر کے فروخت کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم۔

ریڈکرافٹ ـــــ جس نے پاکیشیا کے محکمہ دفاع سے ایک فارمولے کی نقل انتہائی پُراسرار انداز میں حاصل کر لی لیکن یہ فارمولا ناقابل عمل اور بے کار قرار دیا جا چکا تھا اور ریڈکرافٹ کو بھی اس کا علم تھا پھر ـــــ؟

ریڈکرافٹ ـــــ جس نے اس ناقابل عمل اور بے کار فارمولے سے ایک ایسا ہتھیار تیار کرنے کا فارمولا تیار کرا لیا جو پوری دنیا کے جنگی ہتھیاروں میں انقلاب کا باعث بن سکتا تھا۔

عمران ـــــ جسے اس جدید فارمولے کا علم ہو گیا اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت اس جدید فارمولے کے حصول کیلئے میدان میں کود پڑا ـــــ لیکن باوجود سرتوڑ کوششوں کے وہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکا۔ کیوں ـــــ؟

ہارڈ گروپ ـــــ سابق سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل ایک ایسا گروپ ـــــ جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے ان کے مقابلے پر اُترا۔ ایک ایسا گروپ جس کی کارکردگی بے مثال تھی۔ کیا یہ گروپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکا ـــــ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن۔

ہارڈ گروپ ـــــ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کرنے کے لئے ایک ایسا ٹریپ تیار کیا جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پھنس کر ہلاک ہونا یقینی تھا

- وہ لمحہ ـــــ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ریڈکرافٹ کے سربراہ اور ہارڈ گروپ کے سامنے لائی گئیں اور ان کی تصدیق بھی ہو گئی۔
- کیا عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ـــــ؟
- وہ لمحہ ـــــ جب تنویر نے اپنی فطرت کے مطابق قتل عام کا آغاز کر دیا ـــــ کون قتل ہوئے اور کیوں ـــــ؟
- انتہائی خونریزی اور اعصاب شکن جدوجہد پر مشتمل ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت اور قیامت کے لمحے میں تبدیل ہو گیا۔
- بے پناہ سسپنس اور خوفناک ایکشن سے بھرپور ایک دلچسپ اور منفرد کہانی جو ہر لحاظ سے ایک یادگار حیثیت کی حامل ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

بلیک تھنڈر کے سلسلے کا انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول

سپر مائینڈ ایجنٹ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

ٹامور — بلیک تھنڈر کا ایسا ایجنٹ جسے عمران بھی سپر مائینڈ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا — کیوں — ؟

ٹامور — جس نے بے پناہ ذہانت سے عمران کو پے در پے اور واضح شکستیں دیں کیسے؟

ٹامور — سپر مائینڈ ایجنٹ جس کے مقابلے میں آ کر عمران کو پہلی بار معلوم ہوا کہ دراصل ذہانت کسے کہتے ہیں۔

ٹامور — جس نے تمام تر حفاظتی اقدامات اور بلیک زیرو کی موجودگی کے باوجود صرف اپنی ذہانت سے دانش منزل سے اہم ترین فارمولا اڑا لیا اور عمران نے بلیک زیرو کو ہمیشہ کے لئے دانش منزل سے نکال دیا۔ حیرت انگیز سچوایشن۔

ٹامور — جس نے عمران کے فلیٹ میں پہنچ کر انتہائی ذہانت سے فارمولا حاصل کر لیا اور عمران سر پیٹتا رہ گیا۔

ٹامور — جس نے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار عمران کو اپنی ذہانت سے واضح شکست دیدی۔

- ایک ایسا مشن — جس میں آخر کار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حقیقتاً واضح شکست کا مزہ چکھنا پڑا — کیا واقعی — ؟
- لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات۔ بے پناہ اور حیران کر دینے والا سسپنس۔

ذہانت سے بھرپور ایکشن، ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے منفرد اور یادگار حیثیت کا حامل ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

مظہر کلیم ایم اے

کے عمران سیریز میں ایک اور شاندار تخلیق

اسکیپ گرے

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

ایک ایسا مجرم جو ہر پھٹے میں ٹانگ اڑانا اپنا ایمان سمجھتا تھا — اور پھر اس نے عمران کے ملک پر دھاوا بول دیا۔

وہ ایسے دلچسپ جرائم کرتا تھا کہ جسے سن کر جاسوس بھی بوکھلا جاتے تھے —

عمران اور سیکرٹ سروس دونوں اس کے دلچسپ جرائم پر بوکھلا گئے

گولیوں کی بارش میں قہقہوں کا طوفان لیے ہوئے —

ایک انتہائی دلچسپ اور انوکھا ناول —

شائع ہو گیا ہے — آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

ناشران: یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز، پاک گیٹ ملتان